عربی | اردو | پنجابی

تحقیق میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

الملک عمران بن فضل بن اکبر البناوری

ہندکو | پشتو | English

MILAD E NABAWI

Research Guide Book

Written Compiled & Collected By
Imran Akbar Khan - Admin makashfa.wordpress.com - ahlusunnatwajamat.boards.net
Quran Sunnah and Salaf On the Topic of Mawlid with References and Scans in 5 Languages

ahlusunnatwajamat.boards.net
makashfa@gmail.com

تحقیق میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن، حدیث، اقوال و اعمال السلف الصالحین سے

عربی، اردو، پشتو، ہندکو (پنجابی) اور انگریزی میں عکسوں کے ساتھ پہلی بار

از

عمران اکبر خان

Ahlusunnatwajamat.boards.net

Makashfa.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس کاوش کا انتساب اپنے مرحوم و مغفور
والدین اور اپنے اساتذہ کرام دینی و دنیاوی کے
نام کرتا ہوں جن کی برکت اور دعاؤں کے
طفیل یہ ممکن ہو سکا، اللہ رب کریم سے دعا ہے کہ وہ
اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عباد اللہ الصالحین کے صدقے میں میری
اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر اسے میرے اور
میرے عزیز و احباب کے لیئے توشئہ آخرت بنائے، آمین بجاہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رب العالمین۔

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولِ رب العالمین وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین اما بعد: محترم جناب ملک عمران اکبر صاحب نے دینِ مبین کے سب سے اہم موضوع میلاد النبی ﷺ پر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے حضور کی بارگاہ میں حاضری کی سعی جمیلہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حاضری کو اپنے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں مقبول فرمائے۔ بقول اقبال:

بمصطفےٰ برساں خیش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ اُو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

ایک ایماندار کے لیئے سب سے اہم فعل بارگاہِ نبوی ﷺ میں خود کو حضوری کا شرف دیناہی ہوتا ہے اور اس حضوری کا دوام بندے کو دونوں جہاں میں فائز المرام کے لائق بناتی ہے۔ اختصار کے ساتھ عرض کروں کہ حضور ﷺ کی بارگاہ ادب ہی سب کچھ ہے اور اس میں کوتاہی کرنے والا شخص خو کو انسان کہلوانے کا تصور بھی نہ کرے چہ جائیکہ مسلمان کہلوائے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر موضوع کی تشہیر کی جائے تاکہ افراد اسلام کی اس اہمیت سے واقفیت حاصل کر کے اپنی بقاو مغفرت کے اسباب جمع کر سکیں ان تمام موضوعات میں سب سے اہم میلاد النبی ﷺ کا موضوع ہے۔ اسلیئے کہ حضور ﷺ کی ولادت کے ساتھ اسلام کے تمام اصول و فروع منسلک ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی بعثت، قرآن عظیم کا نزول، ارکانِ اسلام کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت حضور ﷺ کی ولادت کے بعد ہی ممکن و متیقن ہوئی۔ وہ صاحب ایمان جس کے دل میں ایمان کی شمع روشن ہو آقائے دوجہاں ﷺ کی ولادت باسعادت کی اہمیت سے ضرور

واقف ہو گا۔ اس لیئے کہ وہ یہ جانتا ہے کہ اگر حضور ﷺ کی تشریف آوری نہ ہوتی تو ہمیں ایمان کی دولت کہاں نصیب ہوتی اور قاعدہ بھی یہ ہے کہ جس چیز کی اہمیت جتنی زیادہ ہو اتنا اسے مقصود و مطلوب رکھا جاتا ہے اور ایک مسلمان کے لیئے ایمان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جب کہ ایمان کی جان حضور ﷺ کا عرفان ہی ہے۔

شرع شریف میں ہر ناجائز فعل کی دلیل موجود ہے۔ ہر ایسا فعل جس کی شریعت میں ممانعت ہو ناجائز ہے۔ جبکہ تمام اشیاء میں اصل حلت ہے، یعنی تمام چیزیں تمام کام جن کی شریعت میں ممانعت نہ ہو جائز ہیں۔ جہاں بھی کسی فعل کو اگر ممنوع قرار دیا جائے کہ فلاں کام ناجائز ہے یا فلاں کام حرام ہے یا فلاں عمل جائز نہیں اس پر شریعت کی طرف سے دلیل لازمی ہے۔ جب کہ میلاد النبی ﷺ کی اصل و جواز تو قرآن عظیم کی آیاتِ بیانات و احادیث نبویہ ﷺ سے ثابت ہے۔ جو چیز نصِ قرآنی سے ثابت ہو اسے ناجائز کہنا بہت بڑی جرآت ہے اور ایسی جرات عزرائیل کی سنت ہے۔

ہمارے ہاں یہود و ہنود کی کاوشوں کی بدولت جناب رسول اللہ ﷺ سے بغض و عناد اتنا عام ہو چکا ہے کہ جو افعال اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بنتے ہیں انکو بھی حرام قرار دیا جاتا ہے۔ جہاں بھی حضور ﷺ کی شان و عظمت کی بات ہو وہاں شرک و کفر کے قلم جنبش میں لائے جاتے ہیں۔ خیانت کی حد یہ ہے کہ جہاں حضور ﷺ سے عقیدت کا اظہار ہو رہا ہو وہاں تحریر میں اپنے فاسد عقیدہ کو زور زبردستی ٹھونسا جاتا ہے۔ اسکی ایک مثال شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی کتاب ماثبت من السنۃ کا ترجمہ ہے۔ جو ایک موصوف نے حجامت کی مشابہہ کیا ہے۔ میلاد النبی ﷺ کے جواز و ثواب پر، جہاں شیخ عبدالحق دہلویؒ اقوال و دلائل دیتے ہیں، وہاں موصوف حاشیہ میں اپنی بد عقیدگی کا اظہار کرتے ہوئے پائے گئے بلکہ ایک جگہ متن میں ایسی خیانت فرمائی کہ لاحول و لاقوۃ۔ عربی عبارت یہ ہے: فرحم اللہ امراً اتخذ لیالی شہر مولودہ المبارک اعیاد لیکون اشد علۃً علی من فی قلبہ مرض و عناد۔ موصوف نے ترجمہ فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کو عید مناتے ہیں اور جس کے دل میں عناد و دشمنی ہو اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت

ہوجاتا ہے۔ عربی عبارت میں اعیاد لیکون اشد غلبۃً علی من فی قلبہ مرض وعناد ہے۔ اس پوری عبارت کا آسان ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو میلاد مبارک کی ماہ کی راتوں کو عیدیں مناتا ہے تاکہ جس کے دل میں بغض وعناد ہو اس پر سخت ناگوار گزرے۔ مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کا میلاد ایسے منانا چاہیئے کہ جس کے دل میں بغض وعناد ہو وہ اس میلاد منانے سے جلتا رہے۔ لیکون میں لام تعلیل کے لیئے ہے جس کا مطلب میلاد منانا ان پر سخت ناگواری کا باعث بنے۔ یہ حال ہے ہمارے مسلمان مترجمین کا کہ عبارت کچھ ہے اور ترجمہ کچھ۔

اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنے عقائد کا تحریراً تقریراً فعلاً عملاً پرچار کریں، اور قرآن وسنت کی شعبہ ہائے زندگی میں ہر ممکن خدمت کریں جو لوگ اس کارِ خیر میں سبقت رکھیں ان کی حوصلہ افزائی کریں نہ کہ انہیں کی بیخ کنی کی ترکیبیں سوچتے رہیں۔ انہیں سعادت مندوں میں جناب مخدوم ومحترم عمران اکبر صاحب بارک اللہ فی علمہ ودینہ ودنیاہ کی سعی کو اللہ تعالیٰ مشکورہ فرمائے اور ان کا یہ عمل ان کے لیئے توشہ آخرت بنائے، پڑھنے والوں کے لیے عملِ نافع کا سبب بنے۔ جناب کی اس کاوش سے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ عقیدت کو فروغ حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھ ناچیز کو حضور ﷺ کی تحویل نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین

خاک پائے طلابِ علم

(دستخط) نقیب علی نعیمی

فاضل جامعہ مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

والصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل الانبیاء والمرسلین والحمد للہ رب العالمین

تمام تعریفیں اُس قادرِ مطلق کے نام جس نے اپنے لیئے احسن الخالقین کہلوانا منتخب فرمایا اور جس کی جاہ و جلال کے آگے ہر چیز بے بس اور کمتر ہے۔ بعد از رب العالمین، ہزاروں درود و سلام ہمارے عظیم آقا، رحمت دو عالم، سیدنا و سندنا محمد بن عبد اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور اُن کی پاک مطہر معطر اہلبیت و مقدس ترین اصحاب کرام پر، کہ جن کے ایمان پر تمام ملائک شجر اشجار گواہ ہیں۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے، اور نہ منانے پر آپ نے بیشتر کتب و رسائل کا مطالعہ فرمایا ہوگا۔ کچھ لوگ اس کو بدعت سے تعبیر کرتے ہیں تو کچھ لوگ اس کو عین اسلام قرار دیتے ہیں۔ لاتعداد کتب کی موجودگی میں اور تحقیق کی کمی کی وجوہات کی وجہ سے ہم لوگ اکثر جو سنتے ہیں اور جس کا اثر لیتے ہیں اسی کو عقیدہ سمجھ لیتے ہیں اور اس کو ہی اپنی مرضی کا اسلام سمجھ کر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جبکہ قرآن مجید فرقان حمید نے کہا ہے کہ "دین میں فقہ (سمجھ بوجھ) پیدا کرو"۔ میلاد نبوی ﷺ کے موضوع پر میرے آرٹیکل گزشتہ کئی سالوں سے مختلف انٹرنیٹ ویب سائٹس پر شائع ہوتے رہے ہیں، اور کم و بیش 1500 کے قریب مختلف عقائد پر مستند ذخیرہء تفاسیر و احادیث سے عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔ مکاشفہ ورڈپریس کے ایڈمن حضرات اور کچھ قریبی دوستو، جو کہ ان کو پڑھتے آئے ہیں، ان کا کافی اصرار تھا کہ میلاد کے موضوع پر اپنے اس آرٹیکل کو کتابی صورت دی جائے، میرا اپنا ذاتی مقصد اس میں فقط اپنی اور اپنے مرحوم والدین اور عزیز و اقارب کی فلاح اور ہم سب کی آخرت کے لیئے ایک صدقہ جاریہ فراہم کرنا تھا۔ میں نہ ہی کوئی عالم دین ہونے کا مدعی ہوں اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ لوگ آنکھیں بند کر کے میرے کہے پر اعتماد کریں۔ بلکہ میرا مقصد عوام الناس تک تمام مکاتبِ فکر کے اکابرین کی رائے کو پہنچانا ہے اور خاص طور پر چونکہ مسلمان کے لیئے پہلا قانون قرآن ہوتا ہے پھر سنت (جو اگر قولی ہو تو حدیث) اور پھر خیر القرون یعنی اصحاب اور سلف الصالحین و خلف کے اقوال و اعمال اس بابت ایک جگہ پر

اکٹھا کرنا ہے۔ کتبِ اسلامی کے ذخائر سے میری یہ تحقیق کئی سالوں کے سفر پر محیط ہے جس کا کچھ حصہ آپ اس کتاب کی صورت میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ پڑھنے والے محترم قارئین، اپنے مسلک، فرقے اور برادریوں سے بالاتر ہو کر اس کو صرف ایک مسلمان کی حیثیت سے نیوٹرل ہو کر پڑھیں، اس کتاب کا اسلوب اگرچہ آپ کو مختلف لگے گا کیونکہ یہ میرا مقالہ دراصل ایک تحقیقی مقالہ ہے، اس وجہ سے یہ میں نے اردو، عربی، پشتو، اور انگریزی زبانوں میں آن لائن شائع کیا تھا دو سال پیشتر، یہاں اسی پیرایہ کو میں نے منتخب کیا ہے تاکہ اس سے عام قارئین سے لے کر ریسرچ کرنے والے حضرات اور علماء بھی بہ آسانی استفادہ کر سکیں اور جو کچھ بھی اسلامی کتب میں اس کی بابت درج کیا گیا ہے اس پر سیر حاصل بحث کی جائے۔ میں نے ہر عقیدہ اور فرقے کے علمائے کرام کی کتب کے مکمل حوالے کے ساتھ ساتھ ان کے عکس بھی دیئے ہیں تاکہ قارئین خود تجزیہ اور تحقیق کر سکیں، اور وہ حضرات جو پوائنٹ ٹو پوائنٹ ثبوت چاہتے ہوں۔ ان کے لیئے یہ ایک گائیڈ بک کی صورت میں آسانیاں فراہم کرے۔ آخر میں، ویب سائٹ کا ایڈریس دیا ہے جہاں پر آپ اہلسنت وجماعت کی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی سب سے بڑی درسی کتب کی سکینز یعنی عکسوں کی لائبریری سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں جہاں اس موضوع کے علاوہ بھی دیگر موضوعات پر تحقیق موجود ہے۔ اس پورے عمل میں جہاں جہاں جس جس نے دامے درمے قدمے سخنے اس ریسرچ میں میری مدد کی اور خاص طور پر اپنے گراں قدر استاذ محترم جناب حافظ نصیر الدین (مدظلہ العالی) جناب شیخ نقیب علی نعیمی (دامت برکاتہم العالیہ) جناب برادر شیخ عامر ابراہیم (رحیمھیم اللہ) زیڈ کے آفریدی، مکاشفہ ویب سائٹ کے ایڈمن حضرات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جنہوں نے میری اس معاملے میں بے انتہاء مدد کی اور اس کو ایک جگہ مرتب کرنے کی اس کاوش کو تکمیل اوج دیا، اور پڑھنے والے قارئین سے میرے استدعا ہے کہ اگر کہیں کوئی چیز کوئی حوالہ غلط ملے تو اصلاح فرمائیے۔ مجھے میرے بھائی، عزیز واقارب، دوست احباب خاص طور پر میرے مرحوم والدین کو اپنی مغفرت کی دعاؤں میں یاد رکھیئے گا۔ شکریہ

احقر، عمران اکبر خان عفی عنہ

خیبر پختونخواہ، صوبائی دارالحکومت پشاور، پاکستان

What is Eid Milad un Nabi?

<u>Answer in Detail:</u>

• This is also known as *Mawlid-un-Nabi, Mawlid Al Sharif or Milad Sharif.*

• It's an occasion when Muslims celebrate the birth of Prophet Muhammad (peace be upon him). Although Eid Milad un Nabi is celebrated on the 12th of Rabi ul Awwal, the birthday of Prophet Muhammad, Muslims organize gatherings of Mawlid Sharif all year long.

• It has been a very old Muslim tradition to organize gatherings of Milad Sharif to thank Allah for His blessings and favors.

• Throughout centuries, Muslims have always organized the gatherings of Milad Sharif to celebrate happy occasions such as the birth of a child, moving to a new house, starting a new job or business, engagements, weddings, graduations, family reunions, etc.

سوال: میلاد کسے کہتے ہیں اور عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: میلاد ایک خوشی کا موقع ہے جو مسلمان اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی یاد میں مناتے ہیں، حالانکہ خصوصی طور پہ یہ 12 ربیع الاول کو منایا جاتا ہے جس میں مسلمان بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں

یہ ایک قدیم مسلم روایت ہے جو کہ شروع سے ہی جاری وساری ہے شرعی طور پہ اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ یہ کسی بھی تاریخ کو منایا جاسکتا ہے لیکن چونکہ جمہور آئمہ حدیث اور سلف صالحین کا اس پہ اجماع رہا ہے کہ معتبر شہادت بہ ولادتِ رسول علیہ الصلوۃ والسلام 12 ہی ہے اسی لیئے خصوصی طور پہ سال میں ایک بار اور عمومی طور پہ کسی بھی نیک کام کے شروعات میں برکت ڈالنے کے لیئے کیا جاسکتا ہے۔ جیسے شادیوں کے موقع پہ بجائے غیر شرعی کاموں کے میلاد کی محافل رکھنا بہتر ہے اور مستحب عمل ہے۔ اسی طرح کوئی نیا کاروبار شروع کرتے وقت جیسے قرآن کریم کا ختم رکھا جاتا ہے ویسے ہی ذکرِ رسول کی محافل بھی کی جاتی ہیں

سوال: میلاد څه ته وئیلے شي او دَ عید میلاد نه څه مطلب دے

جواب؛ میلاد دَ یو خوشحالئ موقعه ده چه په کښې مسلمانان دَ خپل خوږ پیغمبر علیه السلام په دنیا کښې تشریف راوړو ورځ مناوئ، دا عمومي طور باندئ په ۱۲ ربیع الاول په تاریخ وي چه په کښې مسلمانان دَ زړه سره شرکت کوئ او دنیاوي او دیني برکتونه اخلي.دا یو قدیم مسلم روایت دئ چه دَ ډیر وختونه نه جاري وساري دئ،شریعت کښې دا ورځ په بل یو تاریخ هم کوئ شي خو چونکه په دې تاریخ باندئ دِاسلام جمهور اتفاق کړئ دےځنګه به چه مخکښي مونږ بیانوڼکه په ۱۲ تاریخ کول سنت او دِ سلف اسلاف عمل دئ.میلاد محفل په کال کښې هر وخت کولی شي لکه چه نوي کاروبار شروع کولو په وخت، په واده خادئ کښې تنګ تکور اور تماشو په ځائ دِمیلاد مخفل کولو ډیر درون اجر لري.اور چه ځنګه کاروبار کولو نه وړاندے خلقَ دَ قرآن کریم ختم انعقادکړی هغه شانِ دَ میلاد مخفل کول هم مستحب عمل قرار کړئ شوے دے.

سوال: میلاد کس نوں کیہندے نے؟

جواب۔ میلاد خوشی دے اس موقعہ نو کہیا جاندا اے جیہڑا اساڈے آقا نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم دی دنیا وچ آمد دا دن ہے۔ تے ایس دن نوں مسلمانانِ عالم بڑی خوشی ذوق وشوق نال عمومی تے جمہور دے اتفاق سی 12 ربیع الاول دی تاریخ تے مناؤندے نے،جدے وچ سارے مسلمان شرکت کر کے دینی تے دنیاوی نعمتاں توں سرفراز ہوندے۔ اے ہک قدیم مسلم روایت ہیگی جیہڑی قدیم دور توں رائج ہے۔ شریعت وچ میلاد اگرچہ کسے وی دن منایا جا سکدا اے بَرے چونکہ مسلماناں دا اتفاق 12 تاریخ تے وے ایس لئی خصوصی طور تے 12 ہی نوں منایا جاندا۔ میلاد کدی وی منایا جا سکدا اے جیویں نوا کاروبار شروع کرن دے ٹائم،شادیاں وچ کھیڈ تماشیاں توں ہٹ کے میلاد دی محفل دا انعقاد کرنا انتہائی بہتر ہوندا۔ اسدی مثال او ہئی اے کہ جیویں لوگ کاروبار شروع کردے وخت یا دیگر کماں توں پہلاں قرآن خوانی دا انعقاد کردے برکتاں حاصل کرن واسطے۔ اسی حساب دا نگو میلاد دا وی ایہوئی مقصد ہوندا۔

What Takes Place in a Gathering of Mawlid?

- **Tilawat-e-Qur'an; recitation of the holy Qur'an**
- **Recitation of Naat sharif (Madiha) of Rasool-ullah**
- **Speeches by Ulema (scholars) about the life (Seerah) and the honours of Rasool-ullah .**
- **Dhikr of Allah.**
- **Salat and Salaam (Salutations) on Rasool-ullah .**

• Serving food to guests.
• Ending of the gathering with Du'a.

In any Islamic gathering these activities do take place. These are all good Islamic practices that take place in a gathering of Milad sharif. Then why do some people who call themselves Muslims oppose Milad Sharif? There could be several reasons due to ignorance or misguidance

سوال: میلاد کی محافل میں آخر ہوتا کیا ہے؟

جواب: اس میں تلاوتِ قرآن، نعت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ساتھ علماء کی تقاریر بھی سیرت رسول اور دیگر اہم اسلامی تعلیمات پر ہوتی ہیں جن سے ہر خاص وعام مستفید ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر بھی ہوتا ہے حمد و ثناء اور اسکے پاک محبوب کی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالنے کے لیئے۔ آخر میں صلاۃ وسلام کی محفل ہوتی ہے جس میں بھرپور طریقے سے مسلمان اپنے آقا پر درود وسلام کے نذرانے بھیجتے ہیں اللہ کی نعمت کو ہم مسلمانوں پر جاری کرنے پر اللہ کی نعمت کی خوشی آخر کس قانون کے تحت بدمذہبوں نے بدعت قرار دی ہے؟؟ اولاً تو یہ بدعت نہیں جیسا کہ اس کتاب میں آگے تفصیل سے آپ پڑھیں گے دوسرا یہ کہ ایک لمحے کو اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ بدعت ہے تو پھر یہ بدعتِ حسنہ کے زمرے میں آتی ہے۔

سوال: میلاد دی محفلاں وچ کیہہ کیتا جاندا ہے؟

جواب:

ایہہ دے وچ تلاوتِ قرآن، نعت و ناشیدِ نبی علیہ الصلوۃ والسلام دے نال نال علماء دی سیرت النبی علیہ السلام تے تقاریر ہوندیاں نے جدے وچ اہم اسلامی تعلیمات تے معلومات ہوندیاں۔ جس توں ہر خاص و عام، فائدہ حاصل کردا۔ اسدے نال اللہ تعالیٰ داذ کرہندا تے اللہ دے مبارک محبوب دی زندگی تے تعلیمات تے روشنی پائی جاندی۔ اس محفل دے آخر وچ نبی کریم علیہ السلام تے درود و سلام دی محفل ہوندی، جس دے وچ ہر مسلمان پورے دینی جوش و جذبے دے نال نبیء کریم ﷺ تے دورود سلام دے نذرانے بھیجدا تے اللہ دی ایس نعمت نوں مسلماناں تاں جاری کر ندی خوشی کردا۔ آخر کیہڑے قانون دے تحت ایہہ گل بدعت ہوسکدی دا؟ اول تے ایہہ بدعت ہرگز نہیں بلکہ مستحسن عمل ہیگا جیہڑا تسی اسی کتاب وچ اگلے صفحیاں تے پڑھوگے، دوسرے ایہہ گل وی ہے کہ اگر ایہہ چیز بدعت وی ہووے تاں وی ایہہ بدعتِ سیئہ نہیں بلکہ بدعتِ حسنہ دے زمرے وچ آوندی جیہڑا کہ اک اچھا عمل ہووے۔

Why is this occasion called Eid?

Those who oppose Eid Milad un Nabi object that Prophet Muhammad prescribed only two Eids for Muslims, as mentioned in this Hadith:

Anas bin Maalik (May Allah be pleased with him) said: "The Messenger of Allah (peace be upon him) came to Madinah and the people had two days when they would play and have fun. He said, 'What are these two days?' They said, 'We used to play and have fun on these days during the Jaahiliyyah (Days of Ignorance). The Messenger of Allah (peace be upon him) said, 'Allah has given you something better than them, the day of (Eid) Adhaa and the day of (Eid) Fitr.'" [Sunan Abu Dawood]

سوال: اس کو (عید) کہنا کیسے درست ہے پیغمبر علیہ السلام نے تو صرف دو عیدوں کا ذکر فرمایا ہے اور ثبوت میں مخالفین سنن ابو داؤد کی یہ اوپر انگلش میں بیان کی گئی حدیث بیان کرتے ہیں یعنی جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ عیدیں صرف دو ہیں۔ ؟

سوال : دے یعني میلاد ورځ ته اختر ویئل څنګه درست شول، چه پیغمبر علیه السلام خو تش دَ دوه اخترونو ذکر کړے دے او په ثبوت کښ دَ میلاد مخالفین سنن ابوداؤد یو حدیث بیانَ وي چه کم بره په انګریزے کښ لوستونکے شوے دے.چه په کښ نبي علیه السلام وئیلي دي چه اخترَ دوه دي؟

سوال: اس نوں وت (عید) کہنا کیویں صحیح ہویا، کیونکہ پیغمبر علیہ السلام نے تاں صرف دو عیداں داذ کر کیتا اے، تے مخالفینِ میلاد اُتے لکھی گئی (انگریزی) وچ دِتی حدیث بیان کر دے اپنے حق وچ جیہدے وچ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ عیداں صرف دو نے ؟

Where does this 3rd Eid come from?

This question is purely based upon the ignorance of the Arabic language. You can pickup any Arabic-English dictionary and you will find that the translation of the word birthday is "Eid Milad". Since it is the birthday of Nabi ,it is therefore called Eid Milad un Nabi .
For example, the birthday of Abdul Rahman in Arabic will be called "Eid Milad Abdul Rahman". Similarly, Nabi's birthday in Arabic will be called "Eid Milad un Nabi ". It is not the issue of two or three Eids. It is a linguistic issue that many people are unaware of.

یعنی پھر سوال یہ بنتا ہے کہ آخر عید کہاں سے آئی؟

جواب:

یہ سوال بذاتِ خود ایک نادانی ہے اور عربی زبان سے مکمل طور پر لاعلمی کے باعث ہے۔ کیونکہ (عید میلاد) کا مطلب قاموس اور لغات العرب میں (سالگرہ) کے معنوں میں آیا ہے۔ یعنی مثال کے طور پر اگر عبد الرحمٰن کی سالگرہ کا دن ہے تو وہ عربی میں عیدِ میلاد عبد الرحمٰن کہلائی گی، اس میں یہ کوئی سوال نہیں بنتا کہ ایک عید ہے یا دو ہے یا تین ہیں۔ کیونکہ عید تو جمعہ کے دن کو بھی کہا گیا ہے۔

يعني بيا دغه سوال جوړيږي چه آخر دے ته اختر څنګه وئيلي شي؟

جواب: دا سوال به ذات خود يو ناداني ده او يا دي عربي ژبه نه مکمل طور څره لاعلمئ باعث دے. ذکه چي (عيد ميلاد) مطلب په قاموس او لغات العرب په کتابونو کښ ده (سالګره) په معنو يعني (پيدائش دَ ورځ په معنو کښ راغلي دي. يعني مثال په طور که دَ عبدالرحمان دَ پيدائش ورځ دا نوورته په عربئ ژبه کښ به (عيدِ ميلاد عبدالرحمان) به وئيلي کيږي. په دې کښ هيڅ سوال نه جوړيږي چه اخترونه يو دي او که دوه يا دري. زکه چه په .يوحديث مطابق دَ جمعه ورځ ته هم اختر ورځ وئيلي شوې دی

یعنی فیر ایہی سوال کیتا جاسکدا کہ آخر (عید) ایس نوں کیوں آکھدے؟

:جواب

ایہہ سوال بہ ذاتِ خود ہک نادانی تے یا فیر عربی زبان طرفوں لاعلمی کہی جاسکدی وے۔ کیونکہ (عیدِ میلاد) دا مطلب قاموس تے لغات العرب وچ (سالگرہ) دے معنی وچ آیا وے۔ یعنی مثال دے طور تے، اگر عبد الرحمٰن دی سالگرہ دا دن ہیگا وے تو اُس نوں عربی زبان وچ (عیدِ میلاد عبد الرحمٰن) کیہیا جاوے گا۔ ایہدے وچ اس سوال دی کوئی تک نئیں بندی کہ عید ہک وے کے دو وہن۔ کیونکہ اک حدیث وچ تاں جمعے دے دن نوں وی عید دا دن کہیا گیا وے۔

Thus, the question that needs to be answered is whether we should celebrate the birthday of our Prophet or not.

Qur’an states:

"We sent Moses with Our signs (and the command). “Bring out thy people from the depths of darkness into light, and teach them to remember the “*Days of Allah* (بِأَيّٰمِ اللّٰهِ).” Verily in this there are Signs for such as are firmly patient and constant,- grateful and appreciative." (14:5)

قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے:

ترجمہ: اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں (ف ۱۲) دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے (ف ۱۳) اجالے میں لا، اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا (ف ۱۴) بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبرے والے شکر گزار کو۔ ترجمہ کنزالایمان ،

په قرآن مجيد کښې الله پاک فرمائي : بې شک چه مونږ موسي هغۀ قوم ارخ ته واستولو سره د نښو چه وباسي خپل قام دې تيرونه تر روښنائي ته، او هغو ته ده الله ورځي ياد کړه بے شک چې په دې کښې نښې دي هر غټ صبر کونکو له پاره، چه شکر ګزار شي.

What are the Ayyam of Allah? <u>Imam al-Bayhaqi</u> narrates in his <u>*Shu’ab al Iman*</u> that Prophet (Peace be upon him) said: The Days of Allah are His “<u>*Blessings and Signs*</u>“

[Tafsir Ruh ul Ma’ani under 14:5]

آخریہ (اللہ کے دن) ہیں کونسے؟ امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ اپنی مشہور تصنیف شعب الایمان میں رقم طراز ہیں کہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ کے دن اُس کے انعامات اور نشانیاں ہیں۔ تفسیر روح المعانی زیر تحت آیت ۵۔۱۴

Qur’an states

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

That is the bounty of Allah; which He giveth unto whom He will. Allah is of Infinite Bounty (62:4) (وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيم)

قرآن پاک میں ارشاد ہے:(ترجمہ معارف القرآن، مشہور دیوبندی تفسیر): یہ(رسول کے ذریعہ سے گمراہی سے نکل کر ہدایت کی طرف آنا)خدا کا فضل ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

قرآن پاک کښې ارشاد دي چه ترجمه معارف القرآن، ديوبندي تفسير

دا (رسول په ذريعه د گمراهي نه هدايت ته راتلل) دخداي فضل دي، هغه چالره غواړي ورلره ورکوي او الله ډير غټ (عظيم) فضل والا دي

ترجمه کنز الايمان ،شريف

دا ده الله فضل دي، څه له خوښوي ورکوي او الله ډير عظيم فضل والا دي

ترجمہ (کنزالایمان شریف)۔یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا[۸] ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

Exegesis of this verse of Glorious Quran says:

In "*Qamoos*" it is stated that "Ayyam of Allah" means the "<u>Naimat</u> (*boons*)" of Allah". Hazrat Ibne Abbas (rd) and Ubi' b. Ka'b, Mujahid and Qita'da (رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین) also said the same meaning in their tafaseers (exegesis) of Holy Quran. According to "*Maqatil*" the "<u>*Ayyam of Allah*</u>" means all those biggest events

which were bestowed by Allah. Some Mufasireen (exegesis scholars) said that Ayyamullah means those days on which, Allah (subhanuhu wa'tala) bestowed boons on his abd (people, bondman, slave)e.g like day of sending of"Mann-o-Salwa" to Banu-Isra'il., The day on which (making a way between river for Moses (علیہ الصلوۃ والسلام), as mentioned in (*Khazan, Madaarik* and in*Mufarradat-i-Ra'Ghib*). Among those days the biggest Boon from Almighty Allah are the days of Mawlid of Prophet Muhammad (alehisalam) (birthday) and the Day of Miraj Shareef, and the remembrance of the days are also must according to this verse of Quran. Such like other days e.g 10th of Muharram, Waqia-e-Haa'ila, the making of monuments of remembrence are also included in "Ayyam of Allah" category

اس آیت کی تفسیر میں تفاسیر القرآن الحکیم میں آیا ہے کہ: قاموس (یعنی لغات) میں (اللہ کے دن) سے مراد نعمت خداوندی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابی بن کعب، مجاہد اور قتادہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا بھی اپنی اپنی تفاسیر میں یہی معنیٰ مندرج ہے۔ مقتل کے مطابق (اللہ کے دنوں) سے مراد ہر وہ اہم واقعہ ہے جو اللہ کی طرف سے ظاہر ہوا۔ کچھ مفسرین کرام کا فرمانا ہے کہ (ایام اللہ) سے مراد اس طرح کے دن ہیں جن میں اللہ نے اپنی نعمت (یعنی انعامات اور فضل) اپنے عبد یعنی بندوں پر بھیجے ہوں جیسے مثال کے طور پر وہ دن جب بنی اسرائیل پر (من و سلوٰی) کی نعمت نازل ہوئی، یا وہ دن جب دریائے نیل دو حصوں میں منقسم ہوا (یعنی جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) بنی اسرائیل کو فرعون سے بچا کر اللہ کے حکم سے چل پڑے)۔ جیسا کہ (خازن، تفسیر مدارک اور مفرداتِ غیب) میں منقول ہے۔ ان تمام دنوں میں افضل ترین نعمت جو اللہ کی طرف سے انسانوں کو عنایت ہوئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری (یعنی میلاد) کا دن، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معراج شریف اور دیگر اسی قرآنی آیت کی نص سے ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح کے اور دن جیسے کہ 10 ویں محرم کا روزہ، واقعہ ہائلہ وغیرہ سب انہیں (ایام اللہ) میں شامل ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (واللہ ذو فضل العظیم) کے معنیٰ بیان فرماتے ہیں کہ: انکے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اسلام اور نبوت کی جو نعمت عطا فرمائی ہے۔ اور یہ معنیٰ بھی بیان فرمائے ہیں کہ مسلمانوں پر اسلام کی نعمت، اور یہ بھی فرمایا کہ (یعنی یہ نعمت یہ بھی ہے) کہ آپ علیہ السلام کو نازل فرمایا اور (انکے) ذریعے قرآن مجید عطا فرمایا۔ (رف ٹرانسلیشن) (تنویر المقباس من تفسیر ابن العباس)۔ انگلش اور سکین میں اصل متن اور الفاظ ملاحظہ کریں

پښتو

په دې آيت په تفسير کښ تفاسر القرآن الحکيم کې راغلي دې چه

قاموس يعني (لغات) کښ (ايام الله) نه مراد (دَ خدائ ورځي) او نعمتِ خداوندي دئ. حضرت ابن عباس رضي الله عنه ، ابي بن کعب، مجاهد، او قتاده (رضوان الله تعالي عليهم اجمعين) هَم په خپلو تفاسيرو کښ هَم دغه معني درج کړي دي.مقتل مطابق دَ (ايام الله) نه مراد دَ دغه شانِ نور هغه ورځي دي چه په کښ الله پاک خپل نعمت (يعني انعامات او فضل) په خپل (عبد) يعني بندگانو باندي ورستولي وي لکه چه مثال په طور هغه ورځ چه په کمي په بني اسرائيل باندي (من و سلوي) نعمت نازل شو، يا هغه ورځ چه کله درياې نيل په دوه حصو کښ منقسم شولو۔ يعني چي کله موسي عليه السلام بني اسرائيل دَ فرعون له قهر نه بچ کړل او دَه الله په حکم باندي روان شو. څنګه چه (خازن، تفسير مدارک او مفردات الغيب) کښ هَم لوستونکي دي. په دغه ټول نعمتونو کښ افضل ترين نعمت چه کم الله ترمخه مخلوقاتو ته عنايت کړئ شوي دي هغه ستاسو عليه السلام په دې دنيا کښ تشريف آوري يعني دَميلاد ورځ، ستاسو معراج شريف شپه، او لسمي ١٠ محرم ورځ او روجه، واقعه بائله وغيره هم دغه (ايام الله) کښ شميرلي کيږي.

حضرت عبدالله ابن عباس رضي الله عنه دَ (والله ذوالفضل العظيم) په بابت کښ وائي، فرمائي چه؛ دَ دې معني دا دي چه الله تعالي چي تاسو(عليه السلام) لره په اسلام او نبوت په شان کم عظيم نعمت ورکړي دئ هغه مراد دي. او دا معني هَم بيان کړي دي چه دَ دې نه مراد په مسلمانانو باندي دَ اسلام نعمت دئ. او دا هَم فرمائيلي دي چه ؛دې نه مراد دا دئ چه نبي عليه السلام ټې نازل فرمائيلو او (په هغو ترمخه) قرآن مجيد عطا کړي شو. په انګريزي کښ الفاظ او متن په مخکښي پاڼه ملاحظه کړئ۔

:اس آیت دی تفسیر وچ تفاسیر القرآن الحکیم دا خلاصہ ایہہ دے کہ

قاموس یعنی (لغات) وچ (اللہ دے دن) سی مراد نعمتِ خداوندی وے۔ حضرت ابن عباس، ابن ابی کعب، مجاہد، قتادہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) داوی اپنی اپنی تفاسیر دے وچ ایہوئی معنی لکھیا گیا وے۔ مقتل دے مطابق (اللہ دے دناں یعنی ایام اللہ) توں مراد ہر او اہم واقعہ وے جیہڑا اللہ دی طرفوں ظاہر ہویا۔ کجھ مفسرینِ کرام دا ایہہ وی فرمانا وے کہ (ایام اللہ) سی مراد اسراں دے دن ہیگے نیں جنہاں وچ اللہ نے اپنی نعمت (یعنی انعامات تے فضل) اپنیاں بندیاں یعنی (عبد) تے سُدے ہو ون یعنی جیویں مثال دے طور تے، او دن جدوں بنی اسرائیل تے (من و سلویٰ) دی نعمت نازل کیتی گئی، یا او ہے دن جد دریائے نیل دو حصیاں وچ تقسیم ہو گیا۔ (یعنی جدوں موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم نوں فرعون دے ظلماں توں بچا کے بہ حکم الٰہی ٹرپئے)۔ جسراں کہ (خازن، تفسیر مدارک، مفرادات غیب) جیہی کتاباں وچ لکھیا وے۔ ایہناں ساریاں دِناں وچ جیہڑی افضل ترین وڈی نعمت اللہ دی طرفوں انساناں نوں عنایت ہوئی او ہ تہاڈی (صلی اللہ علیہ وسلم) دی اس دنیا وچ تشریف آوری (یعنی میلاد) دا دن، تہاڈی معراج مبارک، تے اسی وانگو دیگر دن اسی قرآنی آیت توں ثابت ہوندے نیں۔ اسی طرح دے ہور دن جیویں کہ 10 ویں محرم دا روزہ، واقعہ باہلہ وغیرہ سارے اسی (ایام اللہ) دے زمرے وچ شامل ہن۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ (واللہ ذوالفضل العظیم) دے معنی بیان فرماؤندے نے کہ: ایہہ دا معنی ایہوئی ہے کہ اللہ نے تہانوں (یعنی نبی علیہ السلام) تے اسلام و نبوت دی جو نعمت عطا فرمائی او ہے۔ تاں ایہہ معنی وی بیان فرمایا کہ؛ مسلماناں تے اسلام دی نعمت، تے ایہہ وی معنی فرمائے کہ؛ ایہہ وی یک نعمت ہے کہ تہانوں نازل فرمایا گیا تے تہاڈے ذریعے ہی قرآن مجید عطا ہویا۔ انگریزی وچ عکس تے اصلی انگریزی متن تے ترجمہ اگلے صفحے تے ملاحظہ کرو۔

Hadrat Abdullah Ibn Abbas (Radhi Allah) explains "*Allah is of infinite bounty" as:*

(Allah is of infinite bounty) by bestowing Islam and prophethood upon Muhammad (pbuh); and it is also said this means: by bestowing Islam upon the believers; and it is also said this means: by sending the Messenger and Scripture to His created beings". |Tanwir al Miqbas Min Tafsir Ibn Abbas|

Scans:

Tanwīr al-Miqbās
min Tafsīr Ibn 'Abbās

Attributed variously to:

'Abdullāh Ibn 'Abbās
Muḥammad al-Fīrūzabādī

TRANSLATED BY
Mokrane Guezzou

edited and with a brief introduction by
[illegible]

The Complete Text

© 2007 Royal Aal al-Bayt Institute for Islamic Thought
Amman, Jordan

Scan of Tanwir al Miqbas – Amman Jordan.

[62:1]

And from his narration on the authority of Ibn 'Abbas that he said about the interpretation of Allah's saying (All that is in the heavens and all that is in the earth glorifieth Allah): '(All that is in the heavens) of created beings (and all that is in the earth) of creatures and living beings (glorifies Allah) prays to Allah; and it is also said this means: remembers Allah, (the Sovereign Lord) the Eternal whose sovereignty does not perish, (the Holy One) the Pure who has no son or partner, (the Mighty) the All-Conquering in His sovereignty and in His retribution against those who disbelieve in Him, (the Wise) in His command and decree, and He has decreed that none should be worshipped but Him.

[62:2]

(He it is Who hath sent among the unlettered ones) the Arabs (a messenger of their own) of their own lineage, i.e. Muhammad (pbuh) (to recite unto them His revelations) the Qur'an which exposits commands and prohibitions (and to make them grow) and to cleanse them from idolatry by means of belief in Allah's divine Oneness; and it is also said this means: He cleanse them by means of them giving the poor-due from their wealth, and also by them repenting; in other words: He invites them to do so, (and to teach them the Scripture) i.e. the Qur'an (and Wisdom) the lawful and the unlawful; it is also said this means: knowledge and the admonitions of the Qur'an, (though heretofore) before the Prophet (pbuh) brought them the Qur'an (they) i.e. the Arabs (were indeed in error manifest) in manifest disbelief,

[62:3]

(Along with others of them) of the Arabs; and it is also said: of the clients (who have not yet joined them) who have not joined the first Arabs. He says: they have not joined yet but they will join later. He says: Allah sent Muhammad (pbuh) as a Messenger to the Arabs as well as to the clients. (He is the Mighty) in retribution against those who disbelieve in Him, in His Scripture and in His Messenger Muhammad (pbuh) (the Wise) in His command and decree and He has decreed that none should be worshipped except Him.

[62:4]

(That) which I have mentioned regarding prophethood, Scriptures and the confession of Allah's divine Oneness (is the bounty of Allah) is a bounty from Allah; (which He giveth unto) and honour with (whom he will) whoever deserves it. (Allah is of Infinite Bounty) by bestowing Islam and prophethood upon Muhammad (pbuh); and it is also said this means: by bestowing Islam upon the believers; and it is also said this means: by sending the Messenger and Scripture to His created beings.

[62:5]

(The likeness) the description (of those who are entrusted with the Law of Moses) of those who were commanded to apply that which is in the Torah; i.e. they were commanded to reveal the traits and description of Muhammad (pbuh) in the Torah, (yet apply it not) yet act not upon what they were commanded, i.e. they did not reveal the traits and description of Muhammad (pbuh) in the Torah, (is as the likeness of the ass carrying books) the ass does not benefit from the books it carries and, similarly, the Jews will not benefit from the Torah. (Wretched is the likeness of folk who deny the revelations of Allah) Muhammad (pbuh) and the Qur'an. This refers to the Jews. (And Allah guideth not) to His religion (wrong-doing folk) the Jews; those who are to die following Judaism, as it is in Allah's pre-eternal knowledge.

[62:6]

(Say) O Muhammad: (O ye who are Jews!) O you who have deviated from Islam and became Jews. These are the sons of Judah (If ye claim that you are favoured of Allah) if you claim you are the beloved of Allah (apart from (all) mankind) apart from Muhammad (pbuh) and his Companions, (then long for death) then ask for death (if ye are truthful) that you are favoured by Allah apart from Muhammad (pbuh) and his Companions. That is to say, say: O Allah! Make us die! For by Allah, there is not a single one of them who

667

تفسیر ابن عباس اردو کا عکس دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

(جب) ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اُن کے مونہوں پر رکھ دیے (کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے کہ ہم تو تمہاری رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے قوی شک میں ہیں (۹)۔ اُن کے پیغمبروں نے کہا کیا (تم کو) خدا (کے بارے) میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں اس لیے بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ بخشے اور (فائدہ پہنچانے کے لیے) ایک مدت مقرر تک تم کو مہلت دے۔ وہ بولے کہ تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو۔ تمہارا یہ منشاء ہے کہ جن چیزوں کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہیں ان (کے پوجنے) سے ہم کو بند کر دو تو (اچھا) کوئی کھلی دلیل لاؤ (یعنی معجزہ دکھاؤ) (۱۰)

تفسیر سورۃ ابراھیم آیات (۱) تا (۱۰)

یہ پوری سورت مکی ہے اور اس میں باون آیات اور آٹھ سو اکتیس کلمات اور تین ہزار چار سو چونتیس حروف ہیں۔

(۱) الٓرٰ۔ یعنی میں اللہ ہوں جو کچھ تم کہہ رہے ہو اور کر رہے ہو میں سب سے باخبر ہوں یا یہ کہ ایک قسم ہے، یہ ایک کتاب ہے جس کو جبریل امین کے ذریعے ہم نے آپ پر نازل کیا ہے تاکہ آپ اہل مکہ کو اپنے پروردگار کے حکم سے کفر سے ایمان کی طرف لائیں اور اس اللہ کے دین کی طرف دعوت دیں جو ایمان نہ لانے والوں کو سزا دینے پر قادر ہے۔

(۲) تمام مخلوقات اور تمام عجائبات اسی کی ملکیت ہیں اور ان کافروں کے لیے بڑی خرابی ہے یعنی بڑا سخت عذاب ہے جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

(۳) اور لوگوں کو دین الٰہی اور اطاعت خداوندی سے روکتے ہیں اور اس میں خمیدگی کے متلاشی رہتے ہیں یہ کفار حق اور ہدایت سے دور اور کھلی گمراہی میں ہیں۔

(۴) اور ہم نے تمام پیغمبروں کو ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ ان ہی کی زبان میں ان سے احکام الٰہی کو بیان کر دیں یا یہ کہ ایسی زبان میں جس کے سیکھنے پر وہ قادر ہوں پھر جو گمراہی کا مستحق ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اپنے دین سے گمراہ کر دیتے ہیں اور جو ہدایت کا اہل ہوتا ہے اسے اپنے دین کی ہدایت دیتے ہیں اور وہی اپنے ملک اور سلطنت میں جو ایمان نہ لائے، اسے سزا دینے میں غالب ہے اور اپنے حکم اور فیصلہ میں اور گمراہ کرنے اور ہدایت عطا کرنے میں حکمت والا ہے۔

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزات یعنی ید بیضا، عصا، طوفان، جراد، قمل، ضفادع، دم، سنین، نقص من الثمرات دے کر بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کو کفر سے ایمان کی طرف بلائیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے معاملات یعنی اللہ کا عذاب اور اللہ کی رحمت یاد دلائیں بے شک ان مذکورہ باتوں میں اطاعت پر قائم رہنے والے اور نعمت پر شکر کرنے والے کے لیے عبرتیں ہیں۔

الجامع الاحکام القرآن، تفسیر القرطبی میں امام ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی متوفی 671ھ نے بھی اپنی کتاب، طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، جلد ۱۲ ص ۱۰۶ اور ۱۰۷ میں یہی سب کچھ تحریر فرمایا ہے، عکس ملاحظہ کریں۔

Another Famous Exegesis Tafsir al-Qurtabi Says the Same See the Scan

عکس ملاحظہ کریں۔

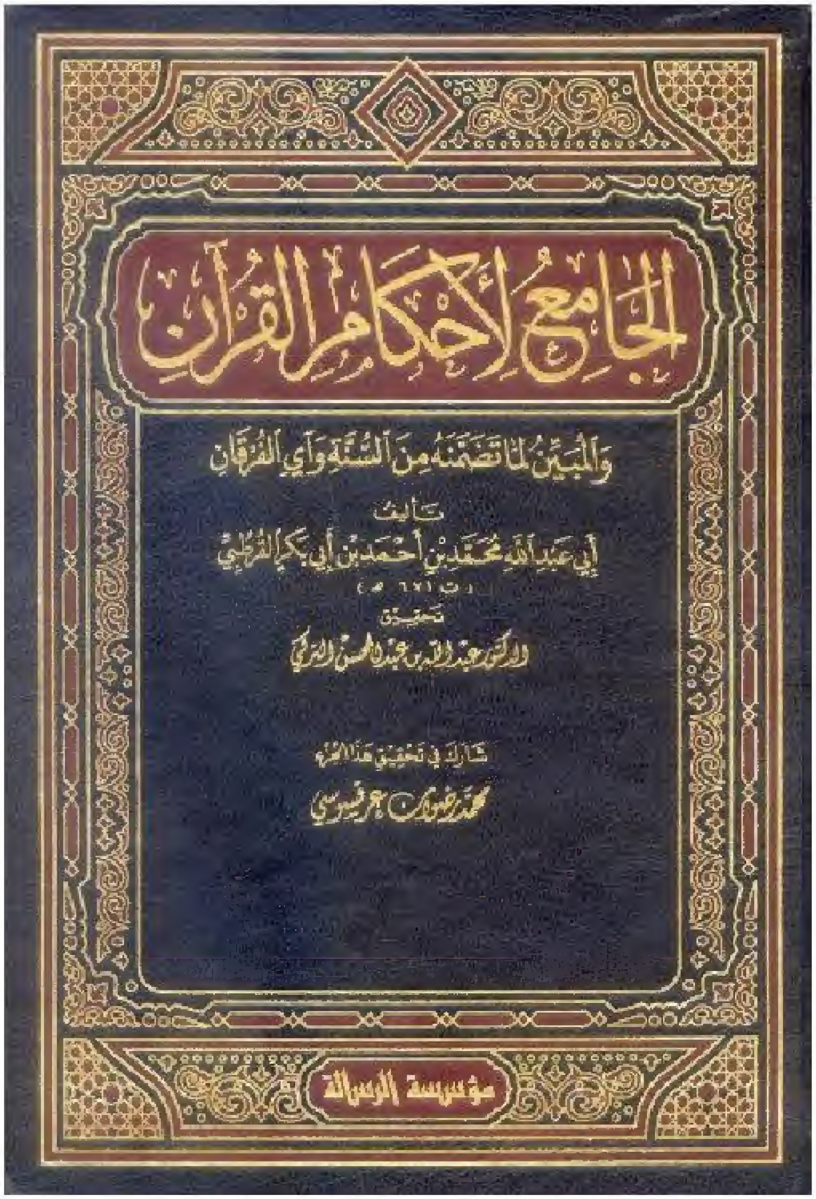

مستأنَفٌ، وليس بمعطوفٍ على «لِيُبَيِّنَ»؛ لأن الإرسال إنما وقع للتبيين لا للإضلال. ويجوز النصبُ في «يضلُّ»؛ لأن الإرسال صار سبباً للإضلال؛ فيكون كقوله: ﴿لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا﴾ [القصص:٨]، وإنما صار الإرسال سبباً للإضلال؛ لأنهم كفروا به لمَّا جاءهم، فصار كأنه سببٌ لكفرهم[١]. ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ تقدَّم معناه[٢].

قوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝٥﴾

قوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا﴾ أي: بحجَّتنا وبراهيننا، أي: بالمعجزات الدالَّة على صدقه. قال مجاهد: هي التسع الآيات[٣].

﴿أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾ نظيرُه قولُه تعالى لنبينا عليه الصلاة والسلام أول السورة: ﴿لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾. وقيل: «أنْ» هنا بمعنى: أي، كقوله تعالى: ﴿وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا﴾ [ص:٦]: أي امشوا[٤].

قوله تعالى: ﴿وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ﴾ أي: قُلْ لهم قولاً يتذكَّرون به أيامَ الله تعالى. قال ابن عباس ومجاهد وقتادة: بنعم الله عليهم[٥]. وقاله أبيّ بن كعب؛ ورواه مرفوعاً[٦]، أي: بما أنعم الله عليهم من النجاة من فرعون ومن التِّيه إلى سائر النِّعم.

---

(١) استبعد الزَّجَّاج في معاني القرآن ٣/ ١٥٤ النصب وقال: الرفع هو الوجه، وهو الكلام، وعليه القراءة.
(٢) معنى «العزيز» سلف ٢/ ٤٠٣ – ٤٠٤ ، ومعنى «الحكيم» سلف ١/ ٤٢٩ .
(٣) أخرجه الطبري ١٣/ ٥٩٣ و ٥٩٤ .
(٤) ينظر معاني القرآن للزجاج ٣/ ١٥٤ – ١٥٥ .
(٥) أخرجه عبد الرزاق في تفسيره ٢/ ٣٤١ والطبري ١٣/ ٥٩٦ و ٥٩٧ من قول مجاهد، و١٣/ ٥٩٧ من قول قتادة، ولم نقف على من أخرجه من قول ابن عباس.
(٦) أخرجه من قول أبي بن كعب: عبد الله بن أحمد في زوائده على المسند (٢١١٢٩)، وأخرجه أيضاً عنه مرفوعاً (٢١١٢٨).

وقد تُسمّى النِّعم: الأيام، ومنه قول عمرو بن كلثوم:

وأيـــامٍ لـــنـــا غُـــرٍّ طِـــوالٍ[١]

وعن ابن عباس أيضاً ومقاتل: بوقائع الله في الأمم السالفة؛ يُقال: فلانٌ عالم بأيّام العرب، أي: بوقائعها[٢]. قال ابن زيد: يعني: الأيام التي انتقم فيها من الأمم الخالية[٣] وكذلك روى ابنُ وهب عن مالك قال: بلاؤه. وقال الطبريّ: وعِظْهُمْ بما سلف في الأيام الماضية لهم[٤]، أي: بما كان في أيام الله من النعمة والمحنة، وقد كانوا عبيداً مستذَلّين. واكتفى بذكر الأيام عنه؛ لأنها كانت معلومةً عندهم.

وروى سعيد بن جُبَير، عن ابن عباس، عن أُبيّ بن كعب قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: «بينا موسى عليه السلام في قومه يُذكِّرهم بأيّام الله، وأيّامُ الله بَلاؤه ونَعماؤه» وذكر حديث الخضر[٥]. ودلَّ هذا على جواز الوعظِ المرقِّقِ للقلوب، المقوّي لليقين، الخالي من كل بدعة، والمنزَّه عن كلِّ ضلالةٍ وشُبهة.

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ﴾ أي: في التذكير بأيّام الله ﴿لَآيَٰتٍ﴾ أي: دلالات. ﴿لِّكُلِّ صَبَّارٍ﴾ أي: كثير الصبر على طاعة الله، وعن معاصيه. ﴿شَكُورٍ﴾ لنعم الله. وقال قتادة: هو العبد؛ إذا أُعطِيَ شكر، وإذا ابتُلِيَ صبر[٦]. ورُوِيَ عن النبيّ ﷺ أنه قال: «الإيمان نصفان: نصفٌ صبر، ونصفٌ شكر» ثم تلا هذه الآية: ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ﴾[٧]. ونحوه عن الشّعبيّ موقوفاً[٨]. وتَوارى الحسن

(١) شرح القصائد السبع لابن الأنباري ص٣٨٨، وعجزه: عَصَيْنا المَلْكَ فيها أن نَدينا، وسلف ١/ ٢١٦.

(٢) ينظر تفسير البغوي ٣/ ٢٦.

(٣) تفسير الطبري ١٣/ ٥٩٧.

(٤) تفسير الطبري ١٣/ ٥٩٤.

(٥) أخرجه مسلم (٢٣٨٠): (١٧٢)، وعبد الله بن أحمد في زوائده على المسند (٢١١٢٠).

(٦) أخرجه الطبري في تفسيره ١٣/ ٥٩٨.

(٧) أخرجه القضاعي في مسند الشهاب (١٥٩) من حديث أنس بن مالك، لكن في إسناده عتبة بن السكن ويزيد بن أبان الرقاشي، وهما متروكان. ميزان الاعتدال ٣/ ٢٨ و ٤/ ٤١٨.

(٨) بلفظ: الشكر نصف الإيمان، والصبر نصف الإيمان، واليقين الإيمان كله. وأخرجه ابن أبي الدنيا في «الشكر» (٥٧)، والبيهقي في «الشعب» (٤٤٤٨).

ترجمہ تفسیر القرطبی؛

اور بے شک ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ (اور انہیں حکم دیا) کہ نکالو اپنی قوم کو (گمراہی کے) اندھیروں سے نور (ہدایت) کی طرف اور یاد دلاؤ انہیں اللہ تعالیٰ کے دن یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ہر بہت صبر کرنے والے شکر گزار کے لیئے۔

قولہ تعالیٰ؛ولقد ارسلنا موسیٰ بأیٰتنا. آیات سے مراد حجت و براہین ہیں۔ یعنی ہم نے موسیٰ کو اپنی سچائی پر دلالت کرنے والے معجزات کے ساتھ بھیجا ہے۔ مجاہد نے کہا؛یہ (نشانیاں) نو آیات ہیں۔ ان اخرج قومک من القلب الی النور اس کی مثال سورت کے آغاز میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ کا یہ ارشاد ہے کہ؛لیخرج الناس من القب الی النور، ایک قول کے مطابق ان بمعنی ای ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انطلق الملا منھم ان امشو (ص؛6) یعنی ای امشوا۔

آگے ایک مقام پر لکھتے ہیں (عربی گزشتہ عکس دیکھیئے) یعنی انہیں ایسی بات کہو جس کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کے ایام یاد آئیں۔
حضرت ابن عباس، مجاہد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما نے کہا؛ یعنی ان کو ان پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلاؤ (2) اس کو حضرت ابی بن کعب نے بیان فرمایا اور مرفوعاً روایت کیا ہے یعنی انہیں فرعون اور وادی تیہ سے نجات دلا کر اللہ نے جو نعمت فرمائی وہ اور دیگر نعمتیں انہیں یاد دلاؤ، بعض اوقات نعمتوں کو ایام کا نام دے دیا جاتا ہے، اسی سے عمرو بن کلثوم کا قول ہے؛

وایام لنا غر طوال

اس میں ایام سے مراد نعمتیں ہیں۔

امام قرطبی مزید اسی صفحے پر آگے تحریر کرتے ہیں کہ۔ طبری نے کہا؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں ماضی کے ایام میں ہونے والے معاملات کی نصیحت کی یعنی اللہ کے ایام میں جو نعمتیں اور آزمائش تھیں وہ یاد دلائیں۔ (اختتام امام قرطبی، تفسیر)۔

اسی مناسبت سے دیگر تفاسیر کے عکس کتاب کے آخر میں دیئے جائیں گے، یا انٹرنیٹ لائبریری سے ملاحظہ کیئے جاسکتے ہیں۔ امام زمخشری اپنی تفسیر الکشاف، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان صفحہ ۵۴۵، سورہ ابراھیم ۱۴۔ تفسیر روفی، حضرت شاہ روف مجددی، صفحہ

۸۵ مطبوعہ الحقائق فاؤنڈیشن، میں بھی ایسے ہی لکھا ہے۔ چونکہ نبی کریم ﷺ اللہ کی طرف سے تمام جہانوں کے لیئے رحمت ہیں اور آپ ﷺ کو رحمۃ اللعالمین کا خطاب عطا فرمایا گیا ہے اس لیئے اللہ کی اس عظیم نعمت کے نازل ہونے کے دن یعنی 12 ربیع الاول کو مسلمانانِ اسلام سرکارِ دوعالم ﷺ جیسی عظیم نعمت کو امت پر اللہ کی من جانب جاری فرمانے پر اظہار شکر کے طور پر مناتے ہیں۔ لہٰذا یہ بدعت ہر گز نہیں، جسکی مزید تفصیل آگے آئے گی۔ بالفرض محال اگر یہ بدعت بھی ہے تو یہ ویسی بدعت ہے جیسی کہ بیس رکعت تراویح کی بدعت حسنہ جو کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جاری فرمائی اور جس پر امت کا اجماع ہو گیا۔

ترجمه تفسير طبري پښتو؛

او بے شکَ چه مونږ نازل کړو موسي څره دَ خپلو نښو او (هغه ته حکم ورکړو) چه خپل قام دَ گمراهي نه وباسي دَ تيرو نه نور (هدايت) اړخته او ورته ورياد کا چه دَ الله پاک ورځئ يقيناً چه په دې کښ نښے شتا هر صبرکونکې شکرگزار له پاره.

قوله تعالي؛ ولقد ارسلنا موسي بايتنا . آيات نه مراد حجت او براهين دې. يعني مونږ موسي ورليکلې وو سره دَ خپل په ريښتيا (يعني حق او سچ) معجزاتو. مجاهد ووئيل؛ دغه (نښے) ۹ آيات دې. ان اخرج قومک من القلب الي النور، دَ دې مثال دَ صورت په آغاز کښ زمونږ نبي صلي الله عليه وسلم په حقله دَ ربِ کريم دا ارشاد دئ چه ؛ ليخرج الناس من القب الي النور، يو قول مطابق ان بمعني ائ راغلي دي، چه څنگه دَالله تعالي ارشاد دي. انطلق الملا منهم ان امشو (ص ۶) يعني ائ امشوا.

په يو بل مقام باندي تحرير کړې چه (عربي له پاره تصوير وکاندئ) يعني هغو ته داسي خبره وايه چه په څه وجه هغو تَ دَ الله ايام (يعني د الله زېرگي ورځي) ياد راشي.حضرت ابن عباس، مجاهد او حضرت قتاده رضي الله عنهما واې؛ يعني دوئ ته په دوې باندي کړي شوې دَ الله تعالي نعمتونه ياد کا ، ۲، دَ خبره حضرت ابي بن کعب رض بيان فرمائيلې دې او مرفوعاً روايت کړي شوي دي، يعني چه دوئي (يعني بني اسرائيل) دَ فرعون او ده تيه په

میدان کښې دَ فرعون نه نجات ورکړي شوي وو، او هغه نعمتونه ورته راياد کړا، بعض اوقات نعمتونو له دَ (ايام) نامه ورکړي کيږي، هم په دې عمرو بن کلثوم قول دې؛

وايام لنا غرطوال

دې نه مرادنعمتونه دې

امام قرطبي مزيد په دې پاره مخکه بيانَ وې چه طبري ووئيل؛ نبي کريم صلي الله عليه وسلم ترمخه هغو ته دَ ماضي يعني تيرشوې ورځو کښې تيرشوې معاملاتو نصيحت ورکړي شو، يعني الله ايام کښې چه کم نعمتونه او آزمائش وو هغه ياد کړې . (اختتام ترمه امام قرطبي).

هم په دې مناسبت کښې نور ديگر تفاسيرو عکسونه به دَ کتاب په آخر کښې ورکړي کيږي ، يا په انټرنيټ لائبريري کښې ملاحظه کولې شئ، امام زمخشري المعتزلي په خپل مشهور تفسير الکشاف مطبوعه دارالمعرفه بيروت پاڼه ۵۴۵، سوره ابراهيم ۱۴، تفسير رؤفي ، حضرت شاه رؤف مجددي، پاڼه ۸۵ مطبوعه الحقائق فاؤنډيشن کښې همداسې لوستونکې شوې دې، چونکه نبي کريم صلي الله عليه وسلم دَ الله ترمخه تمام دنياؤ له پاره رحمت اللعالمين دئ په دې وجه تاسو لره دا خطاب ورکړئ شوئ ووه. هم په دې وجه دَ الله پاک دَ دې لوئ نعمت دَ نازل کيدو په ورځ يعني په ۱۲ ربيع الاول کښې مسلمانانِ اسلام ، سرکاردوعالم صلي الله عليه وسلم په شانِ عظيم نعمت په امت باندې الله ترمخه نازل کيدلو باندې دَ شکر اظهار په طور ګڼړلې کيږي، او دا بدعت هرګز نه دئ مزيد تفصيل به په دې مخکه بيانَ وو ، او که بالفرض بيا هم څوک وايي چه دا بدعت دې نو دا بيا هسې بدعت دې لکه چه ۲۰ رکعت تراويح بدعت حسنه ده چه کمه دَ سيدنا عمر رضي الله عنه په دور کښې جاري شوي وا او

.په څه باندې دَ امت اجماع دا

In famous (Deobandi) tafseer ‘Muarif al Qur'an it is written that (Translation below):

A Subtle Point

It will be noted that the word used in this verse is: قَوم(qawm) while asking Sayyidna Musa علیہ السلام to bring his people from darkness into the light. But, when this very subject was taken up in the first verse of this particular Surah by addressing the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم, the word: قَوم (qawm) was not used there. Instead, used there was the word: اَلنَّاس((an-nas) لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ: (that you may take the people [that is, the human beings] out of [all sorts on darkness into the light). Implied here is the sense that the divinely ordained mission of Sayyidna Musa علیہ السلام as a prophet was only for his people, the Bani Isra'il, and for others in Egypt while the coming of the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم was destined for the human beings of the entire world.

Then, it was said: وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ) (and remind them of the days of Allah).

'The Days of Allah'

The word: أَيَّام (ayyam) is the plural of yowm (day) which is WELL-KNOWN. The expression: (Ayyamullah) is used in two senses and both can be applied here.

(1) Firstly, it could denote the particular days in which some war or revolution has occurred, for example, the bat¬tles of Badr, Uhud, Alihzab, Hunain and other events of this nature, or they may refer to major events when punishment overtook past communities which pulverized or destroyed nations and peoples known to be great and powerful. If so, the objective behind reminding these people of the 'Days of Allah' would be to warn them against the evil end of their disbelief.

(2) "And remind them of 'the Days of Allah'" carries another meaning also, that is, the blessings and favours of Allah Ta`ala. In this case, reminding them of these Days would be a form of constructive admonition which, when directed at someone basically good by reminding him of the favor done by his benefactor, would result in his being ashamed of his hostility and disobedience.

The general pattern of the Qur'anic method of reform is to tie a command given with relevant ways to act upon it which appear synchronized with it. Here, in the first sentence, Sayyidna Musa has been commanded to both recite the verse (s) of Allah or show miracles to his people and bring them out from the darkness of disbelief into the light of faith. How would this be done? The sentences that follow give the method: There are two ways of bringing the disobedient ones to the right path:

(1) Putting the fear of punishment in their hearts; (2) TO REMIND THEM of DIVINE BLESSINGS and FAVORS and to persuade them to take to being obedient to Allah. The sentence:وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ(and remind them of the Days of Allah) could mean both. If so, the sense would be that he should tell them about the evil fate of those who disobeyed from among the past communities, how punishment came upon them and how they were either killed in the Jihad or were disgraced. May be, by being so reminded, they take a lesson and save themselves from it. Similar to this there are so many usual blessings of Allah Ta`ala which keep coming to them day and night, and also the special ones which

were turned towards them in the hour of their need, for example, the shade of clouds over their heads in the wilderness of Tih (the desert of Sinai), the coming of Mann and Salva as food, the gushing forth of streams from stones when they needed water. So, they could be reminded of these and many other blessings of this nature and invited to believe in the Oneness of Allah and follow the path of obedience to Allah Ta'ala.

Said in the last sentence of the first verse (5) was إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (Surely, there are signs therein for every man of patience and gratitude). Here, 'ayat' means signs and proofs. The word: (sabbar) is a form of exaggeration derived from: صبر (sabr) which means very patient and much enduring, while the word: شکور (shakur) is a form of exaggeration derived from: شکر (shukr) which means very grateful. The sentence means that the Days of Allah – that is, past events whether related to the punishment of the deniers of truth, or to the blessings and favours of Allah Ta'ala – are full of the signs and proofs of the perfect power and eloquent wisdom of Allah Ta'ala, particularly for a person who is much observing of patience and gratitude. (Tafsir mariful quran translation ends)

فرقہ وہابیہ سلفیہ اہل حدیث کے عالم، مولانا سیف اللہ خالد، اپنی تفسیر دعوۃ القرآن میں اسی آیت کے ماتحت کچھ ان الفاظ میں تحریر فرمارہے ہیں ملاحظہ کریں؛

"تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی امتوں کو راہ راست پر چلنے کی دعوت دیں۔ ان انبیاء میں موسیٰ علیہ السلام ایک بڑے نبی اور رسول تھے۔ جن کا واقعہ یہاں بطور مثال بیان کیا گیا ہے اور (بِأَيَّامِ اللَّهِ) سے مراد ان قوموں کی ہلاکت کے واقعات ہیں کہ جو قومیں موسیٰ علیہ السلام سے پہلے گزر چکی تھیں، جیسے قوم نوح اور قوم لوط وغیرہ۔ ایک **دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مراد وہ**

نعمتیں ہیں جو اللہ نے قوم موسیٰ کو دی تھیں اور سر فہرست یہ نعمت کہ انھیں فرعون کے ظلم و طغیان سے نجات دی تھی اور (صَبَّارٍ شَکُوْرٍ) سے مراد وہ مومنین ہیں جو مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور نعمتوں پر شکر ادا کرتے ہیں اور جب گزشتہ قوموں کی بربادی یا ان پر اللہ کی نعمتوں کی بارش کی داستانیں سنتے ہیں تو فوراً چوکنا ہوتے ہیں، اپنا محاسبہ کرتے ہیں اور صبر و شکر کی زندگی اختیار کرتے ہیں۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ: یعنی انھیں اللہ تعالیٰ کے یہ احسانات اور انعامات یاد دلائیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فرعون کی قید، قہر اور ظلم و ستم سے نجات دی، ان کے لیے دریا میں رستے بنادیے، بادلوں کو سائے کے لیے بھیج دیا، ان پر من و سلویٰ نازل فرمایا اور اپنی دیگر بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ سیدنا ابی بن کعب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو (وعظ و نصیحت کے دوران میں) ایام اللہ یاد دلا رہے تھے اور ایام اللہ سے مراد اللہ کی (بھیجی ہوئی) نعمتیں اور بلائیں ہیں اور اسی دوران میں انھوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر کوئی مجھ سے بہتر اور بڑا عالم ہوگا، تو اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ میں زمین میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو تم سے بہتر اور تم سے بڑا عالم ہے (یعنی خضر علیہ السلام)۔" [مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل الخضر علیہ السلام : ۲۳۸۰/۱۷۲]

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ : سیدنا صہیب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کا ہر معاملہ بڑا عجیب ہے، کیونکہ اس کا ہر معاملہ اس کے لیے بہتر ہے اور مومن کے علاوہ یہ فضیلت کسی اور کے لیے نہیں۔ (وہ اس طرح کہ) اسے مصیبت پہنچے تو صبر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے راحت و آرام ملے تو شکر کرتا ہے، اس کا انجام بھی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔" [مسلم، کتاب الزھد، باب المؤمن إمرہ کلہ خیر : ۲۹۹۹]"۔ **(اختتام تفسیر دعوۃ القرآن (وہابی عالم))۔**

انہیں کے ایک اور عالم **حافظ عبدالسلام بھٹوی** اپنی **تفسیر القرآن الکریم** میں زیر تحت آیت **سورۃ ابراہم** میں لکھتے ہیں؛

"وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۔۔: "اَيّٰمٌ" سے مراد وہ دن ہیں جن میں کوئی نادر واقعہ مصیبت یا نعمت کی صورت میں پیش آیا ہو، جیسے یوم بدر وغیرہ۔ "اَيّٰمٌ" کی اللہ کی طرف اضافت سے ان کی اہمیت بے حد بڑھ گئی۔ اگلی آیت میں چند "اَيّٰمٌ" کا ذکر ہے، مگر ان واقعات سے عبرت صرف انھی کو ہوتی ہے جو بہت صابر اور بہت شاکر ہوں، کیونکہ ہر نیکی کی بنیاد صبر ہے اور شکر بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جو صابر ہو، شکوہ شکایت اور بے صبری کرنے والوں کو شکر کی توفیق کہاں؟"۔

اسی طرح **دیوبندی مسلک** کی چھاپی **تفسیر مظہری** میں اسی آیت کے ماتحت یہی الفاظ کم و بیش ایسے ادا کیئے گئے ہیں؛

"ایّام اللہ سے حضرت ابن عباس، حضرت اُبَی بن کعب، مجاہد اور قتادہ کے نزدیک اللہ کی نعمتیں مراد ہیں اور مقاتل کے نزدیک وہ واقعات مراد ہیں جو گزشتہ امتوں (عاد، ثمود اور قوم نوح) کو پیش آئے۔ محاورہ میں بولا جاتا ہے کہ فلاں شخص ایام العرب کا عالم ہے، یعنی عرب کی لڑائیوں سے واقف ہے۔ اس تقریر پر کلام کا مطلب اس طرح ہوگا کہ اپنی قوم کو وہ واقعات بتاؤ جو اللہ نے گزشتہ ایام میں ظاہر کئے خواہ وہ بصورت نعمت ہوں یا بشکل مصیبت۔"

تحقیق کے دوران پرانی وہابی کتبِ تفاسیر اور دیوبندی مکتب فکر کی چھاپی تفسیراتِ قرآنی وہی بیان کرتی ہیں جو کہ تمام قدیم تر تفاسیر قرآن بیان کرتی ہیں مگر حیرت ہوئی کہ موجودہ دور میں جتنی بھی نئی تفاسیر چھاپی جارہی ہیں جیسے مولانا اسحاق مدنی کی تفسیر کبیر ومدنی، ان میں اصل معنوں سے یا تو مکمل طور پر بے رخی برتی گئی ہے اور یا پھر ان کی تفسیرات گزشتہ تفسیروں سے بالکل الگ ایک نیا فرقہ وارانہ معیار دیتی ہیں جو کہ ہر مسلمان کے لیئے ناقابل قبول ہوگا۔ اسی کے رد میں نیچے انگریزی، اردو، سندھی تراجم کے ساتھ چند تفسیرات پیش کی جارہی ہیں صرف اس لیئے کہ پڑھنے والوں پر واضح ہوجائے کہ ہم سب کی ہی بات کو آپ کے سامنے پیش کررہے ہیں، اور دونوں میں پھر آپ فرق دیکھ سکیں کہ کہ منکرین میلاد کے خود کے بزرگوں نے اپنی پرانی تفاسیر میں کیا درج کیا ہے۔

دَ وهابيانو مشهور عالم صاحب چه سلفي اهلحديث ئ ډير درون ګڼړي مولانا سيف الله خالد ، په خپل تفسير دعوة القرآن کښ هم په دې آيت زير تحت تفسير په داهسي الفاظ کښ کړي دي.ليکي چه؛

تمام انبيا کرامو بعثت مقصد دا وه چه هغه خپلو امتونو ته دَ راه راست باندې عمل کولو دعوت ورکې، په دې انبياؤ کښ موسي عليه السلام يو غټ نبي او رسول وو.چه دَ چا واقعه دې ځائ کښ بطور مثال بيانَ شوې ده. او (بايم الله) نه مراد په ده دې قامونو دَ هلاکت واقعات دې چه کم قامونه دَ نبي موسي نه وړاندې تير شول لکه چه څنګه قوم نوح او قوم لوط وغيره . يوه بله رائ په کښ دا ده چه دَ (ايام الله) نه مراد هغه نعمتونه دې چه کم الله پاک دَ موسي عليه السلام په قام نازل کړي او او سرفهرست په کښ دا نعمت وو چه هغو ائ دَ فرعون دَ ظلم وجدل نه نجاتګزار کړل او (صبارالشکور) نه مراد هغه مومنان دې چه کم دَ مصيبتونو په وخت صبر کوې او په نعمتونو باندې شکرګزارې کړې،او چه کله به دَ تير شوې قامونو دَ بربادئ يا په هغو دَ الله دَ نعمت باران داستانونه به ائ واؤريدل نو فوراً به بيدارَ شول، خپله محاسبه به اې وکړه او دَ صبروشکر جوند به ائ اختيار کړو

وذكرهم بايم الله . يعني هغو تَ د الله تعالي دغه احسانونه او انعامات ورياد كړا چه الله تعالي هكو فرعون دَ بنديوانئ، قهر او ظلم نه نجات وركړو، هغولره اِئ په ابراب كښ لاري جوري كړي، اوريزه ورله خوري له پاره واستوله، په هغو اي من و سلوي نازل كړل او نور ډير نعمتونو نه اي سرفراز كړل، سيدنا ابي بن كعب بيانوي چه رسول الله صلي الله عليه وسلم فرمائيل؛ يو ځل موسي عليه السلام خپل قام ته (وعظ ونصيحت ترمنزه) دَ الله ورځي يادول او ايام الله نه مراد ، الله اړخه (عطا كړي شوې) نعمتونه او تكليفات دي، او په دې دوران كښ هغو ووئيل چه ځ خبر نه نيم چه په زمكه باندي مانه بهتر بل څوک عالم به وي، نو الله تعالي هغو ته وحي وكړه چه په زمكه باندي ځه يو هسي كَس پيجنم چه كم دَ ستا نه زيات بهتر او ستا نه زيات درون عالم دئ (يعني خضر عليه السلام)، از مسلم كتاب الفضائل باب فضائلِ الخضر عليه السلام ٤ ١٧٢، حديث ٢٣٨٠

دَ وهابيانو يو بل مشر عالم حافظ عبدالسلام بهتوي هم په خپل تفسير قرآن الكريم كښ زير تحت سوره ابراهيم هم داسې ليكلي دي چه تاسو به په اردو كښ ورانديې وويل ، تقريباً هم داسي دَ ديوبندو عالمانو هم په خپلو كتابونو كښ لوستونكي كړي دي

Now in refutation to all fabricated and wrong exegesis clearly show the opposite of Aima and Salaf saliheen. I am giving counter refutation to this exegesis with the help of their own Salafi scholars.

اب اس غلط ترجمے اور معنی (یعنی مولانا اسحاق مدنی کی تفسیر مدنی کے جواب میں جو) آپ نے پڑھا ہے۔ اس کا مزید رد ہم نہ صرف سنی تراجم بلکہ خود انکے ہی دیوبندی اور وہابی پرانے تراجم سے نیچے دے رہے ہیں ملاحظہ کیجیے

<u>Refutation by the words of Moududi (Salafi):</u>

We indeed sent Moses with Our signs, saying: 'Lead your people out of darkness into the light, and admonish them by narrating to them anecdotes from the annals of Allah. Verily in it there are great sings for everyone who is patient and gives thanks (to Allah).'

ترجمہ: ہم اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کو بھی اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیج چکے ہیں۔ اسے بھی ہم نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لا اور انہیں تاریخِ الٰہی 8 کے سبق آموز واقعات سنا کر نصیحت کر۔ ان واقعات میں بڑی نشانیاں ہیں 9 ہر اس شخص کے لیے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو۔ 10

Refutation by the words of Muhsin & Hilali:

And indeed We sent Musa (Moses) with Our Ayat (signs, proofs, and evidences) (saying): "Bring out your people from darkness into light, and make them remember the annals of Allah. Truly, therein are evidences, proofs and signs for every patient, thankful (person)."

Refutation by the words of Daryabadi:

And assuredly We sent Musa with our signs saying: bring thy people forth from the darkness unto the light, and remind them of the annals of Allah. Verily therein are signs for everyone patient, and thankful.

اور بھیجا تھا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر کہ نکال اپنی قوم کو اندھیروں سے اجالے کی طرف اور یاد دلا ان کو دن اللہ کے، البتہ اس میں نشانیاں ہیں اس کو جو صبر کرنے والا ہے شکر گزار

Refutation by the words of Taqi Usmani (deobandi):

Surely, We sent Musa with Our signs saying to him, :Bring your people out of (all sorts of) darkness into the light, and remind them of the Days of Allah. Surely, there are signs therein for every one who observes patience and gratitude.

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لاؤ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے معاملات (نعمت اور نقمت کے) یاد دلاؤ بلاشبہ ان معاملات میں عبرتیں ہیں ہر صابر شاکر کے لیے۔ (ف ۲) (5)

Refutation by the translation of Shakir:

And certainly We sent Musa with Our communications, saying: Bring forth your people from utter darkness into light and remind them of the days of Allah; most surely there are signs in this for every patient, grateful one.

Refutation by Arberry's Translation:

And We sent Moses with Our signs — 'Bring forth thy people from the

shadows to the light and remind thou them of the Days of God.' Surely in that are signs for every man enduring, thankful!

Refutation from Qaribullah & Darwesh: (Sufi exegesis t)

We sent Moses with Our signs, 'Bring your nation out of darkness into the light, and remind them of the Days of Allah' Surely, in that are signs for every patient, thankful (person).

Refutation From Sahih International:

And We certainly sent Moses with Our signs, [saying], "Bring out your people from darknesses into the light and remind them of the days of Allah." Indeed in that are signs for everyone patient and grateful.

Refutation from famous Tafsir al-Jalalayin's Words:

And verily We sent Moses with Our signs, the nine [signs], and We said to him: 'Bring forth your people, the Children of Israel, out of darkness, [out of] unbelief, into light, [into] faith, and remind them of the Days of God', of His graces. Surely in that, reminder, are signs for every man enduring, in obedience [to God], thankful, for [His] graces.

تفسیر الجلالین/ المحلی و السیوطی (ت المحلی 864ھ).

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا } التسع وقلنا له { أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ } بني إسرائيل { مِنَ ٱلظُّلُمَاتِ } الكفر { إِلَى ٱلنُّورِ } الإيمان { وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ ٱللَّهِ } بنعمه { إِنَّ فِي ذَلِكَ } التذكير { لآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ } على الطاعة { شَكُورٍ } للنعم.

یہ تفسیرات کھلا ثبوت ہیں کہ مخالفین کی مخالفت محض لاعلمی یا جان بوجھ کر چھپانا کہلائے گا جس کا صحیح اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم کو مسلمانوں کو یہ بتانا پڑ رہا ہے کہ بھائی اپنے آقا علیہ السلام سے محبت کرو، انکی دنیا میں تشریف آوری پر قرآنی حکم کے مطابق شکر ادا کرو اس نعمتِ عظیمہ کا۔

Refutation by the Tarjuma of Wahidu-din (Ghairmuqallad/Wahhabi)

We sent Moses with Our signs, saying, "Lead your people out of the darkness into the light, and remind them of God's Days. In that there are signs for every patient, grateful person."

So you may distinguish now that how these people are fabricating the Words of Allah and giving them their own meanings. While each famous translator and exegesis proves that their falso belief which they shown in their publication of Tafsir-Madani is totally falsified and lie. Think when people read these kinds of (Inventions and Innovations) what will them percieve?

اب چند مزید آیاتِ قرآنیہ پیش کی جارہی ہیں جو کہ قرآنی نص سے ثبوت دیتی ہیں کہ انبیاء کے ولادت یعنی پیدائش کے دن منانا عین باعث ثواب اور وجہ شکر خداوندی ہے۔ ان پر اعتراضات وغیرہ کے جوابات بھی آگے انگلش اور اردو میں دیئے جائیں گے۔ فی الحال مزید آیات ملاحظہ کیجیئے۔

The Qur'an calls Prophets' Birthdays "the blessed days":

وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن مردہ اٹھایا جائے گا (ف ۲۲)

So peace on him (Yahya عليه الصلوة والسلام) the day he was born, the day that he dies, and the day that he will be raised up to life (again)! [Surah Maryam, 15]

وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا

اور وہی سلامتی مجھ پر (ف ۵۱) جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں (ف ۵۲)

So peace is on me (Eesa عليه الصلوة والسلام) the day I was born, the day that I die, and the day that I shall be raised up to life (again)! [Surah Maryam, 33]

This proves that the birthdays of Prophets (peace be upon them) are declared blessed days by Allah and Prophets themselves. It is for this reason that Prophets' birthdays are very important and significant days.

Every nation remembers birth or death of their guide/leader and arranges public meetings gatherings so that successive generations of their people become aware of their leader and benefit from his life, personal traits and achievements. Such occasions help people in many ways, particularly in doing good deeds and remain united.

People also celebrate and remember important events of their history and show happiness and pride for their past achievements. The annual pilgrimage of Hajj is also a remembrance and celebration for all Muslims of the world who gather at Makka al-Mukarrama, Mina, Arafat and Madina al-Munawwara and show their solidarity towards Islam.

Quran and Ahadith are full of the remembrance of the births of Prophets like Adam (علیہ السلا م), Moses (علیہ السلا م), Jesus (علیہ السلا م), Yahiya (علیہ السلا م), etc.

Similarly, we have been commanded by Quran and Ahadith to celebrate Miladun Nabi (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم).

It is in Quran -

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ

اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو

(Meaning – Remember and express with gratitude the gracefulness of Allah (سبحانہ و تعا لی) that He sent Prophets among you (Al-Maa'ida – 20).

In the above Quranic verses Allah (سبحانہ و تعا لی) has commanded people to celebrate the births of Prophets who were sent for the guidance of their nations. Therefore, the celebration of the birth of Prophet Mohammad (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم), as a show of gratitude and happiness towards Allah (سبحانہ و تعا لی)

is mandatory by the whole world as he was sent as mercy for all the worlds in this Cosmos.

جیسے کہ اس آیت میں بیان ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے اللہ کا یہ فرمان، فرمارہے ہیں کہ اُس کی نعمتوں پر شکر گزاری کرو، اور اللہ یہاں پر اپنے لوگوں کو اُن انبیاء کی ولادت کی خوشی منانے اور ذکر کرنے کا حکم دے رہے ہیں جو کہ انکی طرف ہدایت ور ہنمائی کے لیئے بطور احسانِ عظیم مبعوث فرمائے گئے۔ اور اسی لیئے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ انبیاء کرام سے بھی افضل ہیں اور تمام عالمیان کے لیئے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں لہٰذا، دوبارہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ کے ایام اور یہ مقدس دن یاد رکھنے، ان پر ذکر اذکار کرنے اور محافل منعقد کر کے مجالس کرنا عین باعث ثواب اور نص قرآنی سے ثابت ہوا۔

څنګه چه تاسو دا ټول قرآني آيتونو مطالعه وکړه چي لکه موسي عليه السلام لره الله دغه آيت نازل کړو چه په کښ فرمائي: چه اے موسي دغو ته ووائيه چه دَ الله ده نعمتونو باندے شکرگزار شي. يعني په دې آيت کښ الله تعالي خلقو ته فرمائي چه دَ انبيا دَ ولادت ورځ هم يو نعمت دے نو په نعمتونو باندے خوشحالے کولو حکم جاري شو.چه کم انبيا هغو لره دَ نعمت او هدايت په شان يو احسانِ عظيم په طور نازل کړے شوي وو. نو معلومَ دا شوه چه نبي عليه السلام چونکه ټول جهان لره رحمت دے او ورته په قرآن کښ رحمته للعالمين خطاب الله ورله ورکړے دے نو په دې وجه مونږ باندے جائز دے چه دې قرآن حکم مطابق دَ نبي عليه السلام دَ پيدائش ورځ چه کم دَه الله يو عظيم نعمت او ده رحمت ورځ دئ، مناؤ کړو.او دا ټول قرآني تفاسير دَ دې شي ثبوت دئ چي دَا دَ الله ايام (يعني ده الله ورځے) دې اور مقدس دي، او په دې ورځو کښ دَ ميلاد محافل کول عين ثواب او دَ قرآني نص يعني حکم نا ثابت شو

جسراں اِس آیت وچ بیان ہویا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم نوں اللہ دہ ایہہ فرمان گوشگزار کر رہے نے کہ او سدی نعمتاں دا شکر ادا کرو، تے اللہ دے ہاں اپنے لوکاں نوں اُنہاں دے انبیاء دی ولادت دی خوشیاں مناؤن تے ذکر کرن دا حکم دے رہے نے۔ جیھڑے کیہہ اُنہاں دی طرف ہدایت ور ھنمائی لئی بطورِ احسانِ عظیم مبعوث فرمائے گئے۔ تے ساڈے نبی علیہ الصلوۃ والسلام چونکہ انبیاء کرام توں وی افضل نے ایس لئی کہ اونہاں نوں سارے جہاناں لئی رحمت اللعالمین بنا کے نازل فرمایا گیا ہے، لہٰذا

ایہوئی گل فیر توں ثابت ہوندی، کہ اللہ دے دن انہاں نوں یاد رکھنا، اونہاں دناں یعنی ایام تے ذکر اذکار دی محفلاں سجاونیاں عین باعثِ ثواب تے نصِ قرآنی توں جائز ہے تے ثابت ہے۔

It is in Quran -

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے (ف۱۸۹)

[Meaning – We have not sent you (O'Prophet – صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) except for the mercy on all the worlds] (Al-Anbiya-107).
It is in Quran -

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں (ف۱۳۹) وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے،

[Meaning – Say O'Prophet (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) for Allah's (سبحانہ و تعالی) mercy and beneficence (O'believers) you celebrate the happiness. (Younus -58)
It is in Quran –

وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا

اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن مردہ اٹھایا جائے گا (ف۲۲)

(Meaning – And Salaam is on Him the day when he was born and the day when he will die and the day when he will be raised alive." (Al-Maryam – 15).

In the above verse, Allah (سبحانہ و تعالی) has mentioned the complete Milad of Prophet Yahya (علیہ السلام).

جیسے کہ اس آیت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں باری تعالیٰ اپنے محبوب پیغمبر سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے پیدائش کے دن اور میلاد کا ذکر فرمادیا۔

It is in Hadith, narrated by Hazrat Ibn Abbas (رضی اللہ تعالی عنہ) that when Prophet Mohammad (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) heard from Jews that the day of Aashoora (the tenth day of Moharram) is the day of 'deliverance of Moses (علیہ السلام)' (Najat-e-Moosa – علیہ السلام from Fir'awn), he said "Nahnu ahaqqu bi-Moosa minkum" (Meaning – In comparison with Jews, we Muslims deserve Moses (علیہ السلام) more. Then the Prophet (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) kept fast on that day and asked others to follow'. (Bukhari)
The above Hadith confirms that we must also celebrate the salvation of the entire world (Najaat-e-Insaani) because Prophet Mohammad (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) was sent down as Rahmatul lil Aalameen.

The above Hadith shows that keeping fast was the way Prophet Mohammad (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) used to celebrate the birth days of Prophets.

Prophet Mohammad (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) celebrated his own Milad by having fast every Monday – the day of his birth.

It is in Hadith – Waliuddin wrote this narration with reference to Sahee Muslim. When Prophet Mohammad (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) was asked about his fasts on Mondays, he said "I was born and the Qur'an was revealed to me on this day." [Mishkat – Page 179]
It is in Hadith that when the slave girl of Abu Lahab gave the good news of Prophet's (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) birth to him, he freed her with the gesture of his right finger. Therefore, every Monday night the torment (Azaab) to him is reduced to a certain extent".
Volume 7, Book 62, Number 38: (Sahih Bukhari)

Narrated 'Ursa; Suwbia or Thawbia was the freed slave girl of Abu Lahb whom he had manumitted, and then she suckled the Prophet. When Abu Lahb died, one of his relatives saw him in a dream in a very bad state and asked him, "What have you encountered?" Abu Lahb said, "I have not found any rest since I left you, *except that I have been given water to drink* in this (the space between his thumb and other fingers) and that is because of my manumitting Thuwbia. Abu Lahab freed Thuwaiba on joy at birth of Prophet (salallaho alaihi wasalam), even the worst of Kufaar and greatest of enemies is

given relaxation in his Adhaab due to freeing Thawaiba by pointing with his finger, so Imagine the situation of a momin who rejoices on Mawlid, detailed explanation of this hadith shall be given in the last section of Verdicts from classical scholars.

میلاد شریف کی حقیقت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کا واقعہ بیان کرنا۔ حمل شریف کے واقعات۔ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامات، نسب نامہ، شیر خوارگی اور حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پرورش پانے کے واقعات بیان کرنا، اور حضور کی نعتِ پاک نظم یا نثر میں پڑھنا سب اسی میں یعنی میلاد میں آتا ہے۔ اب واقعہ ولادت خواہ تنہائی میں ہو یا مجلس میں کھڑے ہو کر کیا جائے یا بیٹھ کر، سب کا سب میلاد کہلایا جائے گا۔ محفل میلاد شریف منعقد کرنا اور ولادت پاک کی خوشی منانا۔ اس کے ذکر کے موقعہ پر خوشبوئیں لگانا، گلاب چھڑکنا، شیرینی تقسیم کرنا غرضیکہ خوشی کا اظہار جس جائز طریقہ سے ہو وہ مستحب اور بہت ہی باعثِ برکت ہے

عیسیٰ علیہ السلام کی بابت سورۃ المائدہ پارہ 7 آیت 114 سے معلوم ہوتا ہے کہ مائدہ آنے کے دن کو حضرت مسیح علیہ السلام نے عید کا دن بنایا۔ آج بھی اتوار کو عیسائی اسی لیئے عید مناتے ہیں کہ اس دن دستر خوان اترا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری اس مائدہ سے کہیں بڑھ کر نعمت ہے لہٰذا ان کی ولادت کا دن بھی یوم العید ہے۔ ہاں اس مجلس پاک میں حرام کام کرنا سخت جرم اور گناہ ہے جیسے عورتوں کا اس قدر بلند آواز سے نعت پڑھنا کہ اجنبی مرد سنیں سخت منع ہے۔ عورت کی آواز اجنبی مرد کو سننا جائز نہیں۔ اگر کوئی مرد نماز کی حالت میں کسی کے سامنے نکلنے سے روکے تو آواز سے سبحان اللہ کہدے لیکن اگر عورت کسی کو روکے تو سبحان اللہ نہ کہے بلکہ بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنا ہاتھ مارے جس سے معلوم ہو کہ عورت نماز میں ضرورت کے وقت بھی کسی کو اپنی آواز نہ سنائے اسی طرح میلاد شریف میں باجے کے ساتھ نعت خوانی کرنا بھی بہت بڑا گناہ ہے کہ باجہ کھیل کود اور لغویات میں سے ہے۔ ویسے ہی باجا بجانا حرام ہے اور خاص نعت خوانی جو کہ عبادت ہے اس کو باجے پر استعمال کرنا اور بھی جرم ہے اگر کسی جگہ میلاد شریف میں یہ خرابیاں پیدا کر دی گئی ہوں تو ان خرابیوں کو دور کیا جائے، لیکن یہ فتوے دینے کسی صورت جائز نہیں کہ میلاد کو ہی بدعت قرار دے کر روک دیا جائے۔ کیونکہ عبادت روکی نہیں جاتی۔

قرآن میں پارہ 30 سورہ الضحیٰ میں لکھا ہے (واما بنعمۃ ربک فحدث) اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری سے بڑی نعمت کونسی بھلا ہو سکتی ہے۔ اور اس نعمت کا چرچا کرنا اسی آیت پر عمل کرنا ہوا۔

یہاں تک تو ہم نے قرآنی تفاسیر کے ذریعے اپنے موقف کو واضح کیا اب اسی چیز کی تائید میں احادیث واقوال پیش کیئے جائیں گے۔ ابولہب جیسے کافر کو بھی نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کرنے کے ثواب میں ایک دن عذاب سے راحت ملتی ہے، اور اس نے ثوبیہ کو تب آزاد کیا تھا جب انہوں نے سید دوعالم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تھی۔ مالک جہاں نے اس کو اسی خوشی ماننے پر عذاب میں رعایت عطا فرمادی۔ افسوس آج کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس خوشی سے مسلمانوں کو بدعت کے نام پر روکتے ہیں۔

Ibn Taymiyyah in his book "Necessity of the Right Path", p. 266, 5th line from the bottom of that page, published by Dar Al-Hadith, has written the following:

QUOTE – "As far as what people do during the Milad, either as a rival celebration to that which the Christian do during the time of Christ's birthday or as an expression of their love and admiration and a sign of praise for the Noble Nabi (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم), the angels pray for their absolution (Allah Almighty will surely reward them for such Ij'tiha)" UNQUOTE. (*see the scans in Scans library or in the end of this article*)

مخالفینِ میلاد کے مشہور امام ابن تیمیہ اپنی کتاب (اقتضاء صراط المستقیم) صفحہ 266، شائع شدہ مکتبۃ الدار الحدیثیہ کی پانچویں سطر میں امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں؛

"اور جہاں تک لوگوں کا میلاد کی حد تک تعلق ہے، چاہے وہ عیسائیت کے مقابلے میں منایا جائے جیسا کہ نصاریٰ عیسیٰ کی ولادت مناتے ہیں یا ان کی طرف اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں، جذبات ثابت کرتے ہیں اپنے، یا انکے جواب میں مسلمان اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے محبت اور خوشی کے اظہار میں میلادِ نبی ﷺ منائیں، (دونوں صورتوں میں) اللہ کے فرشتے ان کے لیئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔"۔ (عکس آخر میں دیکھیے)

Imdadullah Muhajir Makki (1817-1899) is the Grand Super Shaikh of most of the prominent Deobandi scholars (Akabir) like Rashid Gangohi, Qasim Nanotwi, Ya'qub Nanotwi, Ashraf Ali Thanwi, Mahmood-ul-Hasan, Husain Ahmad Tandvee, etc. etc. It is written in his books "Shama'em Imdadiyya" and "Haft Masala" that:
QUOTE "Miladun Nabi (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) is celebrated by everyone, including the Arab scholars of Haramain Ash-Sharifain. This is sufficient proof for us to celebrate Miladun Nabi (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم). Also, how could someone say that the remembrance and narration about Prophet Mohammad (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) is not appropriate? As far as I am concerned, I take part in Milaad functions; rather I consider it the source of Barakah and I also arrange Miladun Nabi (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) gatherings and functions every year and I feel a lot of satisfaction and happiness in doing so" UNQUOTE (Imdadullah Muhajir Makki – Shama'em Imdadiyya – 87-88, and 'Haft Masala' – 9)

اسی طرح دیوبندی جماعت کے شیخ الشیوخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (رح) نے باقاعدہ اپنے رسالے شمائم امدادیہ، اور فیصلہ ہفت مسئلہ میں صریحاً یہ مسئلہ بیان فرمادیا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ اس کے بعد بھی اگر کوئی میلاد کے منانے پر اعتراض کرتا ہے تو کیا وہ اچھا کام ہوگا۔ آگے ایک حدیث بیان کی جائے گی جس سے آپ پر واضح ہو جائے گا کہ میلاد پر تکلیف کس کو اور کب محسوس ہوتی ہے۔

فیصلہ ہفت مسئلہ کا پورا باب آپ یہاں دیئے گئے انٹرنیٹ ایڈریس پر پڑھ سکتے ہیں اور کتاب بھی ڈاونلوڈ کر سکتے ہیں

https://makashfa.wordpress.com/2015/02/21/barelwi-sufi-beliefs-from-akabareen-of-deoband-ureng/

فیصلہ
ہفت
مسئلہ
حاجی امداد اللہ رح مہاجر مکی
محکمہ اوقاف حکومت پنجاب۔ لاہور

٩

(جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی۔ جو جزوِ دین نہیں ہے تو وہ بات ناقابلِ قبول ہے) پس اگر کوئی شخص میلاد میں اس قسم کی مخصوص کی ہوئی باتیں (تاریخ، قیام وغیرہ) محض اختیاری سمجھتا ہے اور بذاتِ خود عبادت نہیں سمجھتا بلکہ صرف مصلحت سے ان پر عمل کرتا ہے۔ البتہ اپنے اس مقصد کو جس کے لیے یہ سب کچھ کرتا ہے۔ (یعنی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے احترام کو) ضرور عبادت جانتا ہے تو یہ بدعت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر وہ قیام کو بذاتِ خود عبادت نہیں سمجھتا۔ عبادت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی تعظیم کو جانتا ہے لیکن کسی مصلحت سے اس تعظیم کی ایک خاص شکل مقرر کر لیتا ہے۔ تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے یا مثلاً رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی تعظیم کسی وقت بھی ایک اچھا فعل سمجھتا ہے۔ لیکن کسی خاص مصلحت سے خاص طور پر ذکرِ ولادت کا وقت مقرر کر لیتا ہے۔ یا ذکرِ ولادت کسی وقت بھی ایک اچھا فعل سمجھتا ہے۔ لیکن اس مصلحت سے کہ پابند رہنا آسان ہو جاتا ہے، اور کسی مصلحت سے وہ ١٢ ربیع الاوّل مقرر کر لیتا ہے تو ان باتوں میں بھی کوئی برائی نہیں ہے۔ مصلحتوں کی تفصیل بہت لمبی ہے اور ہر موقعہ کے لیے جدا مصلحت ہوتی ہے۔ اگر کوئی ان مصلحتوں سے آگاہ نہ ہو تو اس کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ پہلے زمانہ کی سوجھ بوجھ رکھنے

Hadith:

Abu Qatada al-Ansari narrates in Sahih Muslim, Kitab as-siyam that the Prophet (peace be upon him) was asked about the fast of Monday and he answered: "That is the day that I was born and that is the day I received prophethood."

صحیح مسلم شریف، کتاب الصیام میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے پیر کے روزہ کے بارے میں استفسار کیا گیا، آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا، "یہ وہ دن ہے کہ جب میں پیدا ہوا، اور یہی وہ دن ہے جب مجھے مبعوث کیا گیا۔"

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ولادت مبارکہ کی یاد میں بروز پیر روزہ رکھتے تھے اور یہ ان کا معمول تھا۔ تو جب آپ ﷺ اپنی رسالت کے شکر میں روزہ رکھ سکتے ہیں تو اسی نبی ﷺ کے ولادت کے دن کی خوشی منانا کیسے حرام ہو گئی؟۔

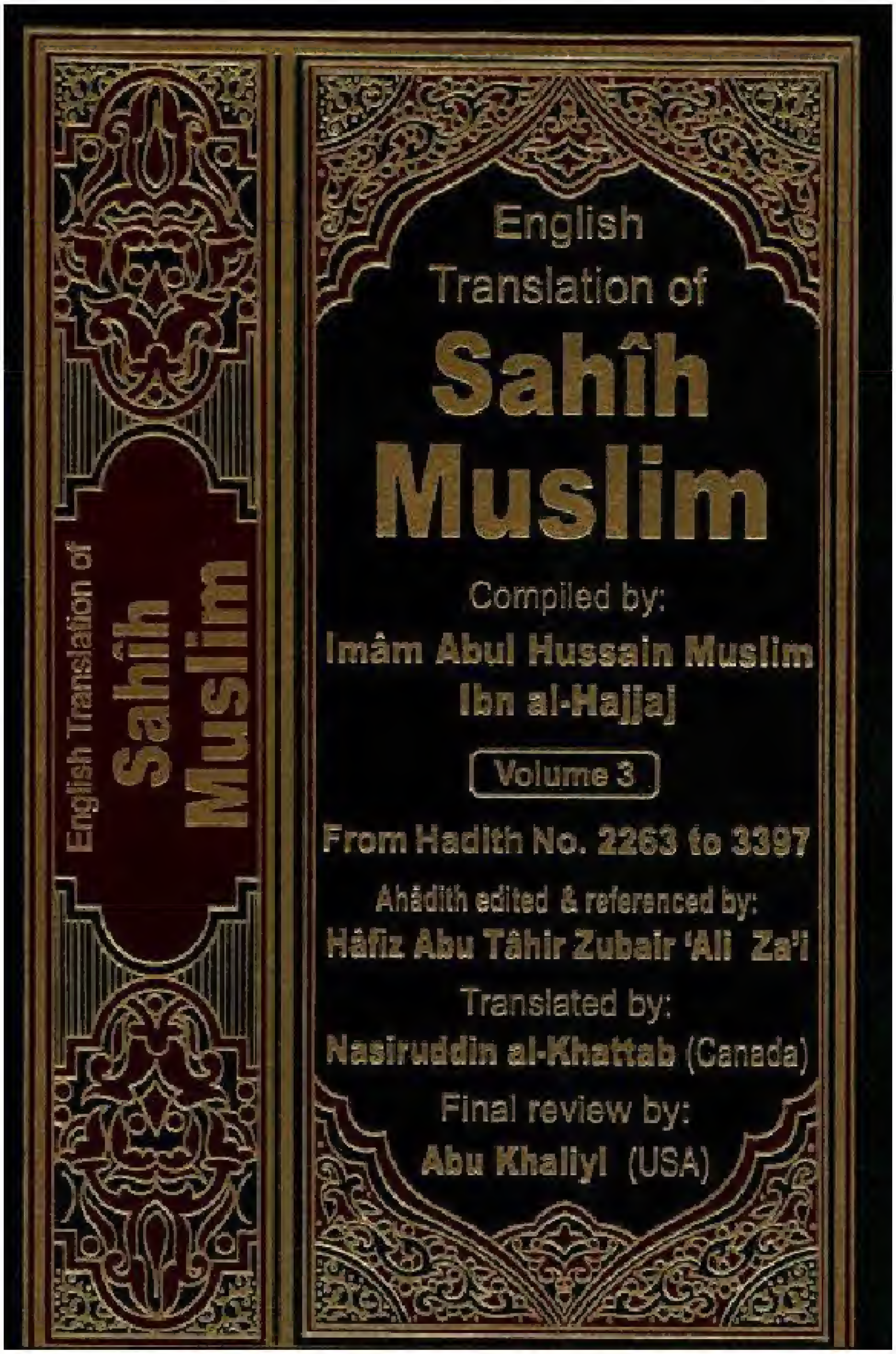

was asked about fasting on the Day of *'Arafah*. He said: "It expiates for the past and coming years." He was asked about fasting on the day of *'Âshûrâ'* and he said: "It expiates for the past year."

Muslim said: In this *Hadîth*, in the narration by Shu'bah, it says: "He was asked about fasting on Mondays and Thursdays" and we refrained from mentioning Thursdays because we believe that this was a mistake.

ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ، صَوْمُ الدَّهْرِ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ».

قَالَ مُسْلِمٌ: وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ؟ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نُرَاهُ وَهْمًا.

[2748] **(...)** It was narrated from Shu'bah with this chain (a *Hadîth* similar to no. 2747).

[٢٧٤٨] (...) **وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ** مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ؛ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

[2749] **(...)** Ghailân bin Jarîr narrated with this chain a *Hadîth* like that of Shu'bah, except that he mentioned Monday but he did not mention Thursday.

[٢٧٤٩] (...) **وحَدَّثَنِي** أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الِاثْنَيْنِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ.

[2750] **198** - **(...)** It was narrated from Abû Qatâdah [Al-Ansârî may Allâh be pleased with them] that the Messenger of Allâh ﷺ

[٢٧٥٠] ١٩٨-(...) **وحَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ

that it may expiate for (the sins of) the year that comes before it."

[2747] 197 (...) It was narrated from Abû Qatâdah Al-Anṣârî [may Allâh be pleased with them] that the Messenger of Allâh ﷺ was asked about his fasting and the Messenger of Allâh ﷺ got angry. 'Umar [may Allâh be pleased with them] said: "We are pleased with Allâh as our Lord, Islam as our religion, Muḥammad as our Messenger and with our pledge as our oath of allegiance."

Then he (ﷺ) was asked about fasting all the time. He said: "He has neither fasted nor broken his fast." Then he was asked about fasting two days and breaking the fast for one day and he said: "Who is able to do that?" Then he was asked about fasting one day and breaking the fast for two days and he said: "Would that Allâh had given us the strength to do that." Then he was asked about fasting one day, and breaking the fast for one day, and he said: "That is the fast of my brother Dâwûd, – ﷺ –." He (ﷺ) was asked about fasting on Mondays and he said: "That is the day on which I was born and the day on which I was sent" - or "on which Revelation came to me." He said: "Fasting three days of every month, and one Ramaḍân till the next, is like fasting for a lifetime." And he

[٢٧٤٧] ١٩٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ ابْنِ جَرِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً.

قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ؟ فَقَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ - أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ-» قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ «وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ؟» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «لَيْتَ أَنَّ اللهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ: «ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: «ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ - أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ - فِيهِ» قَالَ: فَقَالَ: «صَوْمُ

امام جلال الدین سیوطی الشافعی (متوفی ۸۴۹-۹۱۱ھ)۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب جو کہ انہوں نے اسی موضوع یعنی میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے پر تصنیف فرمائی ہے۔ یہ بات بذاتِ خود ثابت کرتی ہے جیسا کہ آگے بیان آئے گا کہ سلف الصالحین میں سے کن کن نے

کونسی کونسی کتابیں میلاد شریف منانے کے حق میں لکھی ہیں۔ کتاب لکھنا ہی ثابت کرتا ہے کہ ان کا یہی عقیدہ تھا کہ میلاد ایک مستحب عمل ہے اور اس کو منانے کا بے پناہ اجر ہے۔ اپنی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد میں امام محدث سیوطیؒ فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔

"بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہمارے لیئے نعمت عظمیٰ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہمارے لیئے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تاہم شریعت نے نعمت پر اظہار شکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور مصیبت پر صبر وسکون کرنے اور اسے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اسی لیئے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور یہ بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اظہار کی ایک صورت ہے، لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کردیا ہے۔ لہذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہ ربیع الاول میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا"۔ (اختتام امام سیوطی)۔ صفحات ۵۴/۵۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب جیہڑی اُنہاں اسی میلاد دے موضوع تے تحریر کیتی ہے اوس توں ایہہ گل مزید واضح ہوجائے گی جیسا کہ اگے بیان ہوئے گا کہ سلف صالحین وچوں کیہڑے کیہڑیاں نے کیہڑیاں کتاباں تصنیف کیتیاں ہَن۔ انہاں دیاں کتاب لکھنا ہی ثبوت ہیگا کہ میلاد مناؤنڑ دا عقیدہ جمہور دا اتفاق تے مستحب عمل قرار دتا گیا وے۔ ایس نوں مناؤنڑ دا بے پناہ اجر ہیگا۔ اپنی کتاب حسن المقاصد فی عمل المولد وچ امام محدث سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماؤندے نی ئے:

ترجمہ:

بے شک تہاڈی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دی ولادت باسعادت ساڈے واسطے عظیم نعمت ہے تاں تسی (صلی اللہ علیہو سلم) دی وفات ساڈے واسطے ساریاں توں وڈی مصیبت ہیگی۔ تاہم شریعت نے نعمتاں تے اظہارِ تشکر کرن دا حکم دتا وا تے مصیبتاں باجوں صبر وسکون کرن تے اُوس نوں چھپاؤن دا حکم دِتا ہے۔ ایس لئی شریعت وچ ولادت دے موقعہ تے عقیقہ کرن دا حکم تاں موجود ہے جہڑا بچے دے پیدا ہوؤن تے اللہ دی شکر گزاری تے نعمت ملن تے خوشی دے اظہار دی ہک صورت تاں ہیگی، لیکن کدے موت دے وختاں جانور نوں ذبح کرن وانگو کے چیز دا حکم نہیں دِتا گھیا بلکہ نوحہ تے جزع وغیرہ توں وی منعیت کردتی گئی۔ لہذا شریعت

دے قواعد دا تقاضا وے کہ ماہ ربیع الاول وچ تسی (صلی اللہ علیہ وسلم) دی ولادت باسعادت تے خوشی دا اظہار کیتا جاوے نا کہ وصال دی وجہ توں غم دا۔ (اختتام امام سیوطی صفحات 54/55۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)۔

امام محدث جلال الدين سيوطي رح ۸۹۰. ۹۱۱ هجري په خپل كتاب حسن المقصد في عمل المولد كي لوستونکے دي چه ؛.

بے شکَ ستاسو (یعني نبي اکرم صلي الله علیه وسلم) ولادت باسعادت مونږ له پاره يو نعمت عظيم دے او ستاسو وفات مونږ له پاره دَ ټولو نه غټ مصيبت، تاهم شريعت په نعمتونو باندئ شكر كولو حكم وركړے دے. او مصيبت كښ صبر او سكون كولو او دَ هغې دَ پټولو تلقين شوئ دے.هم دِ له پاره شريعت دَه پيدائش په وخت عقيقه كولو حكم وركړے دے، او دا دِ ماشوم په پيدا كيدو، دَ الله پاک نه شكرگزارے كولو او په دې نعمت دَ خوشحالے اظهار كولو يوصورت دے.خو دَ مرګ په وخت كښ ځناور حلال كول په شانے هيڅ شې حكم نه دئ وركړے شوے بلكه ژړا فرياد وزاري كولو نه هم منعيت شوے دے. لهذا شريعت دَ قواعدو هم دغه تقاضا ده چه په مياشت دَ ربيع الاول شريف كښ په ستاسو (عليه السلام) دَ ولادت باسعادت (يعني دنيا كښ تشريف راوړلو) خوشحالۍ اظهار وكړے شې، نه كه دَ وصال ترمخه دَ غم كول.(اختتام، صفحات ۵۵/۵۴ امام سيوطي).رح

<u>Translation:</u>

Imam Jalal ud-deen al-Syouti al Shafi'i writes;

"Indeed without doubt Your's Birth (Prophet Sal Allaho Alaihi Wasalam) is a biggest booty n boon (from Almighty Allah) and Your's death is biggest sorrow for us, but Sharia has ordered to be thanksgiver on the Naima' (Boons), and be patient in turmoils (sorrows) and ordered us to keep them hidden. For such reason Sharia has ordered to perform Aqiqa (tonsuring of baby-occasion), its for to be thankful to Almighty upon this blessing as expressing happiness, but instead there is no such order to slaughter animal on death of someone, further more its strictly prohibited to moan and cry. Thus its demand of the rules of Sharia to celebrate the birth of Prophet (alaihi salam) to express happiness, not the sorrow because of demise."

[From; Husn al maqsad fi amalil Mawlad- Pp 54/55 – Darul kutub al Ilmiya Beirut Lebanon] See Scan

لصلاة التراويح [سُنَّة] [١٠٣]، فلا نمنع من الاجتماع [١٠٤] لصلاة التراويح لأجل هذه الأمور التي قُرِنَت بها.

كلا، بل نقول: أصل الاجتماع لصلاة التراويح سُنَّةٌ وقُرْبَةٌ، وما ضُمَّ إليها من هذه الأمور قبيح [و] [١٠٥] شنيع.

وكذلك نقول: أصل الاجتماع لإظهار شعار [١٠٦] المولد مندوب وقُرْبَةٌ، وما ضُمَّ إليه [١٠٧] من هذه الأمور مذموم ممنوع.

وقوله [١٠٨] «ومع أن الشهر الذي ولد فيه... » إلى آخره.

جوابه أن يقال: ولادته [١٠٩] ﷺ أعظم النعم علينا، [و] [١١٠] وفاته أعظم المصائب بنا [١١١]، والشريعة حَثَّتْ على إظهار شكر النعم والصبر والسكون والكتم عند المصائب. وقد أمر الشارع [١١٢] بالعقيقة [١١٣] عند الولادة وهي إظهار [و] [١١٤] شكر وفرح بالمولود [١١٥]، ولم يأمر عند الموت بذبح ولا [١١٦] بغيره،

(١٠٣) ما بين المعقوفتين سقطت من ط.
(١٠٤) في ط: فهل يتصور ذم الاجتماع.
(١٠٥) ما بين المعقوفتين سقطت من ا.
(١٠٦) في ا: إجتماع شعار المولد.
(١٠٧) في ا: إليها.
(١٠٨) في ا: وقول.
(١٠٩) في ط: جوابه أن يقال أولاً إن ولادته.
(١١٠) ما بين المعقوفتين سقطت من ا.
(١١١) في ط: لنا.
(١١٢) في ط: الشرع.
(١١٣) العقيقة: عق عن ولده - من باب رد - إذا ذبح عنه يوم أسبوعه، وكذا إذا حلق عقيقته، وهي الشعر الذي يولد عليه كل مولود من الناس والبهائم، ومنه سميت الشاة التي تذبح عن المولود يوم اسبوعه عقيقة.
(١١٤) ما بين المعقوفتين سقطت من ا.
(١١٥) في ا: وفرح بالمولد.
(١١٦) في ا: فلا.

٥٤

بل نهى عن النياحة وإظهار الضجر [١١٧]، فدلت قواعد الشريعة على أنه يحسن في هذا [١١٨] الشهر إظهار الفرح بولادته ﷺ [١١٩] غير إظهار الحزن فيه بوفاته.

وقد قال ابن رجب [١٢٠] في كتاب اللطائف في ذم الرافضة، حيث اتخذوا يوم عاشوراء مأتماً لأجل قتل الحسين [رضي الله عنه] [١٢١]: لم يأمر الله [تعالى] [١٢٢] ولا رسوله [ﷺ] [١٢٣] باتخاذ أيام مصائب الأنبياء وموتهم مأتماً، فكيف بمن هو دونهم؟

سلف الصالحین محدثین، مفسرین نے نہ صرف یہ کہ میلاد منانے پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے بلکہ باقاعدہ اس کی تحقیق میں کتابیں تخلیق کیں اور عمل سے ثابت کیا کہ اس عقیدے پر اجماع امت ہے۔ جہاں پر اعتراضات اگر کہیں ہوئے بھی ہیں تو وہ صرف منانے کے طریقے پر اختلاف یا آسان الفاظ میں غیر شرعی کاموں پر ممانعت کی وجہ سے آیا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک محفل میلاد میں غیر شرعی افعال ہو رہے ہیں جیسے گانے تماشے وغیرہ، یا مرد و عورت کا مخلوط اجتماع ہو رہا ہو جہاں سے خواتین کی آوازیں یا اشکال نامحرم دیکھ رہے ہوں تو یہ سب کچھ ظاہر ہے غلط ہے۔ اسی پر صوفی حنفیوں یعنی بریلویوں کا، اسی پر دیوبندی حضرات کا اور اسی پر اصلی سلف الصالحین کا متفقہ اقرار ہے۔ جیسے کہ آگے آخر میں کچھ کتابوں کی فہرست دی جائے گی جس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ یہ کوئی گمراہ عقیدہ یا بدعت ہرگز نہیں بلکہ ایک مستحسن قابل تحسین فعل ہے۔

کتاب سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد کی پہلی جلد مطبوعہ جمہوریہ مصر العربیہ لجنۃ احیاء التراث الاسلامی قاہرہ میں امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمتہ اللہ علیہ نے پورا ایک باب باندھا ہے باب ثالث العشر، صفحات 439 سے لے کر 454 تک میں لاتعداد سلف الصالحین محدثین اور ائمہ کرام کے اس بابت اقوال پیش کیئے ہیں، جیسا کہ ایک جگہ حافظ ابوالخیر سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ وہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ میلاد منانے کے عمل کا اگرچہ قرون ثلاثہ میں اسطرح ثبوت نہیں ملتا لیکن انکے بعد کے ادوار میں موجود ہے۔ اور اس پر امت کا اجماع بعد میں ہو گیا کہ لوگ اکٹھے ہو کر بہ غرض ثواب و برکات میلاد کی محافل کا انعقاد کرتے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا جاتا اور آپ کے فضائل و محاسن اسوہ وغیرہ کا تذکرہ ہوتا، جسکی برکتیں وہ پورا سال حاصل کرتے۔

اس سے آگے ایک جگہ لکھا ہے کہ، امام حافظ ابن الجزری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ پہلے پہل اس امر (یعنی میلاد منانے) کا انعقاد شاہ اربل الملک المظفر ابو سعید کوکبری ابن زین الدین علی بن بلکتگین نے کیا تھا۔ اسکا ذکر حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنی تاریخ البدایۃ والنہایۃ میں کیا ہے اور شاہ اربل کی بہت تعریف و توصیف کی ہے اور لکھا ہے کہ شاہ اربل بہت نیک طینت پاکیزہ فطرت شجاع عادل اور عاقل انسان تھا، اللہ کی اُن پر رحمتیں نازل ہوں۔۔ اسی طرح ان کا ذکر شیخ ابو الخطاب بن دحیۃ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب بابتِ مولد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (التنویر فی مولد البشیر والنذیر) میں بھی کر رکھا ہے۔

اسی سبل الھدیٰ والرشاد میں دیگر حوالوں کے ساتھ یہ بھی تحریر ہے کہ جب سرکارِ دو عالم کا میلاد کا دن آتا تو شہر بھر کو سجا دیا جاتا اور جیسے ایک جشن کا سماں ہوتا، غریبوں میں دل کھول کر خیرات و صدقات وز کوٰۃ دی جاتی۔ اور محفلِ میلاد میں شہر کے تمام شرفاء اور علماء بھرپور شرکت کرتے، یہ بھی لکھاہے کہ ہزاروں دینار اور ہزار قسم کے کھانے بھی مدعوئین کو کھلائے جاتے اور یہ سب فی سبیل اللہ کیا جاتا۔ ایسے ہی اس میں مجاہدِ اسلام حضرت الملک الناصر صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھتیجی ربیعۃ خاتون بنت ایوب کی بابت بھی لکھاہے کہ وہ بھی اسکا انعقاد بھرپور طریقے سے کرتیں اور غرباء و مساکین کی دل کھول کر امداد کی جاتی۔ اور حافظ ابو شامہ شیخ النووی رح نے اپنی کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث، میں لکھاہے، کہ اسطرح سے انعقاد کرنا قابل تحسین ہے اور شکر گزاری ہے۔

امام ابن ظفر رحمتہ اللہ علیہ کا بھی قول نقل کیا گیا ہے کہ جو فرماتے ہیں کہ محبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے کہ وہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشیاں مناتے ہیں۔ اسکے بعد تمام تر صفحات میں جو کچھ بھی میلاد کی بابت امام صالحی فرماتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ باعث ثواب عمل ہے، یہ بدعتِ حسنہ کے زمرے میں آتی ہے، اگر یہ لغو محافل اور غیر شرعی حرکات سے پاک ہو تو اس کا منعقد کرنے والا عظیم اجر پاتا ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان محافل سے خود لطف اندوز ہوتے ہیں اور مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور ان کے انعقاد کرنے والے کے اس عمل صالح پر فرشتے بھی اس کے لیئے دعائے خیر کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ اگر کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ یہ فعل شریعت نے ممنوع قرار دیا ہے تو ان کو قرآنی آیات، ان احادیث اور سلف کے عمل سے کود اندازہ لگالینا چاہیے کہ وہ کتنا غلط سوچتے ہیں۔ جیسے کہ قرآن اگر کوئی غلطی سے پڑھ رہا ہے یا کسی غلط جگہ پڑھ رہا ہے تو اس کی وجہ سے قرآن شریف کی تلاوت کو ممنوع نہیں کیا جاتا بلکہ اس غلطی کی اصلاح کی جاتی ہے ناکہ عقیدہ کو ہی مسخ کر کے پوری امت پر کفر شرک اور بدعت کے فتوے لگا کر ان سے ایک بُعد اور دُوری اختیار کی جائے۔

Scans:

جمهورية مصر العربية
وزارة الأوقاف
المجلس الأعلى للشئون الإسلامية
لجنة إحياء التراث الإسلامي

السيرة النبوية

سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد

للإمام محمد بن يوسف الصالحي الشامي المتوفى سنة ٩٤٢هـ

الجزء الأول

تحقيق
الدكتور مصطفى عبد الواحد

القاهرة
١٤١٨هـ/١٩٩٧م

الباب الثالث عشر

في أقوال العلماء في عمل المولد الشريف واجتماع الناس له وما يُحْمد من ذلك وما يُذَمّ

قال الحافظ أبو الخير السَّخاوى — رحمه الله تعالى — في فتاويه : عمل المولد الشريف لم يُنقل عن أحد من السَّلف الصالح في القرون الثلاثة الفاضلة ، وإنما حدَث بعدُ ، ثم لازال أهلُ الإسلام في سائر الأقطار والمدن الكبار يحتفلون[1] في شهر مولده — صلى الله عليه وسلم — بعمل الولائم البديعة المشتملة على الأمور البهجة الرفيعة ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات ويُظْهرون السرور ويزيدون في المبرّات ويَعْتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم . انتهى .

وقال الإمام الحافظ أبو الخير بن الجزَرِيّ — رحمه الله تعالى — شيخ القرّاء : من خواصه أنه أمانٌ في ذلك العام وبُشْرى عاجلة بنيل البُغْية والمرام .

قلت : وأول من أحدَث ذلك من الملوك صاحب إرْبِل الملك المظفَّر أبو سعيد كوكبرى ابن زَيْن الدين على بن بُكْتِكين أحد الملوك الأمجاد والكُبَراء الأجواد .

قال الحافظ عِمَاد الدين بن كَثِير — رحمه الله تعالى — في تاريخه : كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول ويحتفل به احتفالا هائلا ، وكان شَهْما شجاعا بطلا عاقلا عادلا — رحمه الله تعالى — وأكرم مثواه . وقد صنَّف الشيخ أبو الخطاب بن دِحْية — رحمه الله تعالى — كتابا له في المولد سمَّاه : « التَّنْوير في مَوْلد البشير النذير » فأجازه بألف دينار .

قال سِبْط بن الجَوْزى — رحمه الله تعالى — في مرآة الزمان : حكى من حضر سِمَاط المظفر في بعض الموالد أنه عدَّ في ذلك السِّمَاط خمسة آلاف رأس غنم شَوِيٍّ وعشرة آلاف دَجَاجة ومائة ألف قُرْص[2] ومائة فرس[3] ومائة ألف زُبْدِيَّة[4] أي من طعام ، وثلاثين ألف

---

(١) ص ت م : يحتفلون . محرفة .

(٢) كذا ، ولعله يريد أقراص الخبز . والذى في مرآة الزمان ٢/٦٨١ : مائة فرس قشلميش (؟)

(٣) كذا في ط . وفى ص ت م : ومائة ألف فرس . وهذه العبارة ليست في مرآة الزمان .

(٤) الزبدية : الإناء المعروف من الفخار .

ایک اور عظیم امام اور شیخ، شہاب الدین ابی محمد عبد الرحمن بن اسماعیل بن ابراھیم المعروف، بابی شامہ الشافعی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف (الباعث علی انکار البدع والحوادث) جس کا ذکر سبل الھدیٰ میں بھی موجود ہے، کے صفحہ ۲۱، مطبوعہ لنھضۃ الحدیثۃ الاندلس، ومکہ میں لکھتے ہیں:۔

موصل شہر میں سب سے پہلے یہ کام شیخ عمر بن محمد الملاجو کہ مشہور نیک لوگوں میں سے ہیں، نے کیا اور صاحب اربل اور دوسرے لوگوں نے اس میں انہیں کی پیروی کی ہے۔

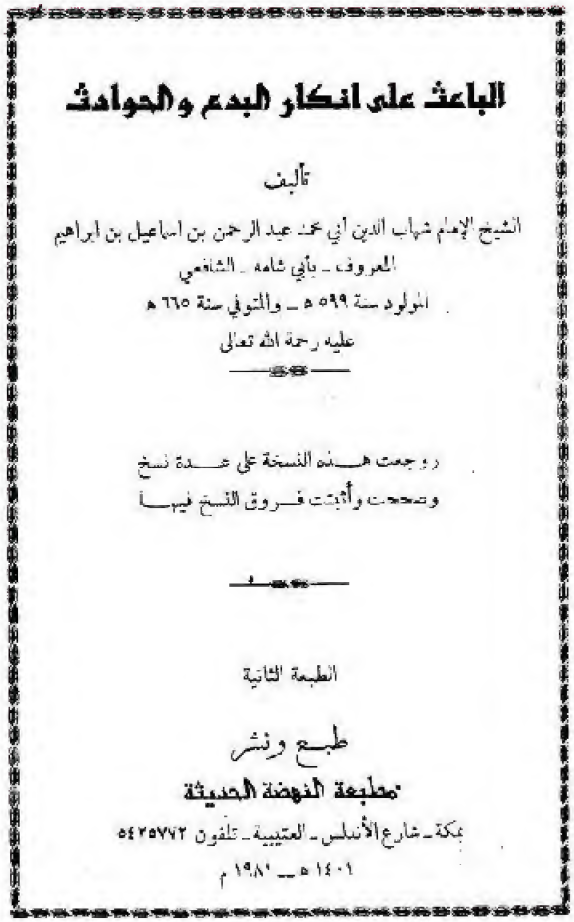

الباعث على انكار البدع والحوادث

تأليف

الشيخ الإمام شهاب الدين أبي محمد عبد الرحمن بن اسماعيل بن ابراهيم
المعروف ـ بأبي شامة ـ الشافعي
المولود سنة ٥٩٩ هـ ـ والمتوفي سنة ٦٦٥ هـ
عليه رحمة الله تعالى

روجعت هـذه النسخة على عـدة نسخ
وصححت وأثبتت فـروق النسخ فيهـا

الطبعة الثانية

طبع ونشر
مطبعة النهضة الحديثة
مكة ـ شارع الأندلس ـ العتيبية ـ تلفون ٥٤٢٥٧٧٢
١٤٠١ هـ ـ ١٩٨١ م

خشي أن يفرض عليهم فلما قبض النبي ﷺ أمن ذلك فاتفق الصحابة رضي الله عنهم على فعل قيام رمضان في المسجد جماعة لما فيه من إحياء هذا الشعار الذي أمر به الشارع وفعله وحث عليه ورغب فيه والله أعلم .

فالبدع الحسنة : متفق على جواز فعلها والاستحباب لها ورجاء الثواب لمن حسنت نيته فيها وهي كل مبتدع موافق لقواعد الشريعة غير مخالف لشيء منها ولا يلزم من فعله محذور شرعي وذلك نحو بناء المنابر والربط والمدارس وخانات السبيل وغير ذلك من أنواع البر التي لم تعهد في الصدر الأول فانه موافق لما جاءت به الشريعة من اصطناع المعروف والمعاونة على البر والتقوى .

(ومن أحسن ما ابتدع في زماننا)

ومن أحسن ما ابتدع في زماننا من هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة اربل جبرها الله تعالى كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي ﷺ من الصدقات والمعروف وإظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان الى الفقراء مشعر بمحبة النبي ﷺ وتعظيمه وجلالته في قلب فاعله وشكر الله تعالى على مامن به من إيجاد رسوله الذي أرسله رحمة للعالمين ﷺ وعلى جميع المرسلين وكان أول من فعل ذلك بالموصل الشيخ عمر بن محمد الملا احد الصالحين المشهورين وبه اقتدى في ذلك صاحب اربل وغيره رحمهم الله تعالى[1] .

ومما يعد أيضاً من البدع الحسنة : التصانيف في جميع العلوم النافعة الشرعية على اختلاف فنونها وتقرير قواعدها وتقسيمها وتقريرها وتعليمها وكثرة التفريعات فرض المسائل التي لم تقع وتحقيق الاجوبة فيها وتفسير الكتاب العزيز وأخبار

(١) هذا ما ارتآه الشيخ المؤلف . والسلف الصالح على خلاف هذا الرأي ولأن التجمع وقراءة القصة بأصوات مرتفعة واختلاط الرجال بالنساء وفي هذا مخالفة الهدى القويم ومنهج سلفنا الصالح رضي الله عنهم .

مزید دلائل

مشہور امام اور محدث امام ابن حجر المکی الہیثمی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے کون واقف نہیں، انہوں نے بھی میلاد کے ثبوت میں اور مخالفین کی اصلاح کی خاطر ایک کتاب لکھی جسکا نام ہے النعمۃ الکبری علی العالمین مطبوعہ استنبول ترکی۔ (نوٹ: میرے پاس الحمدللہ یہ کتاب اور میلاد کی موضوع پر اس کتاب میں پیش کی جانی والی کتب اور حوالہ جات میں سے تقریباً بیشتر کے مخطوط جات کے عکس موجود ہیں، یہاں طوالت کی بنا پر صرف دو عکس دیئے جارہے ہیں بطور ثبوت، دیگر مکاشفہ لائبریری کی سکینز سیکشن میں آپ دیکھ سکتے ہیں)۔ اس کتاب میں امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں؛

"باب فضائل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں (جس کسی نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا)۔

2۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں؛۔ "جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کیا"۔

3۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛ "جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک درہم بھی خرچ کیا تو گویا وہ جنگ بدر و حنین میں حاضر ہوا"۔

4۔ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا؛۔ "جس شخص نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی اور میلاد شریف پڑھنے کا سبب بنا (یعنی میلاد شریف کی محفل سجائی) تو ایسا شخص دنیا سے باایمان جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا"۔

5۔ مشہور تابعی حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں؛۔ "مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اس کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے پر خرچ کردوں"۔

6۔ حضرت سیدنا جنید البغدادی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں: "جو شخص میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم و توقیر کی تو وہ شخص ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا (یعنی خاتمہ بالایمان ہوگا)"۔

اسی کتاب کے صفحہ 8 پر سیدنا معروف کرخی کی تصدیق میلاد و عقیدہ میلاد کے بعد حضرت امام فخر الدین الرازی رحمتہ اللہ علیہ کی بھی تصدیق موجود ہے جوکہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو کوئی کسی کھانے کی چیز پر میلاد پڑھے تو ہر اس چیز میں برکت ہوگی جو اس

کھانے میں ملادیا جائے، اور یہ کھانا تب تک بے چین و بے قرار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کی مغفرت نہ کردے۔ پھر مزید بھی کئی برکتیں لکھی ہوئی ہیں۔ صفحہ 9 پر امام رازی کے قول کے فوراً بعد مشہور ترین امام از آئمہ اربعہ، یعنی سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کے قول کو امام ابن حجر مکی رح نقل فرماتے ہیں کہ وہ لکھتے ہیں:۔

جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے دوست احباب کو دعوت دی، کھانے کا اہتمام کیا، مکان کو خالی کیا (محفل کے انعقاد کے لیئے) اور نیکی و بھلائی کے کام کیئے تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کو صدیقین، شہداء و صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنت نعیم میں ہوگا"۔

ابن حجر مکی مزید لکھتے ہیں کہ سیدنا الامام شیخ جلال الدین سیوطی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح الشمائل میں رقمطراز ہیں:۔

کوئی گھر، مسجد یا محلہ ایسا نہیں کہ جس میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مبارک پڑھا جائے مگر یہ کہ فرشتے اس گھر، مسجد، یا محلے کو اپنے نورانی پروں سے گھیر لیتے ہیں اور اس محفل والوں کے لیئے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان کو ان کے لیئے وسیع وکشادہ فرماتا ہے اور سردارانِ ملائکہ جن کے گلوں میں نورانی ہار ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام یہ بھی میلاد مبارک کے پڑھنے والے کے لیئے نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں"۔

یہ قول نقل کرنے کے بعد ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ علمائے اسلام کی بابت ارشاد فرمارہے ہیں کہ "جس نے اپنے گھر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف منعقد کی تو فرشتے اس مکان کو سال بھر کے لئے اس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کی محفل اس گھر میں ہوئی تھی"۔ (اختتام ابن حجر، النعمۃ الکبریٰ)

مشهور امام او محدث امام ابن حجر المكي الشافعي رحمته الله تعالي عليه دَ نامے نه څوک واقف نه دے، هغو هم دَ ميلاد كولو په ثبوت كښ او دَ مخالفينِ ميلاد دَ اصلاح له خاطرَ يو كتاب تصنيف كړ، چي دَ څه نامه (النعمته الكبري علي العالمين) دي.چاپ دَ استنبول تركي دئ. (الحمدللہ ماځره دغه كتاب او دَ ميلاد ترمخه مختلف ناياب كتابونو او مخطوطه جاتو عكسونه په ډيجيټل فارميټ كښ موجود دي،دلته طوالت په وجه تش دَ يو څو عكسونه تاسو ته وړاندې كول غواړم) باقي ثبوتونه په انټرنيټ باندې ټول دنيا نه كتلے كيدے شي دَ مكاشفه لائبريرئ په عكس سكيښنو كښ. په دې كتاب كښ امام ابن حجر مكي فرمائي؛

باب فضائل ميلاد النبي صلي الله تعالي عليه وسلم

۱.حضرت سيدنا ابوبكر صديق رضي الله عنه ارشاد فرمائي، كه هرڅا ميلاد النبي صلي الله عليه وسلم وئيلو باندے يو درہم ہم خرچ كړو ہغه به په جنت كښې ماځره وي

۲. حضرت سيدنا عمر الفاروق رضي الله عنه فرمائيلي؛ كه هرڅاچه دَ ميلاد النبي صلي الله عليه وسلم تعظيم وكړ، نو گويا چي اسلام اي جوندے كړو.

۳. حضرت سيدنا عثمان غني رضي الله عنه فرمائيلي: كه هرڅا چه ميلاد النبي صلي الله عليه وسلم (په خوشحالۍ) كښې يو درہم ہم خرچ كړ نو لكه چي ہغه په جنگ بدر وحنين كښې حاضر وو.

۴. حضرت سيدنا علي المرتضي رضي الله عنه ارشاد فرمائيلي؛ كه هر سړے چه كم ميلاد النبي صلي الله عليه وسلم تعظيم احترام وكړ او دَ ميلاد وئيلو سبب جوړ شو (يعني دَ ميلاد محفل ئے سجاؤ كړو) نو داسے انسان دنيا نه به ايمانداره ځي اوجنت كښې به بے حساب داخليږي.

۵. مشهور تابعي حضرت سيدنا حسن بصري رضي الله عنه ارشاد فرمائي: زه خوښ يم په دې خبره چه ماله دَ احد ده غر قدر زروجواہر وې او زه ئے په ميلاد النبي صلي الله عليه وسلم كښې كلہم په وئيلو صرف كړم.

۶. حضرت سيدنا جنيد بغدادي رحمته الله عليه ارشاد فرمائي؛ كم انسان چي په ميلادالنبي صلي الله عليه وسلم په محفل كښې حاضر شو او دَ محفل تعظيم وتوقير يې وكړ نو ہغه انسان به ايمان سره كامياب شي (يعني خاتمه به ائې بالايمان وي).

ہَم په دې كتاب په پاڼړه ۸ باندے سيدنا معروف كرخي ترمخه دَ ميلاد په حقله عقيده او په ہغې باندې تصديق ہَم بيان شوے دے، پس له ہغے دَ امام حضرت فخرالدين الرازي رحمته الله عليه تصديق ہَم وركړے شوے دےچي كوم دا ہَم فرمائي چي كه برخوك په كَم خوراك باندے ميلاد ووائي نو په ہر ہغه شي كښې بركت وي چه كم په ہغه رزق كښې شامل كړے شي. او ترہغه وخته پورې دغه رزق بے چين او اضطراب كښې وي چه تركمے الله تعالي دَ خوراك كونكو مغفرت ونه كړي.بيا ائې مزيد ہَم ډير بركتونه ليكلي دي. په پاڼړه ۹ باندے امام رازي رحمته الله عليه دَ قول نه فوري پس له دَ مشہور ترين امامِ اربعه يعني حضرت امام شافعي رضي الله عنه قول ہَم ليكې او امام ابن حجر مكي فرمائيلي چه:

چا "چه میلاد النبي صلي الله علیه وسلم له پاره خپل ملګرو احباب لره دعوت وکړو،دَ روټۍ انتظام اے وکړ، کور بۍ خالي کړ (یعني محفل له پاره ځائے) او نیکے او خیګړے کار له پاره (خذمتونه) وکړه نو الله تعالي به دَ قیامت دَ ورځے بغه په صدیقین، شهدا او صالحینو سره اچتۍ او بغه به په جنتِ نعیم کښ وي

ابن حجر مکي مزید لکې چه ؛ سیدنا الامام شیخ جلال الدین السیوطي الشافعي رحمته الله تعالي علیه (چه کم دَ ښیخ تعارف محتاج نه دے) خپل کتاب (الوسائل في شرح شمائل کښ لوستونکے دے) چه!.

ہر کور، جماعت یا محله داسے نشته چه په کښ دَ نبي محترم صلي الله علیه وسلم میلاد مبارک وئیلے شي خو دا چه فریښتے بغه کور، جماعت یا محله په خپل نوراني پرونو ګره ګیر کړي او په بغه محفل والاؤ له پاره دَ نزولِ رحمت دعاکړي او الله تعالي خپل رحمت ورضوان بغو لره وسیع او کشاده کړي،او دَ ملائک سرداران چې دَ چا په مَرئي کښ دَ نور ګینټے وي یعني جبرائیل ، میکائیل،اسرافیل او عزارئیل علیهم السلام، ہَم میلاد وئیلونکو لره دَ نزولِ رحمت دعا کړي.

دا قول لیکو نه پس امام ابن حجر مکي رحمته الله علیه دَ علمائے اسلام بابت ارشاد فرمائي چه :

کم یو په خپل کور کښ دَ نبي علیه السلام دَ میلاد محفل کیښو نو فریښتے بغه کور یو کال له پاره خپل امن کښ واخلي تربغه ورځ نا چې ترکمه میلاد محفل شروع کړے شوے وو. (اختتام ابن حجر مکي ، النعمته الکبري).

ہندکو(پنجابی)اور پشتو وغیرہ کو طوالت کے باعث نہیں لکھا جارہا، مہربانی فرما کر پچھلے صفحات پر دیئے گئے اردو میں پڑھا جا سکتا ہے۔ آگے اکثر اردو میں ہی لکھا جارہا ہے۔ اہم مقامات پر دیگر زبانوں میں بھی تراجم کو شش ہو گی کے ایک ساتھ ہی دے دیئے جائیں تاہم، بنیادی زبان اردو میں ہی تحریر کیئے جارہے ہیں تا کہ سب اس سے مستفید ہو سکیں۔ عکس اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

Scans Below:

النعمة الكبرى على العالم

في مولد سيد ولد آدم

للإمام العالم العلامة

شهاب الدين أحمد بن حجر الهيتمي الشافعي

رحمه الله تعالى

Sahibzada
MUHAMMAD HAFEEZ-UR-REHMAN MASOOMI
Mohri Sharif
Teh. Kharia Distt. Gujrat Pakistan

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمي بن سعيد استانبولي

Işık Bookstore presents this
gift to your noble person

يطلب من المكتبة ايشيق بشارع دار الشفقة بفاتح ٧٢
استانبول - تركيه
١٣٩٧ هجرى ١٩٧٧ ميلادى

جَاءَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُبَشِّرُ آمِنَةْ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الثَّامِنَةْ

وَهُوَ الَّذِي فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ قَدْ سَعَى

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي التَّاسِعَةْ

أَنْوَارُ مُحَمَّدٍ فِي جَبِينِهِ نَاشِرَةْ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي العَاشِرَةْ

فَصْلٌ فِي بَيَانِ فَضْلِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ أَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ ❋ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَحْيَا الْإِسْلَامَ ❋ وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ أَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ

یہی امام ابن حجر الہیثمیؒ اپنے مشہور فتاویٰ حدیثیہ میں یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ:

امام احمد بن حجر ہیتمی مکی سے پوچھا گیا کہ فی زمانہ منعقد ہونے والی محافلِ میلاد اور محافلِ اذکار سنت ہیں یا نفل یا بدعت؟ تو انہوں نے جواب دیا:

الموالد والاذکار التی تفعل عندنا اکثرھا مشتمل علی خیر، کصدقۃ، وذکر، وصلاۃ وسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومدحہ.

ترجمہ: 'ہمارے ہاں میلاد واذکار کی جو محفلیں منعقد ہوتی ہیں وہ زیادہ تر نیک کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں، مثلاً ان میں صدقات دیئے جاتے ہیں (یعنی غرباء کی امداد کی جاتی ہے)، ذکر کیا جاتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح (یعنی تعریف) کی جاتی ہے۔"۔

ایک اور مشہور محدث امام العلامۃ احمد بن محمد القسطلانی رحمتہ اللہ علیہ میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

ترجمہ: "ہمیشہ سے اہلِ اسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اور اس ماہ (ربیع الاول) کی راتوں میں صدقات وخیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیئے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہر طور فیضیاب ہوتا ہے۔

محافلِ میلاد کے مجربات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد سنایا جائے اس سال امن قائم رہتا ہے۔ نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی راتوں کو (بھی) بہ طور عید منا کر اس کی شدت مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں بغضِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب پہلے ہی خطرناک بیماری ہے"۔ (اختتام، امام قسطلانی، از المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، الجزء الاول، صفحہ ۱۴۸-۱۴۹ مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت)۔

المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف

العلامة أحمد بن محمد القسطلاني

(٨٥١ - ٩٢٣هـ)

الجزء الأول

تحقيق

صالح أحمد الشامي

المكتب الإسلامي

[الاحتفال بالمولد]

ولا زال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون في المبرات. ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم[1].

ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرءًا اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادا، ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وأعيا داء.

ولقد أطنب ابن الحاج[2] في «المدخل[3]» في الإنكار على ما أحدثه الناس من البدع والأهواء والغناء بالآلات المحرمة عند عمل

---

(١) [أول من احتفل بالمولد]
وأول من أحدث فعل ذلك، الملك المظفر، أبو سعيد صاحب أربل، قال ابن كثير في تاريخه: «كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول، ويحتفل فيه احتفالاً هائلاً، وكان شهماً شجاعاً بطلاً عاقلاً عالماً عادلاً، وطالت مدته في الملك إلى أن مات وهو محاصر الفرنج بمدينة عكا في سنة ثلاثين وستمائة محمود السيرة والسريرة.

(٢) أبو عبد الله، محمد بن محمد العبدري الفاسي، أحد العلماء العاملين المشهورين بالزهد والصلاح، كان فقيهاً عارفاً بمذهب مالك، صحب جماعة من أصحاب القلوب، مات بالقاهرة سنة سبع وثلاثين وسبعمائة.

(٣) كتاب «المدخل إلى تنمية الأعمال بتحسين النيات والتنبيه على كثير من البدع المحدثة والعوائد المنتحلة» قال ابن فرحون: جمع فيه علماً غزيراً، ويجب على من ليس له في العلم قدم راسخ أن يهتم بالوقوف عليه.

شارحِ صحیح مسلم امام نووی (631۔677ھ/1233۔1278ء) کے شیخ امام ابو شامہ عبد الرحمان بن اسماعیل (1202۔1267ء) اپنی کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث میں مزید لکھتے ہیں:

ومن أحسن ما ابتدع في زماننا من هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة إربل، جبرها الله تعالى، كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الصدقات والمعروف وإظهار الزينة والسرور، فإن ذالك مع ما فيه من الإحسان إلى الفقراء مُشعِر بمحبة النبي صلى الله عليه وآله وسلم، وتعظيمه وجلالته في قلب فاعله وشكر الله تعالى على ما منّ به من إيجاد رسوله الذي أرسله رحمةً للعالمين صلى الله عليه وآله وسلم وعلى جميع الأنبياء والمرسلين.

''اور اِسی (بدعتِ حسنہ) کے قبیل پر ہمارے زمانے میں اچھی بدعت کا آغاز شہر ''اِربل'' خدا تعالیٰ اُسے حفظ و امان عطا کرے ۔ میں کیا گیا۔ اس بابرکت شہر میں ہر سال میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر اظہارِ فرحت و مسرت کے لیے صدقات و خیرات کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس سے جہاں ایک طرف غرباء و مساکین کا بھلا ہوتا ہے وہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ محبت کا پہلو بھی نکلتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ اظہارِ شادمانی کرنے والے کے دل میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے حد تعظیم پائی جاتی ہے اور ان کی جلالت و عظمت کا تصور موجود ہے۔ گویا وہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہا ہے کہ اس نے بے پایاں لطف و احسان فرمایا کہ اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ان کی طرف) بھیجا جو تمام جہانوں کے لیے رحمتِ مجسم ہیں اور جمیع انبیاء و رُسل پر فضیلت رکھتے ہیں۔''

مزید حوالہ جات:

۱. ابوشامه، الباعث على إنكار البدع والحوادث: ۲۳، ۲۴

۲. صالحي، سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد صلى الله عليه وآله وسلم، ۱: ۳۶۵

۳. حلبي، إنسان العيون في سيرة الأمين المامون، ۱: ۸۴

۴. احمد بن زيني دحلان، السيرة النبوية، 1: ۵۳

۵. نبهاني، حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وآله وسلم: ۲۳۳

شیخ ابو شامہ شاہِ اربل مظفر ابو سعید کو کبری کی طرف سے بہت بڑے پیمانے پر میلاد شریف منائے جانے اور اس پر خطیر رقم خرچ کیے جانے کے بارے میں اُس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مثل هذا الحسن يُندب إليه ويُشكر فاعله ويُثنى عليه.

''اِس نیک عمل کو مستحب گردانا جائے گا اور اِس کے کرنے والے کا شکریہ ادا کیا جائے اور اس پر اُس کی تعریف کی جائے۔''

صالحي، سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد صلى الله عليه وآله وسلم، 1: ٣٦٣

کچھ معترضین کے ذہنوں میں یہ بارہ ربیع الاول کی تاریخ کی بابت بھی شکوک ہیں، اس کے متعلق صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ علمائے اسلام سلف الصالحین اور خلف سب کا 12 ربیع الاول کی ہی تاریخ پر متفقہ اعتماد ہے۔ لہٰذا جب ایک چیز پر اجماعِ امت ہو چکا ہو تو اس کی بحث بیکار ہے اور فالتو طوالت کا باعث بنے گی لہٰذا اس کی تفصیلات کو چھوڑ کر، ہم مزید کچھ گزارشات کریں گے۔ لیکن ذہنوں میں یہ نہ رہے کہ 12 ربیع الاول کی تحقیق نہیں ہوئی، ایسا ہرگز نہیں، بلکہ کتاب کے آخر میں دیئے گئے حوالوں اور عکسوں سے یہ بھی بات پایہ تصدیق کو پہنچ جاتی ہے کہ اجماعِ امت 12 تاریخ ہی ہے۔

اب ذرا اس شخصیت کا بھی ذکر ہو جائے کہ جس کو میلاد منانے سے چڑ ہے یا جس کو سب سے زیادہ تکلیف کب ہوتی ہے۔

کتاب العظمۃ، شیخ ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصبہانی رحمتہ اللہ علیہ، مطبوعہ دار العاصمۃ، ریاض مکہ معظمہ کے صفحہ ۱۶۷۹ میں اور ابو نعیم نے الحلیۃ الاولیاء وطبقات الصفیاء میں جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ پر یہ حدیث درج کی ہے کہ لکھتے ہیں:۔

ابلیس لعنت اللہ علیہ نے چار مرتبہ چیخ ماری:۔

1۔ جب ملعون ہوا۔

2۔ جب زمین پر بھیجا گیا۔

3۔ ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت۔

4۔ جب سورۃ الفاتحہ کا نزول ہوا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ (رنین) شدید چیخ، اور (نخار) خراٹوں جیسی آواز شیطانی اعمال میں سے ہیں۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

حلية الأولياء

وطبقات الأصفياء

للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني

المتوفى سنة ٤٣٠ هـ

"ذكر الحافظ الذهبي في تذكرة الحفاظ:
ان كتاب الحلية حُمل في حياة المصنف إلى
نيسابور فاشتروه بأربعمائة دينار."

المجلد الثالث

الناشر
دار الكتاب العربي

— ٢٩٩ —

ثنا أبو سعيد المؤدب عن علي بن جذيمة عن مجاهد . (يوم يسحبون في النار على وجوههم ذوقوا مس سقر) . قال : هم المكذبون بالقدر .

* حدثنا احمد بن جعفر بن حمدان ثنا محمد بن يونس الكديمي ثنا أبو داود الطيالسي ثنا ورقاء بن عمر عن ابن أبي نجيح عن مجاهد:(ياجبال أوبي معه) . قال : سبحي معه .

* حدثنا أبو بكر بن خلاد ثنا احمد بن علي الخزاز ثنا محمد بن بشير مولى الأنصار ثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن مجاهد في قوله تعالى : (ادفع بالتي هي أحسن) . قال : المصافحة .

* حدثنا محمد بن معمر ثنا يوسف القاضي ثنا أبو الربيع ثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن مجاهد . قال : رن إبليس أربعا ، حين لعن ، وحين أهبط ، وحين بعث النبي صلى الله عليه وسلم — وقد بعث على فترة من الرسل ، وحين أنزلت — الحمد لله رب العالمين — وانزلت بالمدينة ، وكان يقال : الرنة والنخرة من الشيطان فلعن من رن أو نخر .

* حدثنا أبو محمد بن حيان ثنا ابن رسته ثنا ابراهيم بن محمد الشافعي قال سمعت مسلم بن خالد يذكر عن محمد بن عبد الرحمن عن ابن جريج عن مجاهد : (أتبنون بكل ريع آية) ؟ قال : برزخ الحمام .

* حدثنا أبو محمد بن حيان ثنا محمد بن احمد بن الوليد ثنا الربيع بن سليمان ثنا يحيي بن سلام ثنا عاصم بن حكيم عن ابن أبي نجيح عن مجاهد في قوله تعالى : (وابتغوا من فضله) . قال : اطلبوا التجارة في البحر .

* حدثنا محمد بن احمد بن الحسن ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل حدثني أبي ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد في قوله تعالى:(أنفقوا من طيبات ما كسبتم) . قال : من التجارة .

* حدثنا ابرهيم بن عبد الله ثنا محمد بن اسحاق ثنا قتيبة بن سعيد ثنا عبد الواحد بن زياد عن خصيف قال سمعت مجاهدا يقول : أيما امرأة قامت إلى الصلاة ولم تغط شعرها لم تقبل صلاتها .

Quote:"Satan Shouts 4 times (lanatullahealeh)

1) When he was Cursed (mal'oon)
2) When he came on earth
3) On the Mawlid of Prophet alehisalam
4) When Surah Faatiha was revealed

It is also said that (ran'een) (high cry like shout) and (Nukh'aar) (voice like in sleeping) are from Devi's Deeds……..

Imam Ahmed bin Abdllah Asbahani (rta) in his Hulyatul Auliya Wa Tabqat al Asfiya" Unquote.

مسند الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے جزء الثامن والعشرون، طبعہ موسستہ الرسالتہ بیروت کی حدیث نمبر 16835 صفحہ 49 میں روایت ہے کہ ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھے تھے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے۔

آج تمہیں کس نے بٹھایا (جلسہ کروایا) ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا ہم بیٹھے (ہم نے جلسہ کیا) ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور اس کی حمد و ثناء کریں کہ اس نے ہمیں اسلام کا راستہ دکھایا اور آپ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا اسی چیز نے تمہیں یہاں بٹھایا؟ عرض کیا، اللہ کی قسم! ہمیں اسی بات نے بٹھایا ہے۔ فرمایا میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ بیشک میرے پاس جبریل آیا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل (جشن میلاد النبی پر) فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے"۔

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کیجیے کہ قرآنی حکم اور نص سے لے کر صحابہ کے عمل، قول اور سلف الصالحین کے اجماع امت تک کا یہی عقیدہ ہے کہ میلاد باعث ثواب عمل ہے۔ یہاں اختصار کی وجہ سے اب چند ڈائیریکٹ حوالے دیے جائیں گے ان مندرجہ ذیل اماموں اور محدثوں نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں باقاعدہ کتب تحریر کی ہیں جن میں سے تقریباً سبھی کے عکس یا مخطوطہ جات محفوظ ہیں۔

۱۔ امام عبد الرحمٰن بن علی الجوزی۔ ۸۳۸سال پہلے، میلاد پر دو کتابیں تصنیف کیں۔

۲۔ امام عمر بن الحسن بن دحیہ الکلبی۔ ۸۰۵سال پہلے میلاد پر مستقل کتاب لکھی۔

۳۔ امام ابو الخیر شمس الدین الجزری (رح)۔ ۷۸۰سال پہلے کتاب لکھی۔

4۔ مفسر قرآن امام حافظ ابن کثیر دمشقی (رح)۔ ۶۶۱سال پہلے میلاد پر کئی کتابیں لکھیں

۵۔ حافظ عبد الرحیم بن الحسین حافظ عراقی (رح)۔ ۶۲۵سال پہلے کتاب تصنیف کیں۔

6۔ امام ابن ناصر الدین الدمشقی (رح)۔ ۵۹۰سال پہلے تین کتابیں تصنیف کیں۔

۷۔ امام محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (رح)۔ 535سال پہلے میلاد النبی پر کتب لکھیں۔

8۔ امام وجیہ الدین ابن دیبع الشیبانی (رح)۔ 491سال پہلے کتاب لکھی۔

9۔ شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی (رح) ۴۶۰سال پہلے دو کتابیں لکھیں۔

۱۰۔ علامہ شیخ محمد بن احمد الشربینی (رح)۔ ۴۵۸سال پہلے کتاب لکھی۔

۱۱۔ امام ملا علی قاری الحنفی الھروی (رح)۔ ۴۲۱سال پہلے میلاد پر کتابیں تصنیف کیں۔

۱۲۔ علامہ سید جعفر بن حسن البرزنجی الشافعی (رح)۔ ۲۶۰سال پہلے کتاب لکھی۔

۱۳۔ علامہ ابو البرکات ابن احمد العدوی (رح)۔ ۲۳۴سال پہلے میلاد پر کتاب لکھی۔

۱۴۔ الشیخ عبد الھادی الابیاری المصری (رح)۔ ۱۳۰سال پہلے۔ کتاب لکھی۔

۱۵۔ امام محمد بن جعفر الکتانی۔ ۱۰۰سال پہلے میلاد پر ایک کتاب لکھی۔

۱۶۔امام یوسف بن اسماعیل النبھانی (رح) نے کم و بیش سو سال پہلے اس موضوع پر کتاب تحریر کی۔

علامہ ابن تیمیہ (متوفی661۔728ھ) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"اور اسی طرح اُن اُمور پر (ثواب دیا جاتا ہے) جس بعض لوگ ایجاد کر لیتے ہیں؛ میلادِ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نصاریٰ (عیسائیوں) سے مشابہت کے لیئے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کے لیئے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اس محبت اور اجتہاد پر ثواب عطا فرماتا ہے، نہ کہ بدعت پر، اُن لوگوں کو جنہوں نے یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ طور عید اپنایا"۔

اسی کتاب میں دوسری جگہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ؛

"میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنالینا بعض لوگوں کا عمل ہے اور اس میں اس کے لیئے اجر عظیم بھی ہے کیونکہ اُس کی نیت پاک ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بھی ہے؛ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک امر اچھا ہوتا ہے اور بعض مومن اسے قبیح کہتے ہیں"۔

حوالہ؛اقتضاء الصراط المستقیم، تالیف احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ۔ جلد 2۔ صفحات ۶۱۹۔۶۲۱۔۶۲۲۔ مطبوعہ ریاض۔

عکس اگلے صفحات پر دیکھیے۔

اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم

تأليف شيخ الإسلام
أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن تيمية
المتوفى سنة ٧٢٨هـ

تحقيق وتعليق
د. ناصر بن عبد الكريم العقل

المجلد الثاني

مكتبة الرشد
الرياض

اتخذ ذلك اليوم عيداً ، حتى يحدث فيه أعمالاً . إذ الأعياد شريعة من الشرائع ، فيجب فيها الاتباع ، لا الابتداع . وللنبي صلى الله عليه وسلم خطب وعهود ووقائع في أيام متعددة : مثل يوم بدر ، وحنين ، والخندق ، وفتح مكة ، ووقت هجرته ، ودخوله المدينة ، وخطب له متعددة يذكر فيها قواعد الدين . ثم لم يوجب ذلك أن يتخذ أمثال تلك الأيام أعياداً . وإنما يفعل مثل هذا النصارى الذين يتخذون أمثال أيام حوادث عيسى عليه السلام أعياداً ، أو اليهود ، وإنما العيد شريعة ، فما شرعه الله اتبع . وإلا لم يحدث في الدين ما ليس منه .

وكذلك ما يحدثه بعض الناس ، إما مضاهاة للنصارى في ميلاد عيسى عليه السلام ، وإما محبة للنبي صلى الله عليه وسلم ، وتعظيماً . والله قد يثيبهم[1] على هذه المحبة والاجتهاد ، لا على البدع - من اتخاذ مولد النبي صلى الله عليه وسلم عيداً . مع اختلاف الناس في مولده . فإن هذا لم يفعله السلف ، مع قيام المقتضي له وعدم المانع منه لو كان خيراً . ولو كان هذا خيراً[2] محضا ، أو راجحاً لكان السلف رضي الله عنهم أحق به منا ، فإنهم كانوا أشد محبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وتعظيماً له منا ، وهم على الخير أحرص . وإنما كمال محبته وتعظيمه في متابعته وطاعته واتباع أمره ، وإحياء سنته باطناً وظاهراً ، ونشر ما بعث به ، والجهاد على ذلك بالقلب واليد واللسان . فإن هذه[3] طريقة السابقين الأولين ، من المهاجرين والأنصار ، والذين اتبعوهم بإحسان . وأكثر هؤلاء الذين تجدهم حراصاً[4] على أمثال هذه البدع ، مع ما لهم من حسن القصد ، والاجتهاد الذي[5] يرجى لهم بهما المثوبة ، تجدهم فاترين في[6] أمر الرسول ، عما أمروا بالنشاط فيه ، وإنما هم بمنزلة من يحلّي المصحف ولا يقرأ فيه ،

(١) في ب : يثيبهم .
(٢) في المطبوعة اختلاف في العبارة . راجع ص ٢٩٥ سطر ٢ . من المطبوعة .
(٣) في ب : هذا .
(٤) في المطبوعة : حرصاء .
(٥) في ط : الذين .
(٦) في ب : عن . وط : من .

فتعظيم المولد ، واتخاذه موسماً ، قد يفعله بعض الناس ، ويكون له فيه[4] أجر

(١) قوله : فعوض عنه من الخير : ساقطة في د
(٢) كما : ساقطة من أ .
(٣) عليه : سقطت من جـ د .
(٤) فيه : سقطت من أ .

عظيم لحسن قصده ، وتعظيمه لرسول الله صلى الله عليه وسلم ، كما قدمته لك أنه يحسن من بعض الناس ، ما يستقبح من المؤمن المسدد . ولهذا قيل للإمام أحمد عن بعض الأمراء : أنه أنفق على مصحف ألف دينار ، أو نحو ذلك فقال : دعهم ، فهذا أفضل ما أنفقوا فيه الذهب ، أو كما قال . مع أن مذهبه أن زخرفة المصاحف مكروهة . وقد تأول بعض الأصحاب أنه أنفقها في تجويد[1] الورق والخط . وليس مقصود أحمد هذا ، إنما قصده أن هذا العمل فيه مصلحة ، وفيه أيضاً مفسدة كره لأجلها. فهؤلاء إن لم يفعلوا هذا ، وإلا اعتاضوا بفساد[2] لا صلاح فيه ، مثل أن ينفقها في كتاب من كتب الفجور : من كتب الأسمار أو الأشعار ، أو حكمة فارس والروم .

AHLUSUNNATWAJAMAT.BOARDS.NET

المورد الروی فی المولود النبوی۔ حضرت شیخ محدث الامام مُلا علی قاری الهروی المکی (رح) میلاد پر اپنی اس تصنیف میں نہ صرف یہ کہ میلاد کے منانے کا ثبوت دیتے ہیں دیگر ائمہ کی طرح بلکہ اہل مکہ و اہل مدینہ کی محافل میلاد کے تزک واحتشام کا حال بھی بیان کرتے ہیں۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ کریں۔ المورد الروی فی المولود النبوی، ملا علی قاری، جمیعت اشاعت اہلسنت، کھارادر کراچی۔

مزید فقہاء، محدثین، مؤرخینِ اسلام کے ناموں اور کتابوں کی فہرست جس میں میلاد شریف منانے کے دلائل دیئے گئے ہیں اور عقیدہ اہلسنت وجماعت کو ثابت کیا گیا ہے۔ درج ذیل ہیں۔

1. الأحدب الطرابلسي: إبراهيم بن السيد علي الطرابلسي الحنفي نزيل بيروت توفي برجب سنة ١٣٠٨ ثمان وثلاثمائة وألف. منظومة في مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

2. الغرناطي: أحمد بن علي بن سعيد الغرناطي الأندلسي المالكي المتوفى سنة ٦٧٣ ثلاث وسبعين وستمائة صنف تاريخ غرناطة. ظل الغمامة في مولد سيد تهامة.

3. ابن حجر الهيتمي: أحمد بن محمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي شهاب الدين المكي الشافعي ولد سنة ٨٩٩ وتوفي سنة 974 تحرير الكلام في القيام عن ذكر مولد سيد الأنام

4. السيواسي: أحمد بن محمد بن عارف شمس الدين أبو الثناء الزيلي الرومي السيواسي الحنفي الصوفي المتوفى سنة ١٠٠٦ ست وألف مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

5. أحمد الآمدي: أحمد بن عثمان الديار بكري الآمدي الحنفي الشاعر المتخلص بأحمدي ولد سنة ١١٠٠ وتوفي سنة ١١٧٤ أربع وسبعين ومائة وألف له مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

6. المرزوقي: السيد أحمد بن محمد بن رمضان أبو الفوز المدرس في الحرم المكي له بلوغ المرام لبيان ألفاظ مولد سيد الأنام في شرح مولد أحمد البخاري فرغ منها سنة ١٢٨١

7. الحبيشي: أبو بكر بن محمد بن أبي بكر الحبيشي الأصل الحلبي المنشأ والوفاة تقي الدين الشافعي بسطامي الطريقة توفي سنة ٩٣٠ الكواكب الدرية في مولد خير البرية.

8. البرزنجي: لسيد جعفر بن إسماعيل بن زين العابدين ابن محمد البرزنجي الحسيني مفتي الشافعية بالمدينة

المنورة توفى بها سنة ١٣١٧ سبع عشرة وثلاثمائة وألف. من تصانيفه الكوكب الأنور على عقد الجوهر فى مولد النبى الأزهر صلى الله عليه وسلم.

9. خليل بن كيكلدى بن عبد الله لاعلائى أبو سعيد الدمشقي الشافعي مدرس الصلاحية بالقدس ولد سنة ٦٩٤ وتوفي سنة ٧٦١ إحدى وستين وسبعمائة له من التصانيف: الدرة السنية فى مولد خير البرية.

10. الراوندى: أبو الحسن سعيد بن هبة الله بن الحسن الراوندى الشيعي قطب الدين المتوفى سنة ٥٧٣ ثلاث وسبعين وخمسمائة. له من التصانيف: جنى الجنتين فى مولد العسكرين.

11. البروسوي: سليمان بن عوض بأشا بن محمود البرسوى الحنفي كان إماماً فى دائرة السلطان بايزيد العثمانى توفى فى حدود سنة ٧٨٠ ثمانين وسبعمائة. له مولد النبى صلى الله عليه وسلم.

12. سليمان بن عبد الرحمن بن صالح الرومى الكاتب أحد رجال الدولة المتخلص بنحيفي توفى سنة ١١٥١ إحدى وخمسين ومائة وألف. من تصانيفه: مولد النبى صلى الله عليه وسلم منظومة تركية.

13. يوسف زاده الرومي: عبد الله حلمى بن محمد بن يوسف ابن عبد المنان الرومى الحنفي المقرى المحدث المعروف بيوسف زاده شيخ القراء. ولد بأماسية سنة 1085 وتوفى سنة 1167. له منن التصانيف: الكلام السنى المصفى فى مولد المصطفى.

14. بدائي الكاشغري: عبد اله بن محمد الكاشغرى المتخلص ببدائى النقشبندى الزاهدى نزيل قسطنطينية يدرس بها ويعلم الطريقة النقشبندية توفى فى صفر من سنة 1174 أربع وسبعين ومائة وألف. له مولد النبى صلى الله عليه وسلم.

15. سويدان: عبد الله بن على بن عبد الرحمن الدمليجى الضرير المصرى الشاذلى النحوى الشافعي المعروف بسويدان توفى سنة ١٢٣٤ أربع وثلاثين ومائتين وألف صنف: مطالع الأنوار فى مولد النبى المختار صلى الله عليه وسلم.

16. النحراوي: عبد الرحمن بن محمد النحراوى المصرى الشهير بالمقرى المتوفى سنة 1210 عشر ومائتين وألف. له حاشية على قصة المعراج للمدابغى. حاشية على مولد النبى للمدابغى.

17. لدمشقي: عبد الفتاح بن عبد القادر بن صالح الدمشقي أبو الفتح الخطيب الشافعي ولد سنة 1250 بدمشق

وتوفي بها في محرم من سنة 1305 خمس وثلاثمائة وألف له من التصانيف: سرور الأبرار في مولد النبي المختار صلى الله عليه وسلم.

18. العيدروسي: محيي الدين عبد القادر بن شيخ ابن عبد الله بن شيخ بن عبد الله العيدروسي أبو بكر اليمني الحضرمي ثم الهندي ولد سنة 987 وتوفي سنة 1038. من تصانيفه: المنتخب المصفى في أخبار مولد المصطفى.

19. أشرف زاده البرسوي: عبد القادر نجيب الدين ابن الشيخ عز الدين أحمد المعروف بأشرف زاده البرسوي الحنفي المتخلص بسري شيخ زاوية القادرية بأزنيق المتوفى سنة 1202 من تصانيفه: مولد النبي صلى الله عليه وسلم منظومة تركية.

20. الأدرنةوي: الشيخ عبد الكريم الأدرنةوي الخلوتي المتوفى سنة 965. خمسو ستين وتسعمائة له مولد النبي صلى الله عليه وسلم منظوم تركي.

21. المرداوي: علي بن سليمان بن أحمد بن محمد المرداوي علاء الدين أبو الحسن المقدسي شيخ الحنابلة بدمشق المتوفى سنة 885 خمس وثمانين وثمانمائة له: المنهل العذب القرير في مولد الهادي البشير النذير صلى الله عليه وسلم.

22. النبتيتي: علي بن عبد القادر النبتيتي ثم المصري الحنفي الموقت بجامع الأزهر بالقاهرة المتوفى سنة 1061 إحدى وستين وألف من تصانيفه: شرح على مولد النجم الغيطي.

23. البرزنجي: السيد علي بن حسن البرزنجي المدني الشافعي. له: نظم مولد النبي صلى الله عليه وسلم لأخيه جعفر البرزنجي توفي في أواخر القرن الثاني عشر.

24. ابن صلاح الأمير: السيد علي بن إبراهيم بن محمد بن إسماعيل بن صلاح الأمير الصنعاني الأديب الزيدي ولد سنة 1171 وتوفي في حدود سنة 1236 ست وثلاثين ومائتين وألف. له تأنيس أرباب الصفا في مولد المصطفى.

25. باعلوي: عمر بن عبد الرحمن بن محمد بن علي بن محمد بن احمد باعلوي الحضرمي صاحب الحر؛ المتوفى سنة 889 تسع وثمانين وثمانمائة له: كتاب مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

26. الجزائري: محمد بن عبد الله بن محمد بن محمد بن أحمد ابن أبي بكر العطار الجزائري المتوفى سنة 707 سبع وسبعمائة له المورد العذب المعين في مولد سيد الخلق أجمعين. نظم الدرر في مدح سيد البشر صلى الله عليه وسلم.

27. الكازروني: محمد بن مسعود بن محمد سعيد الدين الكازروني المتوفى سنة 758 ثمان وخمسين وسبعمائة من

تصانیفه: مناسك الحجز المنتقى من سير مولد النبي المصطفى صلى الله عليه وسلم فارسي.

28. ابن عباد الرندی: محمد بن إبراهيم بن أبي بكر عبد الله بن مالك بن عباد التعزى نسبا والرندى بلدا أبو عبد الله المالكي الصوفي الشهير بابن عباد ولد سنة 733 وتوفي سنة 792 اثنتين وتسعين وسبعمائة له: مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

29. لفيروز آبادي: محمد بن يعقوب بن محمد بن يعقوب بن إبراهيم الفيروز آبادي مجد الدين أبو طاهر الشيرازي ولد بكازرون سنة 729 وتوفي قاضيا بزبيد اليمن سنة 817 سبع عشرة وثمانمائة. صنف من الكتب: النفحة العنبرية في مولد خير البرية صلى الله عليه وسلم.

30. ابن ناصر الدين: محمد ن أبي بكر عبد الله بن محمد الحافظ شمس الدين القيس الشافعي الشهير بابن ناصر الدين الدمشقي ولد سنة 777 وتوفي سنة 842 اثنتين وأربعين وثمانمائة. له من التصانيف: جامع الآثار في مولد المختار، اللفظ الرائق في مولد خير الخلائق، المورد الصادي في مولد الهادي، الجامع المختار في مولد المختار في ثلاث مجلدات.

31. التبريزي: محمد بن السيد محمد بن عبد الله الحسيني التبريزي عفيف الدين الشافعي نزيل المدينة المنورة المتوفى بها سنة 855 خمس وخمسين ثمانمائة. له: مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

32. اللؤلؤ ابن الفخر: محمد بن فخر الدين عثمان اللؤلؤي شمس الدين أبو القاسم الدمشقي الكتبي الحنبلي المتوفى سنة 867 سبع وثمانمائة. من تصانيفه: الدر المنظم في مولد النبي المعظم، اللفظ الجميل في مولد النبي الجليل.

33. السخاوي: محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أبي بكر بن عثمان الحافظ شمس الدين أبو الخير السخاوي المصري الشافعي ولد سنة 830 وتوفي مجاورا بالمدينة المنورة سنة 902 اثنتين وتسعمائة. له من التصانيف: الفخر العلوي في المولد النبوي.

34. ملا عرب الواعظ: اصله من ما وراء النهر ولد بأنطاكية دار البلاد وأسطوطن في بروسة إلى أن مات بها سنة 938 ثمان وثلاثين وتسعمائة. له من التصانيف: مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

35. ابن علان المكي: محمد علي بن محمد علان بن إبراهيم بن محمد بن علان بن عبد الملك بن علي بن مبارك شاه البكري الصديقي المكي الشافعي ولد بمكة سنة 996 وتوفي بها سنة 1057 مورد الصفا في مولد المصطفى صلى الله عليه وسلم.

36. نصوحي الرومي: الشيخ محمد بن نصوح الأسكداري الخلوتي من أحفاد الشيخ شعبان القسطموني الشهير بنصوحي المتوفي في رمضان من سنة 1130 ثلاثين ومائة وألف. له: الجمع الزاهر المنير في ذكر مولد البشير النذير.

37. ابن عقيلة: محمد بن أحمد بن سعيد بن مسعود جمال الدين أبو عبد الله المكي الشهير بابن عقيلة الملقب بالظاهر المتوفي 1150 خمسين ومائة وألف. من تصانيفه: مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

38. الخياط: محمد بن محمد المنصوري الشافعي الشهير بالخياط صنف اقتناص الشوارد من موارد الموارد في شرح مولد ابن حجر الهيتمي. فرغ منها سنة 1166 ست وستين ومائة وألف.

39. السيد محمد بن حسين المدني الشريف العلوي الحنفي الشهير بالجفري ولد سنة 1149 و توفي سنة 1186 ست وثمانين ومائة وألف. له من التصانيف: مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

40. العدوي: محمد بن عبادة بن بري الصوفي المالكي المعروف بالعدوي نزيل مصر المتوفي سنة 1193 ثلاث وتسعين ومائة وألف. له: حاشية على مولد النبي صلى الله عليه وسلم لابن حجر والغيطي والهدهدي.

41. الشنواني: محمد بن علي المصري الأزهري الشافعي المعروف بالشنواني المتوفي سنة 1233 ثلاث وثلاثين ومائتين وألف. له الجواهر السنية في مولد خير البرية صلى الله عليه وسلم.

42. الشيخ العارف بالله محمد بن مصطفى بن أحمد الحسيني البرزنجي الشافعي القادري الشهير بمعروف ولد بقرية نوده من قرى السليمانية وتوفي بها سنة 1254 أربع وخمسين ومائتين وألف. قبره مشهور يزار ويتبرك. من تصانيفه: تنوير العقول في أحاديث مولد الرسول.

43. أبو عبد الله محمد بن أحمد بن محمد بن عليش "بضم العين المهملة فتح اللام وسكون الياء المثناة والشين المعجمة" مغربي الأصل مصري المنشأ مفتي المالكية بها الشهير بعليش ولد بمصر سنة 1217 وتوفي سنة 1299 تسع وستعين ومائتين وألف من مصنفاته: القول المنجي على مولد البرزنجي.

44. أبو المحاسن السيد محمد بن خليل بن إبراهيم بن محمد بن علي بن محمد الطرابلسي "طرابلس الشام" الحنيف الفقيه الزاهد الشهير بالقاوقجي لأن أحد أجداده صنع قاؤقا وأهداه إلى السلطان مصطفى خان العثماني واشتهر أعقابه بهذه النسبة ولد سنة 1222 وتوفي في ذي الحجة سنة 1305 خمس وثلاثمائة وألف. صنف من الكتب: مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

45. محمد بن عبد القادر بن محمد صالح الخطيب أبو الفرح الدمشقي الشافعي المنعوت بهبة الله المقيم في مدرسة النورية ويدرس بها سنة 1244 وتوفي سنة 1311 إحدى عشرة وثلاثمائة وألف. من تأليفه: مولد النبي صلى الله

علیه وسلم

46. محمد نوير بن عمر بن عربي بن علي النووي أبو عبد المعطي الجاوي الفقيه نزيل مصر ثم انتقل إلى مكة المكرمة وتوفي بها سنة 1315 خمس عشرة وثلاثمائة وألف من تصانيفه الإبريز الداني في مولد سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم. بغية العوام في شرح مولد سيد الأنام عليه الصلاة والسلام لابن الجوزي.

47. محمد فوزي بن عبد الله الرومي الشهير بمفتي أدرنة من قضاة عسكر روم أيلي توفي سنة 1318 ثمان عشرة وثلاثمائة وألف. له من التأليف إثبات المحسنات في تلاوة مولد سيد السادات.

48. السيد محمود بن عبد المحسن الحسيني القادري الأشعري الشافعي مدني الأصل الدمشقي المعروف بابن الموقع مدرس البادرانية بالشام ولد سنة 1253 وتوفي سنة 1321 إحدى وعشرين وثلاثمائة وألف له من الكتب: حصول الفرج وحلول الفرح في مولد من أنزل عليه ألم نشرح.

49. سلامي الأزميري: مصطفى بن إسماعيل شرحي الأزميري المتخلص بسلامي نزيل قسطنطينية المتوفى بها سنة 1228 ثمان وعشرين ومائتين وألف. له منظومة في مولد النبي صلى الله عليه وسلم.

50. اقتناص الشوارد من موارد الموارد - في شرح مولد الهيتمي تأليف محمد بن محمد المنصوري الشافعي الشهير بالخياط فرغ منها سنة 1166 ست وستين ومائة وألف.

51. بغية العوام في شرح مولد سيد الأنام المنسوبة لابن الجرزي - تأليف محمد نوري ابن عمر بن عربي النووي الجاوي نزيل مصر صاحب الابريز الداني.

52. بلوغ المرام لبيان الفاظ مولد سيد الأنام - للسيد احمد المرزوقي المدرس المكي فرغ منها سنة 1281.

53. تحفة البشر على مولد ابن حجر - للشيخ إبراهيم ابن محمد الباجوري الشافعي المصري المتوفي سنة 1276 ست وسبعين ومائتين وألف.

54. تحفة العاشقين وهدية المعشوقين في شرح تحفة المؤمنين في مولد النبي الأمين - صلى الله عليه وسلم تأليف السيد محمد راسم بن علي رضا بن سليمان الملاطيه وي الحنفي المولوي المتوفي سنة 1316 ست عشرة وثلاثمائة وألف.

55. الجمع الزاهر المنير في ذكر مولد البشير النذير - لزين العابدين محمد العباسي الخليفتي.

56. الدر المنظم شرح الكنز المطلسم في مولد النبي المعظم - لأبي شاكر عبد الله شلبي فرغ من كتابته سنة 1177 سبع وسبعين ومائة وألف.

57. الدر المنظم فی مولد النبی الأعظم - لأبی العباس احمد ابن معد بن عیسی الاقلیشی الأندلسی المتوفی سنة 550 خمسین وخمسمائة رتبه علی عشرة فصول أولها الحمد لله المحمود بکل لسان الخ.

58. الدر النظیم فی مولد النبی الکریم - للإمام سیف الدین أبی جعفر عمر بن أیوب بن عمر الحمیری الترکمانی الدمشقی الحنفی المحدث المعروف بأبن طغروبك.

59. عنوان إحراز المزیة فی مولد النبی خیر البریة صلی الله علیه وسلم لأبی هاشم محمد شریف النوری.

60. المنتخب المصفی فی أخبار مولد المصطفی صلی الله علیه وسلم - للشیخ عبد القادر العیدروسی.

61. المنهل العذب القریر فی مولد الهادی البشیر النذیر صلی الله علیه وسلم - لابی الحسن المرداوی علی ابن سلیمان بن احمد المقدسی الحنبلی المتوفی سنة 885 خمس وثمانین وثمانمائة.

62. مورد الصفا فی مولد المصطفی صلی الله علیه وسلم - لابن علان محمد علی الصدیقی المکی.

63. مولد النبی صلی الله علیه وسلم - للسید محمد بن خلیل الطرابلسی المعروف بالقاوقجی.

64. مولد النبی صلی الله علیه وسلم - رسالة لمؤلف المعراج اولها الحمد لله الذی افاض من فیض فضله الممدود الخ فی کراریس.

65. الورد العذب المبین فی مولد سید الخلق اجمعین - لابی عبدالله محمد بن احمد بن محمد العطار الجزائری ص.

66. هاشم القادری الحسنی الفاسی. جده هو محمد بن عبد الحفیظ الراوی عن الحافظ مرتضی والعربی بن المعطی " دلائل الخیرات " وعنه عبد القادر الکوهن والطالب بن الحاج وإبراهیم بن محمد الصقلی. وحفیده المترجم کان من أعیان علماء فاس وأکثرهم تلماذا وإقبالا. کثیر التنزل مع الطلبة لا یستنکف من مراجعتهم له وبحثهم معه. له مولد نبوی.

67. یوسف بن إسماعیل النبهانی صاحب التصانیف الشهیرة المولود سنة 1266. له النظم البدیع فی مولد الشفیع.

68. الحافظ أحمد بن حجر العسقلانی له: تحفة الأخبار فی مولد المختار (مطبعة الدومانیة بدمشق 1283ھ).

69. احمد النجاری (الشیخ) احمد بن احمد النجاری الدمیاطی الحفناوی الشافعی الخلوتی المصیلحی العطیة المحمدیة فی قصة خیر البریة.

70. (الشیخ) ابراهیم بن محمد بن احمد الباجوری الشافعی (1198 - 1277) ولد فی الباجور قریة بمدیریة المنوفیة (مصر) ونشأ فی حجر والده وقرأ علیه القرآن المجید وقدم الازهر لطلب العلم به سنة 1212ھ ومکث فیه إلی أن دخل الفرنسیون سنة 1213ھ فخرج إلی الجیزة وأقام بها مدة. ثم رجع إلی الازهر وأخذ بالاشتغال فی العلم وقد

أدرك الجهابذة الأفاضل كالشيخ محمد الأمير الكبير والشيخ عبد الله الشرقاوى وغيرهما، وفي مدة قريبة ظهرت عليه آية النجابة فدرس وألف التآليف العديدة وانتهت إليه الرئاسة فى الجامع الازهر وتقلدها سنة 1263 وكان لسانه رطبا بتلاوة القرآن العظيم. من مصنفاته: حاشية على مولد الشيخ احمد الدردير المطبعة الخيرية 1304ھ.

71. جعفر بن اسماعيل بن زين العابدين بن محمد الهادى بن زين بن السيد جعفر مؤلف مولد النبى صلى الله عليه وسلم. له من التصانيف: الكوكب الأنور على عقد الجوهر فى مولد النبى الأزهر وهو شرح على مولد النبى للسيد جعفر بن حسن البرزنجى بهامشه القبول المنجى وهو حاشية الشيخ عليش على مولد البرزنجى مطبعة الميمنية 1310ھ.

72. زين العابدين جعفر بن حسن بن عبد الكريم الشهير بالمظلوم ابن السيد محمد المدنى بن عبد الرسول البرزنجى الشافعي الشيخ الفاضل العالم البارع مفتي السادة الشافعية بالمدينة النبوية. ولد ونشأ نشأة صالحة وبرع فى الخطب والترسل وصار إماما وخطيباً ومدرساً بالمسجد النبوى. وألف مؤلفات نافعة وانشاآت رائعة منها: مولد النبى صلى الله عليه وسلم المعروف بمولد البرزنجى.

73. (الشيخ) فتح الله البنانى المغربى الشاذلى له: فتح الله فى مولد خير خلق الله.

74. بلوغ المرام لبيان ألفاظ مولد سيد الأنام للشيخ أبى الفوز احمد المرزوقى).

75. (الشيخ) شهاب الدين احمد بن احمد اسمعيل الحلوانى الخليجى (نسبة إلى رأس الخليج قرب دمياط) الشافعي المتوفى ببلده يوم عرفة سنة 1308ھ العلم الأحمدى فى المولد المحمدى أوله الحمد لله والصلاة والسلام على سيدنا رسول الله.

76. (الشيخ) رضوان العدل بيبرس من أبناء القرن الرابع عشر للهجرة. خلاصة الكلام فى مولد المصطفى عليه الصلاة والسلام طبع مطبعة بولاق 1313ھ يقع فى 64 صفحة.

77. عطيه بن إبراهيم الشيبانى له نظم أسماء مولد المصطفى العدنانى مطبعة العلمية 1311ھ فى 36 صفحة.

78. (الشيخ) مصطفى بن محمد العفيفى الشافعي (من أبناء أوائل القرن الثالث عشر للهجرة) له: فتح اللطيف شرح نظم المولد الشريف- وهو شرح على مولد البرزنجى. طبع بولاق 1293ھ.

79. المنظر البهى فى مطلع مولد النبى للشيخ محمد الهجرسى.

80. (الشيخ) أبو الفوز احمد المرزوقى المالكى ابن محمد رمضان الحسينى نزيل مكه. له: بلوغ المرام لبيان الفاظ مولد سيد الانام- وهو شرح على مولد الشيخ احمد بن قاسم المالكى الشهير بالحريرى طبع مطبعة بولاق 1286 و

1291 یقع فی 200 صفحة.

81. (الشیخ) عبد اللہ بن محمد المناوی الاحمدی الشاذلی مولد النبی (أو) المولد الجلیل حسن الشکل الجمیل طبع مطبعة بولاق 1300ھ 60 صفحة. (الشیخ) محمد بن حسن بن محمد بن احمد جمال الدین بن بدر الدین الشافعی الاحمدی ثم الخلوتی السمنودی الازهری المعروف بالمنیر ولد بسمنود وحفظ القرآن وبعض المتون وقدم الجامع الازهر وعمره عشرون سنة وأخذ علی مشائخ عصره واجتمع بالسید مصطفی البکری فلقنه طریقة الخلوتیة وانضوی إلی الشیخ شمس الدین محمد الحفنی، ثم کف بصره وانقطع إلی الذکر والتدریس فی منزله بالقرب من قنطرة الموسکی ولازم الصوم نحو ستین عاماً ووفدت علیه الناس من کل جهة إلی أن وافاه الأجل المحتوم وجهز و کفن وصلی علیه بالأزهر فی مشهد حافل وأعید إلی الزاویة الملاصقة لمنزله. له الدر الثمین فی مولد سید الأولین والآخرین.

82. (الشیخ) أبو عبد المعطی محمد بن عمر بن عربی بن علی نووی الجاوی البنتنی اقلیماً التناوی بلداً (أحد علماء القرن الرابع عشر للهجرة) 1- الابریز الدانی فی مولد سیدنا محمد السید العدنانی - طبع حجر مصر 1299ھ.

83. الأنوار ومفتاح السرور والأفکار فی مولد النبی المختار لأبی الحسن: أحمد بن عبد اللہ البکری وهو: کتاب جامع مفید فی مجلد أوله: (الحمد للہ الذی خلق روح حبیبه... الخ) جمعها: لتقرأ فی شهر ربیع الأول وجعلها: سبعة أجزاء.

84. التنویر فی مولد السراج المنیر لأبی الخطاب: عمر بن الحسن المعروف: بابن دحیة الکلبی المتوفی: سنة، ثلاث وثلاثین وستمائة ألف بإربل سنة 604. أربع وستمائة وهو متوجه إلی خراسان بالتماس الملك المعظم الأیوبی وقد قرأه علیه بنفسه وأجازه بألف دینار غیر ما أجری علیه مدة إقامته.

85. الدر المنظم فی مولد النبی المعظم لأبی القاسم: محمد بن عثمان اللؤلؤی الدمشقی المتوفی: سنة 867ھ ثم اختصره وسماه: (اللفظ الجمیل بمولد النبی الجلیل)

86. الدرة السنیة فی مولد خیر البریة للحافظ صلاح الدین: خلیل بن کیکلدی العلائی

87. ظل الغمامة فی مولد سید تهامة لأحمد بن علی بن سعید أوله: (الحمد للہ الذی أبرز من غرة عروس الحضرة... الخ)

88. حسن المقصد فی عمل المولد للحافظ جلال الدین السیوطی رحمه اللہ

89. الکواکب الدریة فی مولد خیر البریة لأبی بکر بن محمد الحبشی البسطامی أوله: (الحمد لله الذی صور الآدمی).

90. المولد النبوی الشریف للشیخ محمد نجا مفتی بیروت سابقا.

۱۰۰۔ المولد الشریف، شیخ الاکبر امام محی الدین ابن العربی، 4 مخطوطات (میرے پاس ڈیجیٹل کاپیوں میں محفوظ ہیں)۔ یہ مخطوطے جس کا عکس آپ نیچے دیکھ سکتے ہیں یہ مکاشفہ بکس لائبریری میں اپلوڈ کر دیئے گئے ہیں تاکہ مسلمانانِ اسلام کہیں سے بھی دنیا کے خطے سے اسکو اپنے کمپیوٹر میں ڈاؤنلوڈ کر سکیں۔ جامع الملک یعنی کنگ سعود یونیورسٹی سعودی عرب کے مخطوطہ جات کے سکیشن میں یہ دستیاب ہیں۔

The whole list of 100 names which are been given above are the the list of most famous authors of Islam, Imam and Muhaditheens who wrote these books on the topic of Milad e Nabawiyah (sal Allaho Alaihi wasalam). Alhamdolillah almost many of these books are been uploaded to Makashfa Literature section along with original manuscripts in digital formats available for easy download and research work. You can also download and use it as per concern. These shows the real authentic ideology of Islamic Ummah from 1400 years on Aqaid (beliefs) among which many of the beliefs are been spoken as "Bidda" by some people who had'nt have courage to research and then base their references on authority. Now I will only present few of the scans of authentic books regarding this matter, for further information or translations you can visit our blog and site given in the end to see that scans library in which you will find all exegesis of Holy Qura'an and Hadith of the Holy Prophet Sal Allaho Alaihi Wasalam.

میرے محترم بھائیو اور بہنو! ان سب تفصیلات کی روشنی میں ہر مسلمان باقاعدہ خود تحقیق کر کے اپنے عقیدے میں درستگی پیدا کر سکتا ہے۔ آقائے دوجہاں ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خوشی منانا، وہ عظیم عبادت ہے کہ جس سے اللہ رب العزۃ سے تعلق استوار ہوتا ہے اور اسوہ حسنہ جاننے کا موقع ملتا ہے۔ دیوبند کے مولانا اشرف علی تھانوی، گنگوہی صاحب کے مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ہوں یا

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، دونوں حضرات میلاد کے نہ صرف قائل تھے بلکہ آخر میں دیئے گئے عکسوں میں آپ دیکھیں گے کہ خود تھانوی جی نے اس کی تصدیق اپنی کئی کتب میں کر رکھی ہے۔ مسلک وہابیہ سلفیہ اہل حدیث کے علامہ نواب صدیق حسن قنوجی بھوپالی، کے ساتھ ساتھ دیگر کئی معزز علماء نے یہاں تک کہ خود ابن عبدالوہاب نجدی کے فرزند نے بھی مختصر سیرۃ النبویہ میں میلاد شریف کو منانے کو باعث اجر و ثواب قرار دیا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنے سب ثبوتوں کی موجودگی میں کچھ لوگ کیسے اس اہم سنت کا انکار کر سکتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ اپنے ہی اکابرین کے کہے کو رد کر کے اپنا ایک نیا عقیدہ تخلیق کر لیتے ہیں۔ اللہ ہی ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی کے نسخوں میں سے ایک قلمی نسخے کی خوبصورت تصاویر اگلے صفحات پر ملاحظہ کیجیئے، اور خود اپنے ایمان سے ان سب ثبوتوں کی روشنی میں اپنے ضمیر سے فیصلہ کریں کہ کون صحیح ہیں اور کون غلط، بلکہ یہ فیصلہ کریں کہ کہاں کہاں پر ہم سب صحیح اور کہاں کہاں پر ہم لوگ غلط ہیں۔ اور انہیں نادانیوں کی وجہ سے ہم لوگوں میں تفرقہ پھیل رہا ہے۔

بسم الله
الحمد لله الذي افتتح عالم التدبير [illegible] واشرف نوع الانسان
وتوجه على ايجاده باسمه الرحمن ❁ وجعله نسخة جامعة لكمالاته
وحضرة حاوية لاسمائه وتجلياته ❁ ودائرة شاملة لأسرار
مصوناته ❁ ومحلا قابلا لظهور انفعالاته ❁ وتعيين الشأن ❁
وجعل الانسان الاكمل نقطة الدائرة وخليفة في الوجود بعد كلامه
بالعدل والاتقان ❁ وسماه في عالم الجبروت باحمد لقيامه
بحمد ربه ❁ قبل تعيّن عينه في الوجود من الاعيان ❁ وفي عالم
الغيب بابي القاسم لسر حجبه بين بحري الوجوب والامكان
وعند عالم الشهادة بمحمد لتمام ظهور صورته الكريمة
بالرحمة والامتنان ❁ الذي اثنى عليه موجده في نص القرآن
بقوله تعالى وانك لعلى خلق عظيم ليس في كون من الاكوان ❁
يا عظيم الثنا بخلق عظيم ❁ من عظيم الثنا اتاك الثناء
طبت حيا وميتا يا معدّى ❁ فلذا من شذاك طابت الارجاء
اللهم صل وسلم على الذات المقدسة الهاشمية [illegible]
صلاة تتوالى دائما [illegible] والانام واحسن
يا احمد للختام يا رحمن ❁ وقالت عائشة رضي الله عنها
كان خلقه القرآن ❁ فما اعرفها بسر هذا الشأن ❁ فكيف
لا يحمد من صفته العفو والاحسان ❁ وكيف لا يحب من هو روح
حياة اهل الايمان ❁ وكيف لا تحمده الكائنات وهو سبب
ايجادها وتعيينها من غيب الكتمان ❁ الذي لولاه ما خلقت
الافلاك الدائرة في الزمان ❁ فهو الرحمة الواسعة والكلمة
الجامعة التي بها كانت الاكوان ❁ المرسل من ربه رحمة للعالمين
والفاتح اقفال حقائق التكوين في كل اوان ❁ الجامع لجوامع
الكلم

امام ابن عربی کے مخطوطہ نمبر 1 کا عکس۔

: اقوال السادة العلماء فی الاحتفال بالمولد النبوی

1. ال ابن تيمية رحمه الله تعالى : ... فتعظيم المولد واتخاذه موسما قد يفعله بعض الناس ويكون له فيه أجر عظيم لحسن قصد وتعظيمه لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم/ السيرة الحلبية لعلى بن برهان الدين الحلبى (83/1-84) وذكره ابن تيمية فى كتابه اقتضاء الصراط المستقيم

2. وقد قال ابن حجر الهيثمى رحمه الله تعالى: والحاصل أن البدعة الحسنة متفق على ندبها وعمل المولد واجتماع الناس له كذلك أى بدعة حسنة.

3. ومن ثم قال الإمام أبو شامة شيخ الإمام النووى رحمهما الله تعالى : ومن أحسن ما ابتدع فى زماننا ما يفعل كل عام فى اليوم الموافق ليوم مولده صلى الله عليه وآله وسلم من الصدقات والمعروف وإظهار الزينة والسرور فإن ذلك مع ما فيه من الإحسان للفقراء مشعر بمحبته صلى الله عليه وآله وسلم وتعظيمه فى قلب فاعل ذلك وشكر الله على ما من به منا بإيجاد رسوله صلى الله عليه وآله وسلم الذى أرسله رحمة للعالمين.

4. وقال السخاوى: لم يفعله أحد من السلف فى القرون الثلاثة وإنما حدث بعد. ثم لا زال أهل الإسلام من سائر الأقطار والمدن يعملون المولد ويتصدقون فى لياليه بأنواع الصدقات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم/السيرة الحلبية لعلى بن برهان الدين الحلبى (83/1 - 84).

5. وقال ابن الجوزى رحمه الله تعالى : من خواصه أنه أمان فى ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام / السيرة الحلبية لعلى بن برهان الدين الحلبى (83/1 - 84).

6. وقال السيوطى رحمه الله تعالى : هو من البدع الحسنة التى يثاب عليها صاحبها لما فيه من تعظيم قدر النبى صلى الله عليه وآله وسلم وإظهار الفرح والاستبشار بمولده الشريف/ الحاوى للفتاوى (292/1). وقال أيضاً :

يستحب لنا إظهار الشكر بمولده صلى الله عليه وآله وسلم والاجتماع وإطعام الطعام ونحو ذلك من وجوه القربات وإظهار المسرات

وقال أيضا: ما من بيت أو محل أو مسجد قرئ فيه مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلا حفت الملائكة أهل ذلك المكان وعمهم الله تعالى بالرحمة والرضوان/ الوسائل في شرح المسائل للسيوطي.

7۔ وقال ابن الحاج رحمه الله تعالى: فكان يجب أن نزداد يوم الاثنين الثاني عشر في ربيع الأول من العبادات والخير شكرا للمولى على ما أولانا من هذه النعم العظيمة وأعظمها ميلاد المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم / المدخل 361/1)).

8۔ وقال ابن الحاج رحمه الله تعالى: ومن تعظيمه صلى الله عليه وآله وسلم الفرح بليلة ولادته وقراءة المولد/ الدرر السنية ص (190).

9۔ وقال الحافظ العراقي رحمه الله تعالى: إن اتخاذ الوليمة وإطعام الطعام مستحب في كل وقت فكيف إذا انضم إلى ذلك الفرح والسرور بظهور نور النبي صلى الله عليه وآله وسلم في هذا الشهر الشريف ولا يلزم من كونه بدعة كونه مكروها فكم من بدعة مستحبة بل قد تكون واجبة / شرح المواهب اللدنية للزرقاني..

10۔ وقال شيخ الإسلام ابن حجر العسقلاني رحمه الله تعالى: أصل عمل المولد بدعة لم تنقل عن أحد من السلف الصالح من القرون الثلاثة ولكنها مع ذلك قد اشتملت على محاسن وضدها فمن تحرى في عملها المحاسن وجنب ضدها كان بدعة حسنة وإلا فلا وقد ظهر لي تخريجها على أصل ثابت في الصحيحين من أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشورا فسألهم فقالوا هو يوم أغرق الله فيه فرعون ونجى موسى فنحن نصومه شكرا لله تعالى فيستفاد منه الشكر لله على ما من به في يوم معين من إسداء نعمة أو دفع نقمة ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر لله يحصل بأنواع العبادة كالسجود والصيام والصدقة والتلاوة وأي نعمة أعظم من النعمة ببروز هذا النبي نبي الرحمة في ذلك اليوم وعلى هذا فينبغي أن يقتصر فيه على ما يفهم الشكر لله تعالى من التلاوة والإطعام وإنشاد شيء من المدائح النبوية المحركة للقلوب إلى فعل الخير والعمل

للآخرة وأما ما يتبع ذلك من السماع واللهو وغير ذلك فينبغي أن يقال: ما كان من ذلك مباحا بحيث يقتضي السرور بذلك اليوم لا بأس بإلحاقه به وما كان حراما أو مكروها فيمنع وكذا ما كان خلاف الأولى / الفتاوی الکبری (196/1).

11. وقال ابن عابدين فی شرحه علی مولد ابن حجر: اعلم أن من البدع المحمودة عمل المولد الشريف من الشهر الذی ولد فيه صلى الله عليه وآله وسلم: وقال أيضا: فالاجتماع لسماع قصة صاحب المعجزات عليه أفضل الصلوات وأكمل التحيات من اعظم القربات لما يشتمل عليه من المعجزات و كثرة الصلوات.

12. وقال الشيخ حسنين محمد مخلوف شيخ الأزهر رحمه الله تعالى: إن إحياء ليلة المولد الشريف وليالی هذا الشهر الكريم الذی أشرق فيه النور المحمدی إنما يكون بذكر الله تعالى وشكره لما أنعم به على هذه الأمة من ظهور خير الخلق إلى عالم الوجود ولا يكون ذلك إلا فی أدب وخشوع وبعد عن المحرمات والبدع والمنكرات ومن مظاهر الشكر على حبه مواساة المحتاجين بما يخفف ضائقتهم وصلة الأرحام والإحياء بهذه الطريقة وإن لم يكن مأثورا فی عهده صلى الله عليه وآله وسلم ولا فی عهد السلف الصالح إلا أنه لا بأس به وسنة حسنة / فتاوی شرعية (131/1)..

13. وقال الشيخ محمد متولی الشعراوی رحمه الله تعالى: وإكراما لهذا المولد الكريم فإنه يحق لنا أن نظهر معالم الفرح والابتهاج بهذه الذكرى الحبيبة لقلوبنا كل عام وذلك بالاحتفال بها من وقتها... على مائدة الفكر الإسلامی ص (295).

14. وقال المبشر الطرازی شيخ الإسلام السابق فی تركستان. رحمه الله تعالى: إن الاحتفال بذكرى المولد النبوی الشريف أصبح واجبا أساسيا لمواجهة ما استجد من الاحتفالات الضارة فی هذه الأيام.

مصنفات العلماء فی المولد

الحافظ محمد بن ابی بکر بن عبداللہ القیسی الشافعی المعروف بالحافظ ابن ناصر الدین الدمشقی المولود سنۃ (777ھ) والمتوفی سنۃ (842ھ) قال عنہ الحافظ ابن فہد فی لحظ الألحاظ ذیل تذکرۃ الحفاظ: ھو إمام مؤرخ لہ الذھن الصافی السلیم تولی مشیخۃ اھل دار الحدیث بالأشرفیۃ بدمشق وترجم الحافظ جمال الدین عبدالھادی الحنبلی فی کتابہ (الریاض الیانعۃ) لابن ناصر الدین وقال معظما للشیخ ابن تیمیۃ محبا لہ مبالغا فی محبتہ قد صنف فی المولد النبوی الشریف أجزاء عدیدۃ ذکرھا صاحب کشف الظنون ص (319) ومنھا جامع الآثار فی مولد النبی المختار ومنھا اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق

.

وھو الإمام الکبیر عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمن المصری الشھیر بالحافظ العراقی المولود : الحافظ العراقی - سنۃ (725ھ) المتوفی سنۃ (808ھ) برع فی الحدیث والإسناد والحفظ وھو العلامۃ الحجۃ صنف مولدا شریفا سماہ (المورد الھنی فی المولد السنی) ذکرہ ضمن مؤلفاتہ.

وھو محمد بن عبدالرحمن القاھری المعروف بالسخاوی المولود سنۃ (831ھ) المتوفی سنۃ (902ھ) :الحافظ السخاوی - بالمدینۃ المنورۃ وترجم لہ الشوکانی فی کتابہ البدر الطالع وقال عنہ: من الأئمۃ الکبار وقال عنہ ابن فھد: لم أر فی الحفاظ المتأخرین مثلہ وقال عنہ الشوکانی لو لم یکن لہ من التصنیف إلا کتاب (الضوء اللامع) لکان دلیلا علی إمامتہ وقال صاحب کشف الظنون: للحافظ السخاوی جزء فی المولد الشریف.

المتوفی سنۃ (1014ھ) صاحب شرح المشکاۃ ترجم لہ الشوکانی فی :الحافظ ملا علی القاری بن سلطان بن محمد الھروی - (البدر الطالع) وقال: أحد مشاھیر الأعلام ومشاھیر أولی الحفظ والإفھام وقد صنف فی مولد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتابا قال صاحب اکشف الظنون اسمہ (المورد الروی فی المولد النبوی).

وھو عماد الدین إسماعیل بن عمر بن کثیر صاحب التفسیر فقال الذھبی فی المختص : الإمام :الحافظ ابن کثیر - المحدث البارع ثقۃ متقن محدث متفنن وترجم لہ العسقلانی فی کتابہ (الدرر الکامنۃ فی أعیان المئۃ الثامنۃ) فقال: اشتغل بالحدیث ومتونہ ورجالہ وأخذ عن ابن تیمیۃ ففتن بحبہ وامتحن بسببہ کثرت تصانیفہ فی البلاد صنف الإمام ابن کثیر مولدا نبویا طبع أخیرا بتحقیق الدکتور صلاح الدین المنجد.

وجیه الدین بن عبدالرحمن بن علی بن محمد الشیبانی الیمنی الزبیدی الشافعی والدیبع بلغة :الحافظ ابن الدیبع · السودان: هو لقب جده الأعلی ولد فی محرم سنة (866ه) وتوفی یوم الجمعة ثامن رجل الفردسنة (944ه) وکان أحد أئمة الزمان حدث بالبخاری أکثر من مائة مرة وصنف مولدا مشهورا حققه الشیخ محمد علوی المالکی رحمه الله.

(اختتام،عربی تفصیلاتِ میلادو کتب)۔

امام عبد الرحمٰن بن علی الجوزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند نایاب قلمی نسخوں کے عکس ملاحظہ کریں جو کہ آجکل جامعہ الملک کے ایس اے یونیورسٹی آف کنگ سعود کی مخطوطہ جات سیکشن میں محفوظ ہیں۔ پہلا نسخہ 597ھ، تحریر 1288ھ کی ہے۔ جس میں صاف صاف پڑھا جاسکتا ہے کہ امام ابن جوزی میلاد پر اشعار پیش کر رہے ہیں۔ ملاحظہ کریں۔

Here are 3 different manuscripts taken from King Saud University Ksa, manuscript section. Imam Abd'u'Rahman bin Ali al-Jawzi's three manuscripts regarding celebrating Mawlid an Nabi Sal Allaho Alaihi Wasalam. In some places he also mentioned this aqeedah of Ahlu Sunnah in form of Nashi'ed or poetry. In which he also has given many ahadith in collaboration to this topic. I am presenting these three manuscript's scans, which can be seen in next few pages.

Manuscript Nob 1:

قسم الاول، من المخطوطہ جات، امام ابن جوزی مولد النبی ﷺ۔ مکتبۃ الجامع الملک سعودی عرب۔ قسم اول۔

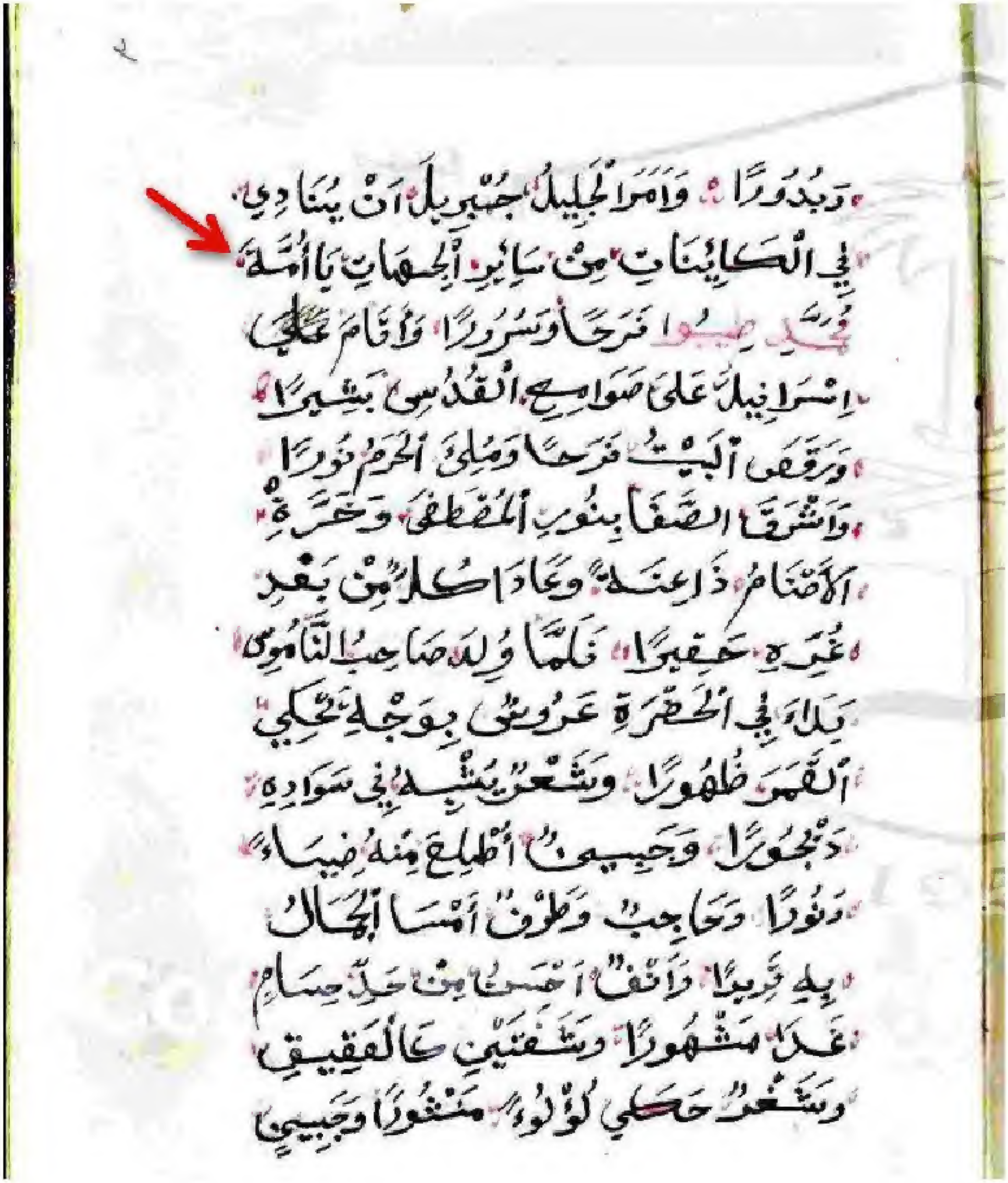
وبدورا وأمر الجليل جبريل أن ينادي
في الكائنات من سائر الجهات يا أمة
محمد صيحوا فرحا وسرورا وأقام علي
إسرافيل على صوامع القدس بشيرا
ورقص البيت فرحا وملئ الحرم نورا
وأشرق الصفا بنور المصطفى وخرت
الأصنام ذاعنة وعاد كل من يعبد
غيره حقيرا فلما ولد صاحب الناموس
بدا في الحضرة عروس بوجه يحكي
القمر ظهورا وشعر يشبه في سواده
ديجورا وجبين أطلع منه ضياء
ونورا وحاجب وطرف أمسا الجمال
به قريبا وأنف أحسن من حد حسام
غدا مشهورا وشفتين كالعقيق
وثغر حكى لؤلؤا منثورا وجبين

Manuscript No 2:

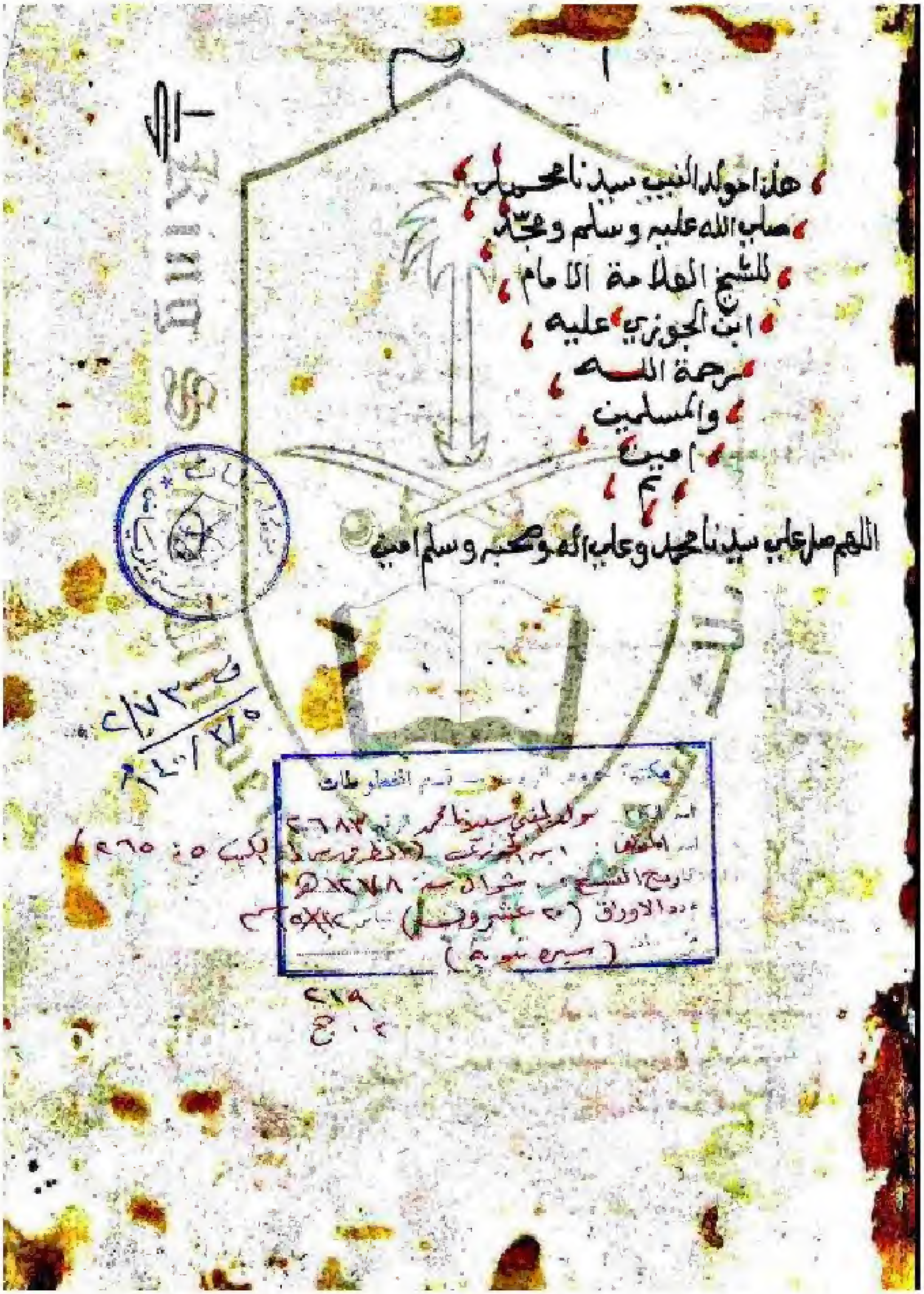
هذا مولد النبي سيدنا محمد
صلى الله عليه وسلم ومجد
للشيخ العلامة الامام
ابن الجوزي عليه
رحمة الله
والمسلمين
آمين
اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم آمين

مخطوطہ دوئم، از کنگ سعود یونیورسٹی شعبہ مخطوطہ جات، سعودی عرب۔ قسم دوئم

Manuscript Nob 3:

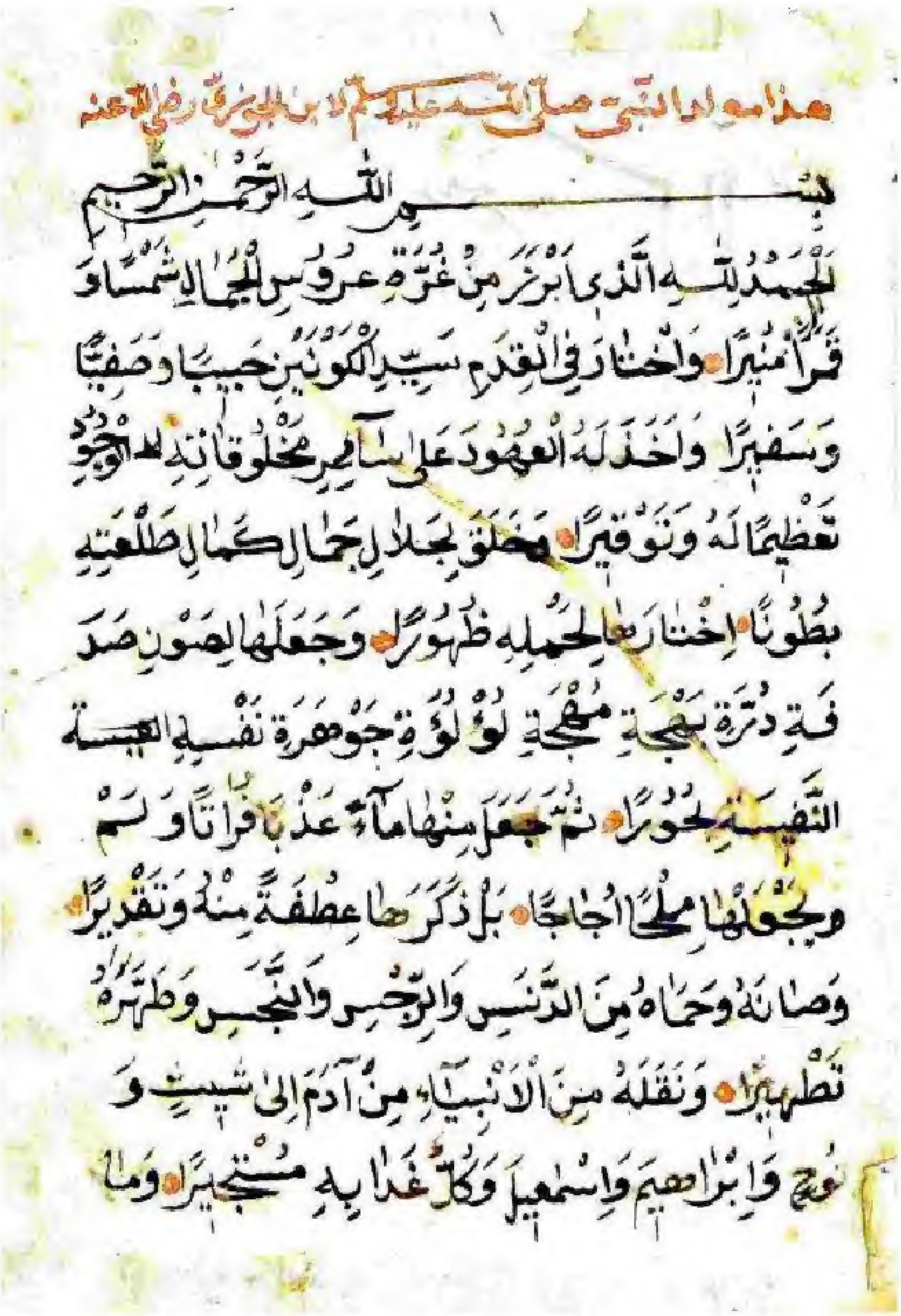
هذا مولد النبي صلى الله عليه وسلم لابن الجوزي رضي الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ابرز من غرة عروس الجمال شمسا و
قمرا منيرا • واختار في القدم سيد الكونين حبيبا وصفيا
وسفيرا واخذ له العهود على سائر مخلوقاته له الوجود
تعظيما له وتوقيرا • مخلوق بجلال جمال كمال طلعته
بطونا اختار لها الحمله ظهورا • وجعلها الصون صد
فة درة بهجة مبهجة لؤلؤة جوهرة نفسه النفيسة
النفيسة حورا • ثم جعل منها ماءا عذبا فراتا ولم
يجعلها ملحا اجاجا • بل ذكرها عطفة منه وتقديرا
وصانه وحماه من الدنس والرجس والنجس وطهره
تطهيرا • ونقله من الانبياء من آدم الى شيث و
نوح وابراهيم واسمعيل وكل غدا به مستجيرا • وما

مخطوطہ سوئم: امام ابن جوزی، مولد النبی ﷺ ۔ قسم سوئم، مکتبۃ الجامع الملک سعودی عرب شعبہ مخطوطہ جات۔

عکس نسخہ، کتاب اثبات المولد والقیام، از حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلویؒ

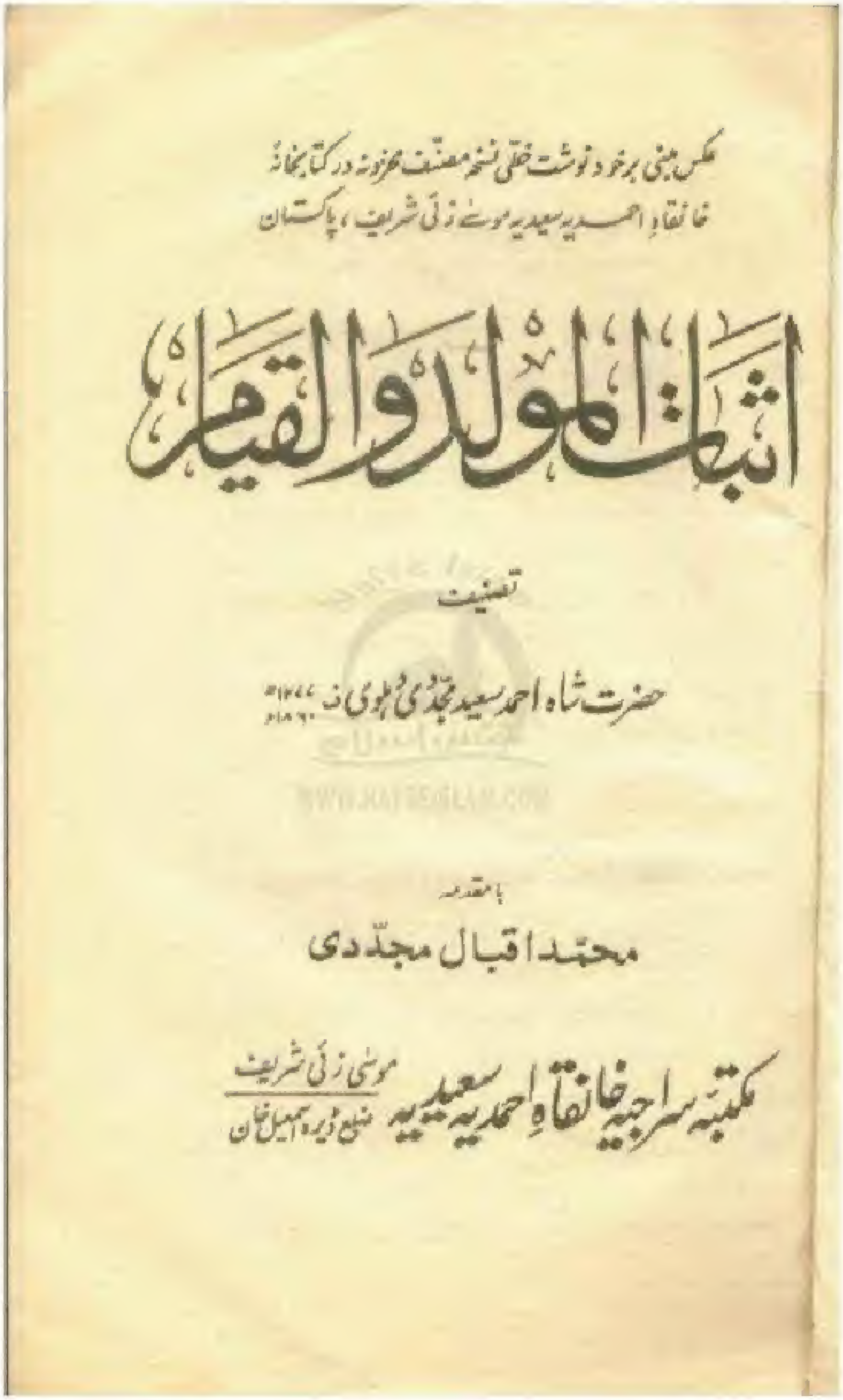
عکس مبنی بر خود نوشت خطی نسخہ مصنف مخزونہ در کتابخانۂ
خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسےٰ زئی شریف، پاکستان

اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ت ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

با مقدمہ

محمد اقبال مجددی

مکتبہ سراجیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ
موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

١٤

لله تعالى يحصل بانواع العبادات كالسجود والقيام والصدقة والتلاوة
واى نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبي الكريم نبي الرحمة في ذلك
اليوم وعلى هذا فينبغى ان يتحرى اليوم بعينه حتى يطابق قصة
موسى في يوم عاشورا انتهى وقال شيخنا شيخ الاسلام بقية المجتهدين
الاعلام جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر السيوطى رحمه الله
وقد ظهر لى تخريجه على اصل آخر غير الذى ذكره الحافظ وهو ما رواه البيهقى
عن انس رض ان النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه ورد
ان جده عبد المطلب عق عنه في سابع ولادته والعقيقة لا تعاد مرة
ثانية فيحمل ذلك على ان هذا فعله صلى الله عليه وسلم اظهار الشكر على
ايجاد الله تعالى اياه رحمة للعالمين وتشريفا لامته صلى الله عليه وسلم
كما كان يصلى على نفسه لذلك فيستحب لنا ايضا اظهار الشكر بمولده
بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلك من وجوه القربات
واظهار المسرات انتهى وصرح بمثل ذلك في شرح سنن ابن ماجه وقال
الشيخ الامام جلال الدين عبد الرحمن ابن عبد الله مولد رسول الله
صلى الله عليه وسلم معظم مكرم قدس يوم ولادته وشرف وعظم

محترم قارئین! ان تمام تفصیلات سے آپ بخوبی جان گئے ہوں گے کہ میلاد نہ صرف آقائے دوجہاں ﷺ خود مناتے تھے بلکہ صحابہ، کرام بھی محافل کا انعقاد کرتے تھے جیسا کہ ایک حدیث بھی ہے کہ جس میں آقائے دوجہاں ایک صحابی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں جنہوں نے بچوں کو اور بڑوں کو بٹھایا ہوا ہوتا ہے اور آپ ﷺ کے ولادت کے واقعات سنا رہے ہوتے ہیں، جب آقائے رحمت یہ دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اللہ کے فرشتوں کا نزول ہو رہا ہے اس محفل پر اور فرشتے پڑھنے والوں یعنی (نبی کریم کی ولادت کے واقعات کا تذکرہ کرنے والوں) کی مغفرت کی دعا کر رہے ہیں۔ ایسے ہی ایک بات ذہن میں رکھیئے کہ قرونِ اولیٰ میں چونکہ یہ روشنیاں یہ شہروں کی گہما گہمی اور جدید دنیا تو ہوتی نہیں تھی اسی لیئے ہر چیز میں سادگی تھی، اس وقت چراغ جلتے تھے آج بجلی کے قمقمے اور فانوس ہوتے ہیں۔ اُس وقت گھر اور مساجد کچے گارے سے بنتے تھے آج سیمنٹ استعمال ہوتا ہے۔ بس یہی فرق ہے کہ کچھ لوگ اس کو سمجھ نہیں پاتے۔ کچھ حضرات کا اعتراض یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ جو سنی لوگ جھنڈے لے کر جلوس نکالتے ہیں اس کا کیا جواز ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جھنڈے وہ بھی سبز یہ بھی فرشتوں کی سنت ہے۔ خصائص الکبری، مواہب اللدنیہ جیسی (سیر یعنی تاریخ) کی کتب میں لکھا ہوا ہے کہ آقائے دوجہاں کی ولادت کے موقع پر سارے جہاں میں روشنی ہو گئی اور تین جھنڈے نصب کیئے گئے، جس کی مکمل تفصیل کتاب کے آخر میں دیئے گئے حوالوں میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ بدعت حسنہ پر اجر ملتا ہے، ہر وہ کام جس میں کوئی شرعی طور پر ممانعت نہ پائی جاتی ہو، بلکہ دین سے محبت اور رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی سے عشق کے اظہار کو کسی بھی صورت میں برا فعل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکے، یہاں آپ نے ہر مسلک کے علماء کے خیالات ملاحظہ فرمائے اب آخر میں ایسے ہی پہلے سلف اسلاف کی کتابوں کے عکس پیش کیئے جارہے ہیں بلکہ ساتھ ساتھ میلاد پر جن لوگوں کے دلوں میں شکوک ہیں ان کے بھی علماء جیسے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ، اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے بھی فرمودات پیش خدمت ہیں عکسوں کی صورت میں جس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میلاد منانا نہ صرف عین باعث ثواب عمل ہے بلکہ قرآنی نصوص سے لے کر علمائے ملت تک کے عمل میں بھی یہ بات شامل رہی ہے اور اس کام کو مستحسن کام قرار دیا گیا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ عکس آخر میں ہیں۔

ملفوظاتِ حکیم الامت، مولانا اشرف علی تھانوی کا ملفوظ نمبر 21، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ پاکستان، صفحہ 326 میں ایک عجیب و غریب کلیہ دیا گیا ہے کہ موصوف لکھتے ہیں کہ "اگرچہ مولود شریف اور جگہ تو بدعت ہے، لیکن کالج میں جائز اور حفاظتِ دین کا ذریعہ ہے"۔ اب اس عجیب و غریب نقطہ پر کافی کچھ کہا جا سکتا ہے مگر مختصراً یوں سمجھ لیں کہ جو کام ایک جگہ حفاظتِ دین ہوگی وہ ہر جگہ ہی محافظِ دین ہوگی۔ یعنی اگر نماز ایک جگہ پر اسلام پھیلانے کا ذریعہ ہے تو یہ ہر جگہ ہی اسلام پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ اس کو محدود نہیں کیا جا سکتا، یہ کیا عجیب و غریب منطق ہے کہ اور جگہ تو بدعت ہے۔ اب یہ الفاظ بہ ذاتِ خود تفریق کا سبب بنتے ہیں کیونکہ مولانا نے اس کو بدعت تو کہہ دیا۔ لیکن عام عوام کے دماغوں کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ بدعت بری چیز ہے، یہ نہیں بتایا جاتا کہ یہ بدعتِ حسنہ کی قسم ہے اور یہیں سے گمراہیاں پھیل رہی ہیں کیونکہ ایک جائز کام کو کچھ لوگ اپنی نادانی میں بدعت بدعت کہہ کر امتِ مسلمہ کو تقسیم کیئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ، محدث شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی، حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی، اور حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی جیسے اکابرینِ دیوبند نے خود نہ صرف میلاد منایا ہے بلکہ اس پر انتہائی خوشی اور مسرت کا بھی اظہار کیا ہے اور اپنے چاہنے والوں اور مریدین کو بھی میلاد کا اہتمام کرنے کا حکم دیا ہے۔ دیوبند کا راستہ تب جدا ہوا جب وہ وہابی نظریات سے متاثر ہو کر کُلی طور پر اپنے اکابرین کا راستہ چھوڑ کر اسماعیل دہلوی کے عقیدے کو اختیار کر بیٹھی جو کہ اسمیں متشدد تھے اور اسکو بے دینی قرار دیتے تھے۔ ان ہی وجوہات کی بنا پر آج دیوبند 2 حصوں میں تقسیم ہے۔ اسی طرح ہی مولانا اشرف علی تھانوی اپنی ایک دوسری کتاب میں نہ صرف میلاد کو جائز بلکہ خود بھی لکھتے ہیں کہ (آج سے ہم تمہارے قیام والے میلاد میں شرکت کریں گے اور تم ہمارے عدم قیام والے مولد میں شرکت کیا کرو) یعنی دوسرے الفاظ میں اتحاد بنانے کے لیئے لکھ رہے ہیں کہ ہم تو میلاد کو اس لیئے نہیں مناتے کہ اس میں قیام ہوتا ہے، حالانکہ یہ بھی مولانا صاحب کی غلط فہمی اور تنگ نظری ہی لگتی ہے کیونکہ، جب کوئی بڑا بھی محفل میں آجائے تو چھوٹے کھڑے ہو کر اپنے بزرگ کی تعظیم کرتے ہیں، یہ اخلاقیات کا اسلامی طریقہ کہلاتا ہے۔ تو آقائے دوجہاں ﷺ کے مقدس نام کی خاطر قیام کرنا کیسے ناجائز ہو گیا؟۔ (بحوالہ: خطباتِ حکیم الامت، تذکرہ میلاد النبی ﷺ، اشرف علی تھانوی، 5، ادارہ اسلامیات لاہور پاکستان صفحہ 230)۔ اسی کتاب کے صفحہ 212 پر تعظیمی قیام کے ٹائیٹل کے ماتحت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

"اسی طرح ماہ ربیع الاول میں گو ہر طرف مجلس مولود کو دیکھ کر ہمارے دل میں گد گدی اٹھتی ہے اور ایک تحریک و تقاضا پیدا ہوتا ہے مگر عوام کے غلوفی المنکرات کی وجہ سے ہم اس ماہ میں خاص تاریخوں میں یہ ذکر نہیں کرسکتے"۔

یعنی ثابت ہوا کہ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت کو بھی معلوم ہے کہ یہ چیز بالکل جائز ہے اور اس سے اچھی چیز دین پھیلانے کی اور کوئی نہیں ہو سکتی لیکن اس کے باوجود بھی اپنے دوہرے معیارات کی وجہ سے زبردستی انہوں نے امت کو اس فعل سے روک رکھا ہے اور اسکو غلوفی المنکرات جیسے ثقیل الفاظ میں چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اگر اس کلیہ اور اصول کو مانا جائے تو پھر تو، دیوبندی حضرات کا رائے ونڈ کا سالانہ جلسہ، سہ روزہ، چلہ اور چار مہینے سب کے سب غلوفی المنکرات کے زمرے میں آئیں گے۔ جبکہ کلیاتِ امدادیہ جو کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی تصنیف ہے اور دس کتابوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں صاف صاف دیوبند کے پیر و مرشد لکھتے ہیں کہ (مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں، رہا عملدرآمد جو اسی مسئلے میں رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ عمل رکھیں اسکا)۔ صفحہ 10، فیصلہ ہفت مسئلہ کلیات امدادیہ۔

تو بھائیو! معلوم ہوا کہ خود دیوبند کے اصل اکابرین بھی محافلِ میلاد کا انعقاد کرتے تھے اور اس کو باعثِ ثواب سمجھ کر اس سے فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ دیوبندی بھائیوں کو اپنا قبلہ کم سے کم اس معاملے پر اب درست کر لینا چاہیئے۔ اور اپنے اکابرین کے اس پرانے عقیدے کی طرف مراجعت کرنی چاہیئے جس میں تمام لوگوں میں اتحاد اور محبت کے ساتھ ساتھ ایک عقیدہ کارفرما ہو جو کہ مسلم دنیا کو اتحاد کی طرف لے جائے نا کہ انتشار کی طرف۔ نیچے دیئے ہوئے عکس ملاحظہ کریں، خود دیوبند کے چھاپے اداروں کی، یہ کتابیں ہماری باتوں کا مدلل ثبوت دیتی ہیں اور تقاضہ کرتی ہیں کہ میلاد پر اس بے کار کی بحث کو چھوڑ کر قرآنی نصوص کے مطابق اور سلف و خلف کی پیروی میں پوری طرح میلاد کو منایا جائے اور مذہبی جوش و جذبہ دکھایا جائے۔

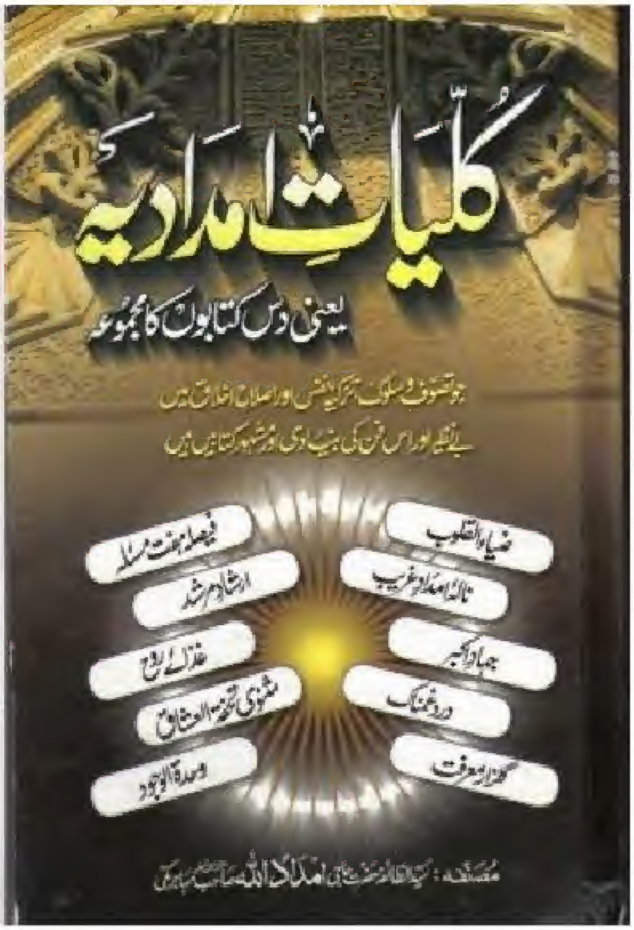

دیوبند کے پیر و مرشد کا عمل کو دیوبندی حضرات کی چھاپی کتاب کے عکس میں آپ پڑھ سکتے ہیں، یہ عقائد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خانوادے کے ہیں یہی عقائد، بریلوی صوفی حضرات کے ہیں اور یہی عقائد فقہ جعفریہ یعنی شیعہ حضرات کے بھی ہیں اس معاملے پر۔ یعنی مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں یعنی شیعہ اور سنی میں اس معاملے یعنی میلاد منانے پر کوئی اختلاف نہیں، البتہ خود کو سنی کہنے والی دیوبند اور غیر مقلد یعنی وہابی حضرات ہی اپنے اکابرین کے عقیدے کو چھوڑ چکے ہیں اور ایک نئی راہ اپنالی ہے جس میں سراسر گمراہی ہے اور امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی ایک عالمی صیہونی سازش۔ اگر تمام تر مسالک اور فرقے اپنے اپنے اسلاف کے ہی کہے پر عمل کرلیں تو ان معاملات میں کبھی کوئی الگ نہ کرسکتا۔ ہماری بھی درخواست ہے کہ تمام لوگ خود جتنا ممکن ہوسکے تحقیق کریں، اور یا پھر ہماری اس پیش کی گئی تحقیق پر تو اعتبار کرلیں جو کہ آپ اپنی آنکھوں سے پڑھ، اور دیکھ رہے ہیں۔

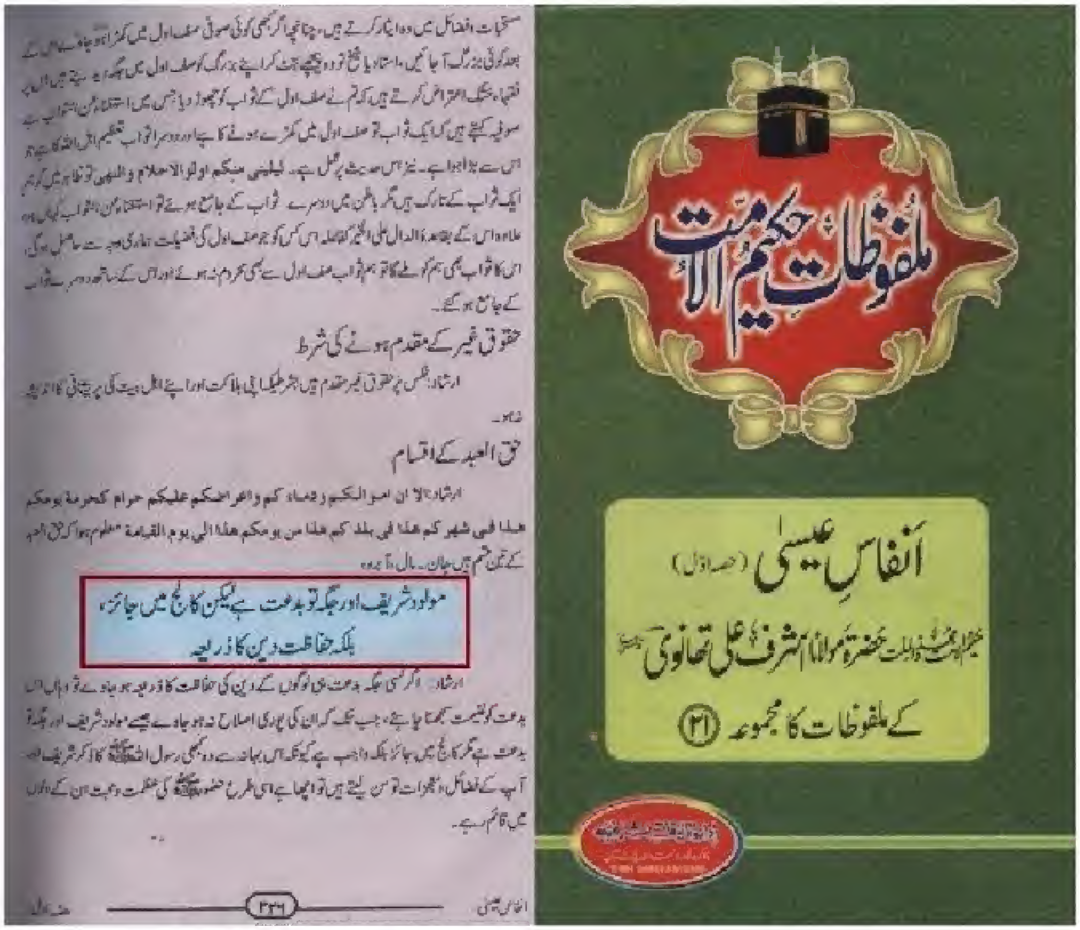

حقوقِ غیر کے مقدم ہونے کی شرط

حق العبد کے اقسام

مولود شریف اور جگہ تو بدعت ہے لیکن کالج میں جائز،
بلکہ حفاظتِ دین کا ذریعہ

یہ ہے وہ عجیب و غریب کلیہ جسکا ہم نے اوپر ذکر کیا کہ کالج میں جائز، لیکن باقی جگہ ناجائز، یہ تو وہی بات ہوئی کہ، سکول میں کلمہ طیبہ جائز لیکن باہر کسی جگہ پڑھا تو بدعت۔ یا۔ گھر میں نماز پڑھی تو ثواب لیکن کسی اور جگہ پڑھی تو بدعت۔ یہی وہ دوہرا معیار اور دوغلی باتیں ہیں جس سے تفریق بڑھتی ہے اور امت میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ ایک چیز کو جائز قرار دے کر بھی اس کو ناجائز کہنا صرف اور صرف ہٹ دھرمی اور ضد ہے اسلام ہر گز نہیں۔ میلاد کا باقاعدہ جلوسوں کی شکل میں انعقاد بھی موصل شہر میں سلطان مظفر الدین کو کبری کے دور میں ہوا تھا جس پر تمام امت نے اجماع کیا۔ حتیٰ کہ خود مجاہد اسلام حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ان محافل میں شرکت کی۔ فقیہہ عیسی الہکاری کے ذریعے، خطبے سے خلیفوں کے نام نکال کر فقط اللہ اور اسکے حبیب ﷺ کے نام کا رواج کیا اور محافلِ میلاد میں بھی شرکت کی۔ اس کے ثبوت تاریخ الکامل، تاریخ ابن کثیر وغیرہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور جس پر امت کا اجماع ہوجائے تو بعد از اجماعِ امت، اس میں پس و پیش کرنا فقط گمراہی اور بے دینی ہے۔

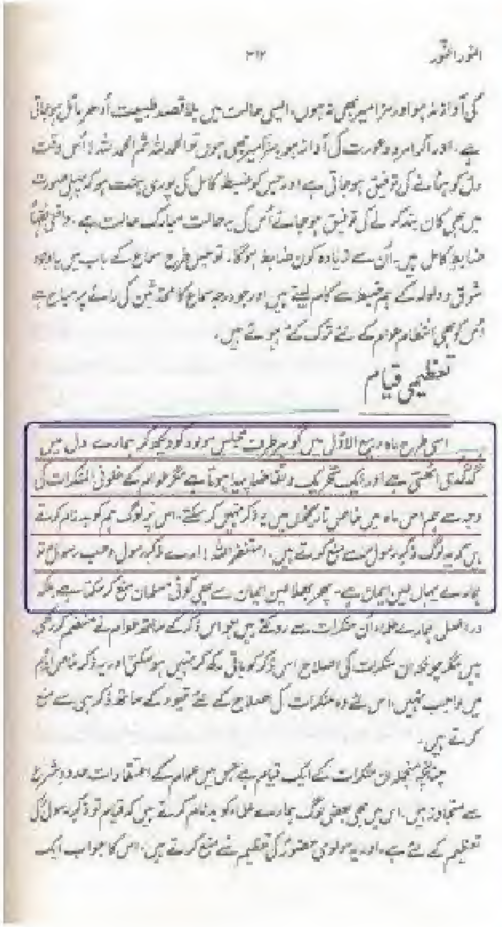

کی آواز نہ ہو اور مزامیر بھی نہ ہوں، ایسی حالت میں بلاقصد طبیعت اُدھر مائل ہو جاتی ہے۔ اور اگر امرد و عورت کی آواز ہو مزامیر بھی ہوں تو الحمد للہ ثم الحمد للہ! اُس وقت دل کو ہٹانے کی توفیق ہو جاتی ہے اور جس کو ضبط کامل کی پوری ہمت ہو کہ ایسی صورت میں بھی کان بند کر لے کی توفیق ہو جائے اُس کی یہ حالت ملائکہ کی حالت ہے۔ واقعی ایسا ضابط ہو کامل ہیں۔ اُن سے زیادہ کون ضابط ہوگا۔ تو جس طرح سماع کے باب میں باوجود شوق و ولولہ کے ہم ضبط سے کام لیتے ہیں اور جو درجہ سماع کا مقتضٰی کی واسطے پر مباح ہے اُس کو بھی انتظام عوام کے لئے ترک کئے ہوئے ہیں۔

تعظیمی قیام

اسی طرح ماہ ربیع الاول میں گو ہر طرف مجلس مولود کو دیکھ کر ہمارے دل میں گدگدی اٹھتی ہے اور ایک تحریک و تقاضا پیدا ہوتا ہے مگر عوام کے غلو فی المنکرات کی وجہ سے ہم اس ماہ میں خاص تاریخوں میں یہ ذکر نہیں کر سکتے۔ اس پر لوگ ہم کو بدنام کرتے ہیں کہ یہ لوگ ذکر رسول سے منع کرتے ہیں۔ استغفر اللہ! ارے ذکر رسول و حبیب رسول ہی تو ہمارے یہاں عین ایمان ہے۔ پھر بھلا عین ایمان سے بھی کوئی مسلمان منع کر سکتا ہے بلکہ

در اصل ہمارے علماء اُن منکرات سے روکتے ہیں جو اس ذکر کے ساتھ عوام نے منضم کر دی ہیں مگر چونکہ ان منکرات کی اصلاح اس ذکر کو باقی رکھ کر نہیں ہو سکتی اور یہ ذکر خاص ایام میں واجب نہیں اس لئے وہ منکرات کی اصلاح کے لئے قیود کے ساتھ ذکر ہی سے منع کرتے ہیں۔

چنانچہ منجملہ ان منکرات کے ایک قیام ہے جس میں عوام کے اعتقادات حد درجہ شرع سے متجاوز ہیں۔ اس میں بھی بعض لوگ ہمارے علماء کو بدنام کرتے ہیں کہ قیام تو ذکر رسول کی تعظیم کے لئے ہے اور یہ مولوی حضور کی تعظیم سے منع کرتے ہیں۔ اس کا جواب ایک

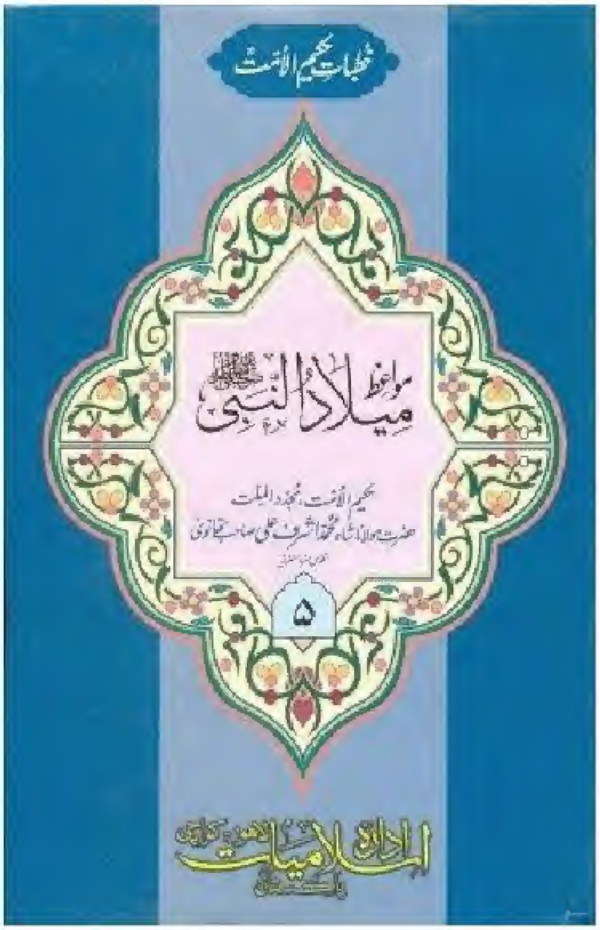

یعنی یہاں خود اشرف علی تھانوی صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر چہ ربیع الاول کو ہر طرف میلاد دیکھ کر، یعنی ثابت ہوا کہ میلاد کوئی نیا کام ہر گز نہیں بلکہ امت کا معمول رہا ہے۔ اور خود تھانوی صاحب مان رہے ہیں کہ یہ ایک مستحن عمل ہے۔ پھر انہوں نے لکھا ہے کہ ہم اس ماہ میں خاص تاریخوں میں یہ ذکر نہیں کر سکتے۔ (حالانکہ ایسی کوئی قید شریعت نے نہیں لگائی)۔ اب ہمارا سوال بنتا ہے کہ کس تاریخ اور کس ماہ میں دیوبند میلاد منانے کو جائز سمجھتی ہے اور غلو فی المنکرات کے زمرے میں نہیں سمجھتی؟۔ یا کبھی انہوں نے منایا ہو اس قول کے مطابق تو ہم بھی کہیں کہ واقعی آپ لوگ بڑے ایماندار ہو۔

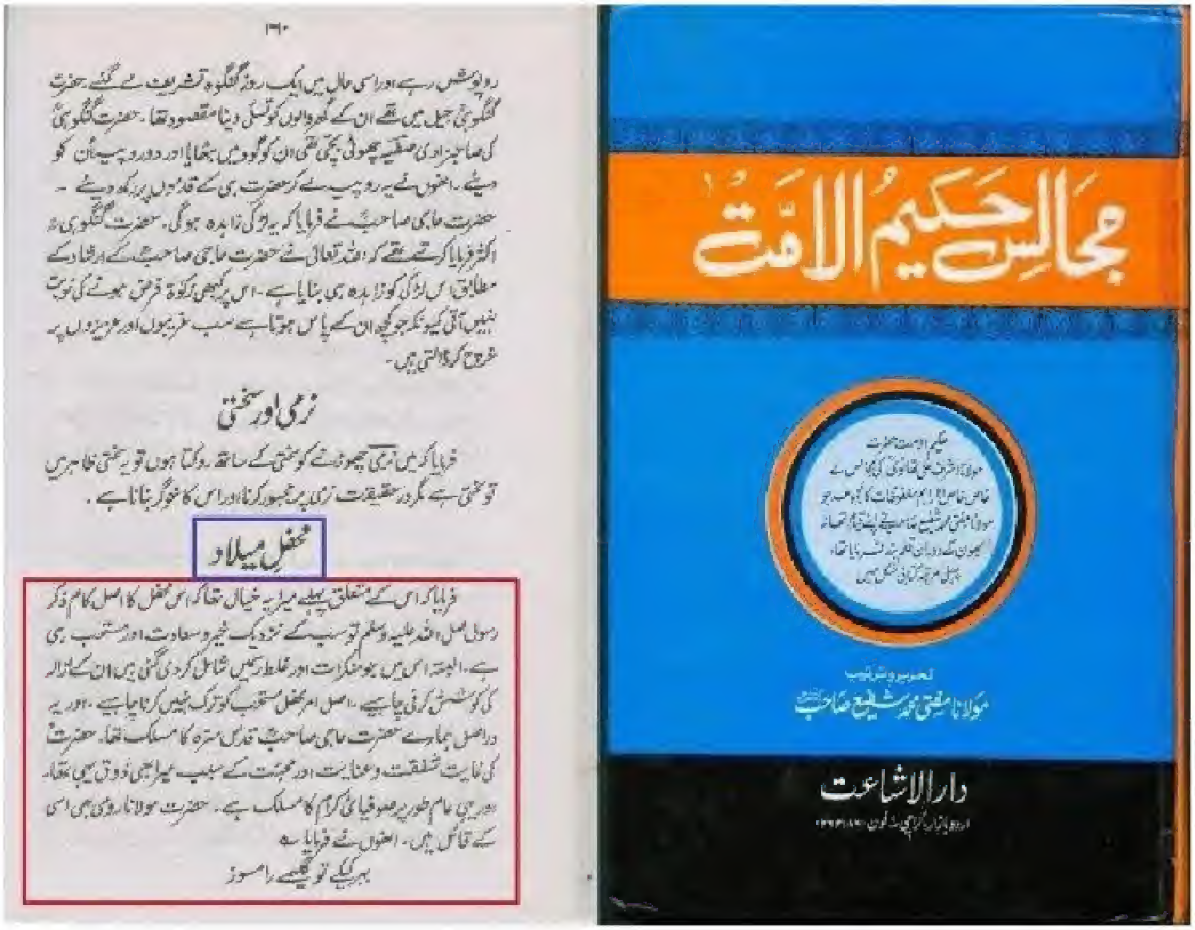

۱۶۰

روپوش رہے اور اسی حال میں ایک روز گنگوہ تشریف لے گئے حضرت گنگوہیؒ جیل میں تھے ان کے گھر والوں کو تسلی دینا مقصود تھا۔ حضرت گنگوہیؒ کی صاحبزادی صفیہ چھوٹی بچی تھی ان کو گود میں بٹھایا اور دو روپیہ ان کو دیئے۔ انھوں نے یہ روپیہ لے کر حضرت ہی کے قدموں پر رکھ دیئے۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ لڑکی زاہدہ ہوگی۔ حضرت گنگوہیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی صاحبؒ کے ارشاد کے مطابق اس لڑکی کو زاہدہ ہی بنایا ہے۔ اس پر کبھی زکوۃ فرض ہونے کی نوبت نہیں آتی کیونکہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے سب غریبوں اور عزیزوں پر خرچ کر ڈالتی ہیں۔

نرمی اور سختی

فرمایا کہ میں نرمی چھوڑنے کو سختی کے ساتھ روکتا ہوں تو یہ سختی ظاہر میں تو سختی ہے مگر در حقیقت نرمی پر مجبور کرنا اور اس کا خوگر بنانا ہے۔

محفلِ میلاد

فرمایا کہ اس کے متعلق پہلے میرا یہ خیال تھا کہ اس محفل کا اصل کام ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سب کے نزدیک خیر و سعادت اور مستحب ہی ہے۔ البتہ اس میں جو منکرات اور غلط رسمیں شامل کر دی گئی ہیں ان کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اصل امر محفل مستحب کو ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ اور یہ در اصل ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کا مسلک تھا۔ حضرت کی غایت شفقت و عنایت اور محبت کے سبب میرا بھی ذوق یہی تھا اور یہی عام طور پر صوفیائے کرام کا مسلک ہے۔ حضرت مولانا رومیؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہے

بہر کیکے تو گلیمے را مسوز

حضرات غور کریں کہ یہاں اس کتاب میں صاف صاف کہا جا رہا ہے کہ میلاد کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایک مستحب محفل ہے۔ اور خود لکھ رہے ہیں کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کا مسلک تھا۔ اور میرا بھی یہی ذوق ہے۔ اور یہی عام طور پر صوفیائے کرام کا مسلک ہے۔ تو بھائی پھر سوال تو بنتا ہے کہ پھر آج تک دیوبند نے امت کو کیوں اس مسئلے پر تقسیم کیئے رکھا ہے؟۔ اگر کوئی مسلمان میلاد مناتا ہے تو اس کو نفرت کے ساتھ بدعتی بریلوی کہہ دیتے ہیں، جبکہ یہی عقیدہ یہ خود بار بار اپنی لاتعداد کتابوں میں بتا چکے ہیں کہ ان کے اپنے بزرگوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس امریکی دورخی پالیسی سٹنڈرڈ سے نکل کر مسلمان مؤمنوں والے سٹنڈرڈز اپنائیں، یعنی، اپنی غلطی کی اصلاح کریں، اُمت سے معافی مانگیں اور آئندہ کے لیئے اس مبارک عمل کو جاری و ساری رکھنے کا بھرپور عزم و اعادہ کریں اور جو بدعت باتیں آپ کے چند علماء نے خود ساختہ طور پر تراش رکھی ہیں وہ اس سے اجتناب کریں۔ اگر ہم سب یہ کام کر لیں تو امتِ مسلمہ میں اتحاد کی وہ فضا پیدا ہو سکتی ہے جو کہ پہلے کسی زمانے میں ہوتی تھی۔

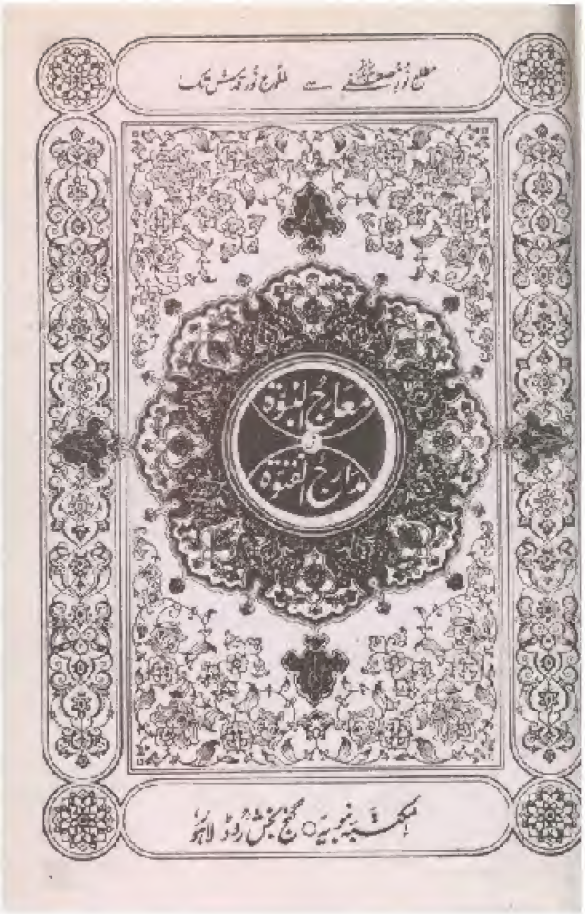

معارج النبوۃ میں حضرت ملا معین الواعظ الہروی الفراہی لکھتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر یعنی میلاد پر جبرئیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ پر ہلالی پرچم لہرایا۔

معارج النبوۃ کښې مشهور امام ملا معين الواعظ الهروي الفراهي رح ليکي چه دَ سرکارِ دوعالميان صلي الله عليه وسلم په دنيا کښې تشريف راوړرو يعني په ميلاد (ورځ) باندي جبرئيل امين عليه السلام په کعبه شريف باندي يو هلالي جندا ولګولَ

معارج النبوۃ وچ حضرت ملا معین واعظ الہروی الفراہی لکھدے پے نے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دی دنیا وچ تشریف لیا دن دے دن سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام نے کعبہ مبارکہ تے ہلالی پرچم لہرایا۔

جویندۂ وصل تو بجائی مرساد بے برگ و نوایت بنوائی مرساد
ہرچند کشیدم ز تو صد گونہ بلا یارب کہ بتو ہیچ بلائی مرساد

حسرت و یاس بھرے کلمات اور دعاؤں کے ساتھ فاطمہ شامیہ مکہ سے روانہ ہوئی اور اس نے باقی تمام عمر حسرت و افسوس میں گذار دی۔

منم امروز و دلی راندہ گیتی بدو نیم جائی آنست ہنوزم کہ بجان باشنیم

حضرت آمنہ کی شب زفاف میں دو سو عورتیں رشک و حسد سے مر گئیں اور بہت سی عورتیں امراض قلب میں مبتلا ہوئیں۔ بعض روایتوں کے مطابق یہ جمعہ کی رات تھی اور دوسری خصوصیت یہ کہ نویں ذی الحجہ (عرفہ) کی رات تھی۔ اس انتقال نطفہ کی رات ملائکہ نے جشن منایا۔ جبریل امین نے فرش زمین پر آکر بام کعبہ پر ہلالی پرچم لہرایا اور خطہ ارض کو بشارت دی کہ آج رات نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم صلب پدر سے رحم مادر میں منتقل ہو گیا ہے تاکہ افضل الخلائق پیدا ہوں اور تمام امتوں سے بہتر و برتر شخصیت دنیا میں تشریف ارزانی فرمائے۔

اسی رات ابلیس لعین کا تخت الٹ گیا اور یہ مردود بارگاہ الٰہی میں چالیس دن بحر و بر میں مارا مارا پھرتا رہا اور فرط غم و کثرت غیض و غضب میں سیاہ و سوختہ ہو کر کوہ ابو قبیس کے دامن میں آکر رونے اور چلانے لگا۔ اس آہ و فغاں کو سن کر اس کی ساری ذریت جمع ہو کر اس گریہ و ماتم کا سبب معلوم کرنے لگی تو ابلیس نے کہا کہ اے میری ذریت تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اب ہماری ہلاکت متحقق ہو گئی۔ کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صلب عبداللہ سے رحم آمنہ میں منتقل ہو گئے۔ یہ شخصیت اولین و آخرین کے لئے باعث شرف و عزت ہے۔ یہ نورانی پیکر حقانیت کی تلوار لے کر مبعوث و متولد ہوں گے بتوں کو توڑیں گے اور مشرکانہ رسموں کو ختم کریں گے۔ شراب اور جوئے کو حرام قرار دیں گے۔ ان کی وجہ سے آسمانی خبریں اب ہم کو نہ مل سکیں گی۔ خطہ زمین سے ظلم و ستم کو کم کر کے اس کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ زمین کو اپنی سجدہ گاہوں سے ایسا ہی مزین فرمائیں گے جیسے کہ آسمان میں تارے زینت کا سبب ہیں اور کائنات ارضی پر اللہ کی توحید کا پرچم بلند کریں گے

نیز ابلیس کے میلاد شریف پر رونے کے بھی ثبوت آپ پڑھ سکتے ہیں۔

اسی طرح سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد کے باب سوئم، وصل دہم میں امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ابلیس کے رونے اور چلانے کا ذکر کر رکھا ہے۔

دَ تاریخ په کتابونو کښې لوستونکې شوې دې چه ابلیس دَ نبي علیه السلام دَ پیدائش په ورځ باندے ډیر غمګین وو او په سبل الهدي والرشاد کښې امام یوسف صالحي هم لیکي چه دَ څه تصدیق نور امامانو هم په خپل تاریخ په کتابونو کښې کړے دے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف مدارج النبوۃ کی جلد دوم کے صفحہ 32 پر آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد یعنی ولادت مبارک کے موقع پر تین جھنڈے فرشتوں کی جانب سے،ایک مشرق،ایک مغرب اور ایک کعبۃ اللہ شریف پر لگانے کا بیان فرمایا ہے۔ نیز سفید شربت کا پیالہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو پلایا گیا۔ ان واقعاتِ سیرت میں صاف صاف معلوم پڑتا ہے کہ ولادت کے خوشی کے موقع پر، اگر کوئی افسردہ ہے اور روتا دھوتا ہے تو ظاہر ہے وہ سنت ابلیس کی پیروی کرتا ہے۔ جبکہ خوشی چونکہ انبیاء و فرشتے و صالحین مناتے رہے ہیں اس لیئے جو خوشی منائے گا، جھنڈے لگائے گا، روشنیاں کرے گا، یا سبیل وغیرہ جیسے کام کرے گا یہ سب کے سب مستحسن اعمال میں آتے ہیں اور مستحسن عمل کو دین نے برکت وعافیت کمانے کا ذریعہ نیز اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا ایک موجب ارشاد فرمایا ہے۔

دَ حضرت شیخ عبدالحق محدث دهلوي رح په خپل یو مشهور تصنیف چي نوم ئې مدارج النبوت دے په جلد ۲ پاڼه ۳۲ باندے لوستونکے دے چه نبي علیه السلام دَ ولادت یعني پیدائش مبارک په وخت فرښتو درے جهنډے یعني علمونه ولګول، چه یو په مشرق، بل په مغرب اودریم په کعبه شریف باندے وو. ورځره داهم وائي چه بي بي آمنه رضي الله عنها له شربت هم ورکړے شو.یعني معلوم دا شوه چه کم څوک دَ نبي علیه السلام په پیدائش دَ ورځ خوشحالي نه کوي بلکه دَ ابلیس په سنت عمل پیرا دے او چه څوک خوشحالي روښاني، کوي اومختلف شرعي طریقو څره لکه چه شربت ورکول یا بڼے تقسیمول دغه ټول اعمال مستحسن اعمال دي او دَ فرښتو سنت دے.

کی جانب تمام مقامات متبرکہ میں لے گیا۔ پھر بائیں جانب سے بھی ایک نور ظاہر ہوا۔ اس پر بھی کسی کہنے والے نے کہا کہ اسے کہاں لے گیا دوسرے نے جواب دیا اسے میں مشرق کی جانب تمام مقامات متبرکہ میں لے گیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا انہوں نے اسے اپنے سینہ سے لگایا اور طہارت و برکت کی دعا کی۔ "شفا" بیان کرتی ہیں یہ بات میرے دل میں ہمیشہ جاگزیں رہی یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں اسلام لائی اور اولین و سابقین میں سے ہوئی۔

نیز وہ سیدہ آمنہ کی بابت بیان کرتی ہیں کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں نے خواب میں کسی کو کہتے سنا جبکہ چھ ماہ کی حاملہ تھی اس نے مجھ سے کہا اے آمنہ تم سارے جہان سے افضل کی حاملہ ہو جب تم سے وہ پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا۔ اور اپنے حال کو پنہاں رکھنا۔ اس روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ محمد نام رکھنا آمنہ کی جانب سے ہوگا۔ حالانکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ یہ نام حضرت عبدالمطلب نے رکھا ہے۔ تو ان دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ جب مجھ پر وہ حالت طاری ہوئی جو عام عورتوں کو وضع حمل کے وقت درد وغیرہ ہوتا ہے تو میں گھر میں تنہا تھی اور حضرت عبدالمطلب طواف میں تھے۔ اس وقت میں نے ایک عظیم آواز سنی جس سے میں خوفزدہ ہوگئی۔ اس کے بعد میں نے دیکھا ایک مرغ سفید کا بازو میرے سینے کو مل رہا ہے تو میرا خوف اور وہ درد جاتا رہا۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرے پاس ایک سفید شربت کا پیالہ لایا گیا میں نے اسے پیا اور سکون و قرار حاصل ہوا۔ پھر میں نے نور کا ایک بلند مینار دیکھا اس کے بعد اپنے پاس بلند قامت والی عورتیں دیکھیں جن کا قد عبد مناف کی لڑکیوں کی مانند کھجور کے درختوں کی طرح ہے۔ میں نے تعجب کیا یہ کہاں سے آگئیں اس پر ان میں سے ایک نے کہا میں آسیہ فرعون کی بیوی ہوں۔ دوسری نے کہا میں مریم بنت عمران ہوں اور یہ عورتیں حوریں ہیں۔ اور میرا حال بہت سخت ہو گیا اور ہر گھڑی عظیم سے عظیم تر آوازیں سنتی جس سے خوف معلوم ہوتا تھا۔ اسی حالت کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک فرش زمین و آسمان کے درمیان کھینچا گیا اور میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان بہت سے لوگ کھڑے ہیں جن کے ہاتھوں میں چاندی کے آفتابے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ پرندوں کی ایک ڈار میرے سامنے آئی یہاں تک کہ میرا گھر دامن سے بھر گیا۔ ان کی چونچیں زمرد کی اور ان کے بازو یاقوت کے تھے اور حق تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا اور میں نے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ اور میں نے دیکھا کہ تین علم ہیں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کے اوپر نصب ہے۔ پھر مجھے درد زہ ہوا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) متولد ہوئے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں اور دونوں انگشتہائے مسبحہ آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور تضرع کی مانند گریاں کناں ہیں۔ اس کے بعد میں نے ایک ابر سفید دیکھا جس نے انہیں میری نظروں سے چھپا دیا۔ اور میں نے کسی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا انہیں زمین کے مشارق و مغارب کی سیر کراؤ اور ان کے شہروں میں گشت کراؤ تاکہ وہاں کے رہنے والے آپ کے اسم مبارک اور نعت و صورت کو پہچان لیں اور جان لیں کہ آپ کی صفت ماحی ہے۔ جو کہ شرک کے آثار کو محو و فنا کریں گے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ جب حضور کو لٹایا گیا تو میں نے ایک بہت بڑے نورانی ابر کو دیکھا جس میں گھوڑوں کے ہنہنانے اور بازوؤں کے پھڑ پھڑانے اور لوگوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنیں یہاں تک کہ اس ابر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا اور میری نظروں سے غائب ہو گئے اس وقت میں نے ایک منادی کو ندا کرتے سنا وہ کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے جملہ گوشوں میں پھراؤ اور جن و انس کی روحوں پر گشت کراؤ فرشتوں، پرندوں اور چرندوں کو زیارت کراؤ۔ اور ان کو حضرت

Now presenting only scans which will prove our point of view more precisely in better ways rather than expressing and explaning it through my words, I will like to leave it upon the readers to read those given scans and check all references and then decide what is good and what is bad for their belief regarding the issue of Mawlid un Nabawi alaihi salato wasalam.

محدث امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ کا بھی میلاد پر یہی عقیدہ ہے ملاحظہ کیجئے، مواہب اللدنیہ

المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف

العلامة أحمد بن محمد القسطلاني

(٨٥١ - ٩٢٣هـ)

الجزء الأول

تحقيق

صالح أحمد الشامي

المكتب الإسلامي

[الاحتفال بالمولد]

ولا زال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام، ويعملون الولائم، ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات، ويظهرون السرور، ويزيدون في المبرات. ويعتنون بقراءة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم(١).

ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرءًا اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادا، ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وأعيا داء.

ولقد أطنب ابن الحاج(٢) في «المدخل(٣)» في الإنكار على ما أحدثه الناس من البدع والأهواء والغناء بالآلات المحرمة عند عمل

---

(١) [أول من احتفل بالمولد]

وأول من أحدث فعل ذلك، الملك المظفر، أبو سعيد صاحب أربل، قال ابن كثير في تاريخه: «كان يعمل المولد الشريف في ربيع الأول، ويحتفل فيه احتفالاً هائلاً، وكان شهماً شجاعاً بطلاً عاقلاً عالماً عادلاً، وطالت مدته في الملك إلى أن مات وهو محاصر الفرنج بمدينة عكا في سنة ثلاثين وستمائة محمود السيرة والسريرة.

(٢) أبو عبد الله، محمد بن محمد العبدري الفارسي، أحد العلماء العاملين المشهورين بالزهد والصلاح، كان فقيهاً عارفاً بمذهب مالك، صحب جماعة من أصحاب القلوب، مات بالقاهرة سنة سبع وثلاثين وسبعمائة.

(٣) كتاب «المدخل إلى تنمية الأعمال بتحسين النيات والتنبيه على كثير من البدع المحدثة والعوائد المنحلة» قال ابن فرحون: جمع فيه علماً غزيراً، ويجب على من ليس له في العلم قدم راسخ أن يهتم بالوقوف عليه.

میلاد کا پہلی بار سرکاری طور پر منانے کا اعلان تاریخی کتب میں کچھ یوں بیان کیا گیا ہے۔ امام ابن کثیر رح کی البدایہ والنہایہ جلد 13 کا عکس دیکھیے اور فیصلہ کیجیے کہ اگر یہ شرکیہ یا بری بدعت کا عمل ہوتا تو کیا اتنے سارے عظیم محدثین اس کو ختم کرنے کا نہ کہتے؟۔

البدایہ والنہایہ: جلد نمبر ۱۳ — ۱۶۳ — ۶۳۰ھ کے حالات وواقعات کے بیان میں

پیدائش ۶۱۳ھ میں ہوئی اور بدرالدین لؤلؤ نے اس کو فرضی طور پر کھڑا کیا حتیٰ کہ اس نے قوت وشوکت حاصل کر لی پھر اس نے اسے روک دیا اور یہ کسی لونڈی اور گھر کی لونڈی تک رسائی حاصل نہ کر سکتا تھا کہ اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کھانے پینے کی بھی تنگی دی گئی اور جب اس کا نانا مظفر الدین کوکبری شاہ اربل فوت ہو گیا تو اس نے ۱۳ دن تک اس کا کھانا پینا بند کر دیا حتیٰ کہ وہ غم اور بھوک پیاس سے مر گیا یہ بڑا خوبصورت تھا اور ۱۲ بکی گھرانے سے موصل کا آخری بادشاہ تھا۔

قاضی شرف الدین اسماعیل بن ابراہیم:

آپ احناف کے مشائخ میں سے تھے اور فرائض وغیرہ کے بارے میں آپ کی تصانیف بھی ہیں۔ اور آپ شمس الدین ابن الشیرازی الشافعی کی خالہ کے بیٹے ہیں اور یہ دونوں ابن الزکی اور ابن الحرستانی کی نیابت کرتے تھے۔ اور آپ طرخانیہ میں پڑھاتے تھے۔ اور وہیں آپ کی رہائش تھی اور جب معظم نے آپ کو پیغام بھیجا کہ آپ کھجور کے نبیذ اور انار کے پانی کی اباحت کا فتویٰ دیں تو آپ نے اس سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا میں اس بارے میں حضرت محمد بن حسن کے مذہب پر ہوں اور حضرت امام ابوحنیفہ کی روایت شاذ ہے۔ اور اس بارے میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث صحیح نہیں اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر صحیح ہے۔ پس معظم آپ سے ناراض ہو گیا اور اس نے آپ کو تدریس سے الگ کر دیا اور آپ کے شاگرد وزین ابن العقال کو تدریس کا کام سونپ دیا اور شیخ نے اپنے گھر میں اقامت اختیار کر لی تھی حتیٰ کہ آپ فوت ہو گئے۔

ابوشامہ نے بیان کیا ہے کہ اس سال سلاطین کی ایک جماعت نے وفات پائی جن میں المغیث بن المغیث بن عادل العزیز عثمان بن عادل اور مظفر الدین شاہ اربل شامل ہیں۔

ملک مظفر ابوسعید کوکبری:

میں کہتا ہوں شاہ اربل ملک مظفر ابوسعید کوکبری ابن زین الدین علی بن تبکتکین ایک سخی عظیم سردار اور بزرگ بادشاہ تھا جس کے کام بہت اچھے ہیں اور اس نے قاسیون کے دامن میں جامع مظفری تعمیر کی ہے اور اس نے زیرہ کے پانی کو اس کی طرف لانے کا ارادہ کیا۔ تو معظم نے اسے اس کام سے روک دیا اور وہ صفوح میں مسلمانوں کے قبرستان کے پاس سے گزرے گا اور وہ ربیع الاول میں میلاد شریف منایا تھا اور اس کا ایک عظیم جلسہ کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بہادر دلیر، حملہ آور، جری، عقلمند اور عادل بھی تھا۔ رحمہ اللہ واکرم مثواہ

اور شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ نے اس کے لیے میلاد نبویؐ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے اور اس کا نام "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" رکھا ہے اور اس نے اس تصنیف پر اسے ایک ہزار دینار انعام دیا۔ اور اس کی حکومت حکومت صلاحیہ کے زمانے تک دراز رہی اور اس نے عکا کا محاصرہ کیا اور اس سال تک وہ قابل تعریف سیرت وکردار اور قابل تعریف دل کا آدمی تھا۔

السبط نے بیان کیا ہے کہ مظفر کے دستر خوان میلاد پر حاضر ہونے والے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ وہ اس بارے میں دستر خوان کو پانچ ہزار بھنے ہوئے سروں، دس ہزار مرغیوں، ایک لاکھ مٹی کے پیالوں اور حلوے کی تیس ہزار پلیٹوں تک پڑھا دیتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے اور میلاد کے موقع پر اس کے پاس بڑے بڑے علماء اور صوفیاء حاضر ہوتے تھے اور وہ انہیں خلعت دیتا

ابن کثیر ہی کے حوالے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ مسلمانوں کا عمل تھا بلکہ چودہ سو سال سے آج تک یہی عمل چلا آرہا ہے اور اسکو ہی اُمت کا کسی چیز پر اتفاق ہو جانا یا دیگر الفاظ میں اجماع اُمت اور نہ ماننا خارج از امت کہلاتا ہے۔

سنن نسائی شریف، مطبوعہ ریاض سعودی عرب، اور اردو ترجمہ پیش خدمت ہے جس میں صحابہ میلاد یعنی آپ کی ولادت کا ذکر کر رہے ہیں اور آقائے دوجہاں اس پر ان کو اللہ کا پیغام پہنچا رہے ہیں، ملاحظہ کریں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرُزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَأَنْكَرَتِ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذَلِكَ فَسَرَّهُ۔

۲۳۱۰: بَابٌ كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

۵۴۳۲: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ آللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

۵۴۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي۔

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک نکلی تو اس کے ہاتھ سے خون جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری ساتھی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے سامنے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ ... یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے عوض کچھ ذلیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ آیت کریمہ کو ختم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی مسرور ہوئے۔

باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۴۳۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے فرمایا کہ نبیؐ باہر نکلے صحابہؓ کے حلقہ پر۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے دعا اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیج کر۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو اسلئے قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپ نے صحابہ کو قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)

۵۴۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا: تو نے چوری کی؟ اس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔

AHLUSUNNATWAJAMAT.BOARDS.NET

سنن النسائي
الصغرى

المجتبى من السنن، للإمام الحافظ أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي
ابن سنان النسائي - رحمه الله -
(٢١٥ - ٣٠٣هـ)

بإشراف ومراجعة
فضيلة الشيخ / صالح بن عبد العزيز بن محمد بن إبراهيم آل الشيخ / حفظه الله

دار السلام للنشر والتوزيع
الرياض

(المجتبى ٣٣) - ما يقطع القضاء (التحفة ٣٢)

٥٤٢٤- أخبرنا إسحاق بن إبراهيم قال: حدثنا وكيع عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن زينب بنت أم سلمة، عن أم سلمة قالت: قال رسول الله ﷺ: «إنكم تختصمون إلي وإنما أنا بشر ولعل بعضكم ألحن بحجته من بعض، فإنما أقضي بينكما على نحو ما أسمع، فمن قضيت له من حق أخيه شيئا فإنما أقطع له قطعة من النار».

(المجتبى ٣٤) - باب الألد الخصم (التحفة ٣٣)

٥٤٢٥- أخبرنا إسحاق بن إبراهيم قال: أخبرنا وكيع قال: حدثنا ابن جريج؛ ح: وأخبرنا محمد بن منصور قال: حدثنا سفيان قال: حدثني ابن جريج عن ابن أبي مليكة، عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: «إن أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم».

(المجتبى ٣٥) - القضاء فيمن لم تكن له بينة (التحفة ٣٤)

٥٤٢٦- أخبرنا عمرو بن علي قال: حدثنا عبد الأعلى قال: [حدثنا] سعيد عن قتادة، عن سعيد بن أبي بردة، عن أبيه، عن أبي موسى: أن رجلين اختصما إلى النبي ﷺ في دابة ليس لواحد منهما بينة، فقضى بها بينهما بنصفين.

(المجتبى ٣٦) - عظة الحاكم على اليمين (التحفة ٣٥)

٥٤٢٧- أخبرنا علي بن سعيد بن مسروق قال: حدثنا يحيى بن أبي زائدة عن نافع بن عمر، عن ابن أبي مليكة قال: كانت جاريتان تخرزان بالطائف فخرجت إحداهما ويدها تدمى فزعمت أن صاحبتها أصابتها وأنكرت الأخرى، فكتبت إلى ابن عباس في ذلك، فكتب أن رسول الله ﷺ قضى أن اليمين على المدعى عليه، ولو أن الناس أعطوا بدعواهم لادعى ناس أموال ناس ودماءهم، فادعها واتل عليها هذه الآية ﴿إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا أولئك لا خلاق لهم في الآخرة﴾ [آل عمران: ٧٧] حتى ختم الآية. فدعوتها فتلوت عليها، فاعترفت بذلك وبلغه ذلك فسره.

(المجتبى ٣٧) - كيف يستحلف الحاكم (التحفة ٣٦)

٥٤٢٨- أخبرنا سوار بن عبد الله قال: حدثنا مرحوم بن عبد العزيز عن أبي نعامة، عن أبي عثمان النهدي، عن أبي سعيد الخدري قال: قال معاوية [رضي الله عنه]: إن رسول الله ﷺ خرج على حلقة - يعني من أصحابه - فقال: «ما أجلسكم؟» قالوا: جلسنا ندعو الله ونحمده على ما هدانا لدينه ومن علينا بك. قال: «آلله! ما أجلسكم إلا ذلك» قالوا: آلله! ما أجلسنا إلا ذلك، قال: «أما إني لم أستحلفكم تهمة لكم وإنما أتاني جبرائيل عليه السلام فأخبرني أن الله عز وجل يباهي بكم الملائكة».

٥٤٢٩- أخبرنا أحمد بن حفص قال: حدثني أبي قال: حدثني إبراهيم بن طهمان عن موسى بن عقبة، عن صفوان بن سليم، عن عطاء ابن يسار، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «رأى عيسى ابن مريم عليه السلام رجلا يسرق فقال له: أسرقت؟ قال: لا والله الذي لا إله إلا هو! قال عيسى عليه السلام: آمنت بالله وكذبت بصري».

آخر كتاب آداب القاضي

(المجتبى ٥٠) - كتاب الاستعاذة (التحفة ٣٣)

(المجتبى ١) - [باب ما جاء في سورتي المعوذتين] (التحفة ١)

٥٤٣٠- أخبرنا أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب قال: أخبرنا عمرو ابن علي قال: حدثنا أبو عاصم قال: حدثنا ابن أبي ذئب قال: حدثني أسيد بن أبي أسيد عن معاذ بن عبد الله، عن أبيه قال: أصابنا طش وظلمة فانتظرنا رسول الله ﷺ ليصلي بنا، ثم ذكر كلاما معناه: فخرج رسول الله ﷺ ليصلي بنا فقال: «قل» فقلت: ما أقول؟ قال: «قل هو الله أحد والمعوذتين حين تمسي وحين تصبح ثلاثا يكفيك كل شيء».

٥٤٣١- أخبرنا يونس بن عبد الأعلى قال: حدثنا ابن وهب قال: أخبرني حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم، عن معاذ بن عبد الله بن خبيب، عن أبيه قال: كنت مع رسول الله ﷺ في طريق مكة فأصبت خلوة من رسول الله ﷺ فدنوت منه فقال: «قل» فقلت: ما أقول؟ قال: «قل» قلت: ما أقول؟ قال: ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ حتى ختمها ثم قال: ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ حتى ختمها، ثم قال: «ما تعوذ الناس بأفضل منهما».

٥٤٣٢- أخبرنا محمد بن علي قال: حدثني القعنبي عن عبد العزيز، عن عبد الله بن سليمان، عن معاذ بن عبد الله بن خبيب، عن أبيه، عن عقبة ابن عامر الجهني قال: بينا أنا أقود برسول الله ﷺ راحلته في غزوة إذ قال: «يا عقبة! قل» فاستمعت ثم قال: «يا عقبة! قل» فاستمعت فقالها الثالثة، فقلت: ما أقول؟ فقال: ﴿قل هو الله أحد﴾ فقرأ السورة حتى ختمها، ثم قرأ: ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ وقرأت معه حتى ختمها، ثم قرأ: ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ وقرأت معه حتى ختمها، ثم قال: «ما تعوذ بمثلهن أحد».

٥٤٣٣- أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال: حدثنا خالد بن مخلد: حدثني عبد الله بن سليمان الأسلمي عن معاذ بن عبد الله بن خبيب، عن عقبة بن عامر الجهني قال: قال لي رسول الله ﷺ: «قل» قلت: وما أقول؟ قال: ﴿قل هو الله أحد﴾، ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾، ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ فقرأهن رسول الله ﷺ ثم قال: «لم يتعوذ الناس بمثلهن أو لا يتعوذ الناس بمثلهن».

٥٤٣٤- أخبرنا محمود بن خالد قال: حدثنا الوليد قال: حدثنا أبو عمرو عن يحيى، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث: أخبرني أبو عبد الله أن ابن عابس الجهني أخبره: أن رسول الله ﷺ قال له: «يا ابن عابس! ألا أدلك» أو قال: «ألا أخبرك بأفضل ما يتعوذ به المتعوذون؟» قال: بلى يا رسول الله! قال: «﴿قل أعوذ برب الفلق﴾، ﴿قل أعوذ برب الناس﴾، هاتين السورتين».

٥٤٣٥- أخبرني عمرو بن عثمان قال: حدثنا بقية قال: حدثنا بحير ابن سعد عن خالد بن معدان، عن جبير بن نفير، عن عقبة بن عامر قال: أهديت للنبي ﷺ بغلة شهباء فركبها وأخذ عقبة يقودها به فقال رسول الله ﷺ لعقبة: «اقرأ» قال: وما أقرأ يا رسول الله؟ قال: «اقرأ قل أعوذ برب الفلق من شر ما خلق» فأعادها علي حتى قرأتها، فعرف أني لم أفرح بها جدا، قال: «لعلك تهاونت بها فما قمت تصلي بمثلها».

٥٤٣٦- أخبرنا موسى بن حزام الترمذي قال: أخبرنا أبو أسامة عن سفيان، عن معاوية بن صالح، عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن عقبة بن عامر: أنه سأل رسول الله ﷺ عن المعوذتين، قال عقبة: فأمنا رسول الله ﷺ بهما في صلاة الغداة.

٥٤٣٧- أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا عبد الرحمن قال: حدثنا معاوية عن العلاء بن الحارث، عن مكحول، عن عقبة: أن رسول الله

ځنګه چه تاسو په تیر شوي صفحات کښ وکتل چه ټول ائمه او سلف الصالحین محدثین په میلاد باندے یوه عقیده او یو ایمان لري او چي ځنګه تاسو وئیل چه سلطان الملک المعظم ابوسعید کوکبوري المعروف مظفرالدین کوکبوري رحمته الله علیه دي لره یعني میلاد ترحقله سرکاري طور باندې دَ دې انعقاد شروع کړے وو، دا هغه وخت وو چه دنیائے اسلام ، کفر څره په صلیبي جنګونوک انبتے وه.او په داسي حال کښ دنیائے اسلام لره تعلیمات ورکولو اور جوش و جذبه پیداکولو له پاره دغه باقاعده جلوس په صورت کښ انعقاد کړے شوی و.په ذیل کښ وس مونږ تاسو ته دَ مشهور مؤرخ ابن خلکان صاحب دَ تصنیف وفیات الاعیان عکسونه پیش کوؤ چه ورکي ټول عکسونه مختلف مخطوطو او دَ عرب چاپ شوي مکتبو نه پیش کړےکیږي ستاسو معلوماتو کښ به اضافه هم کیږي چه دې عمل یعني میلاد کولو ته چا هم بد نظر څره نه دې کتلې خو نن ورته بعض خلقَ بدعت وائي چه ځنګه مونږ تاستو ته وړاندې پیش کړ

جیسا کہ آپ پہلے ملاحظہ کر چکے ہیں کہ اگرچہ میلاد منانا سنتِ رسول وصحابہ وسلف کا عمل بھی ہے، لیکن ساتھ ساتھ ہم نے بتایا کہ کیسے باقاعدہ جلوس کی صورت میں اس کا انعقاد دراصل الملک المعظم مظفر الدین کوکبوری کے دور میں ہوا، اور اس سے بھی پہلے دیگر کا اس پر عمل تھا۔ سلطان کی تمام مؤرخوں اور محدثوں نے انتہائی تعریف بھی کی ہے۔ آخر میں علامہ ابن خلکان کی تاریخ کے کچھ مخطوطہ جات اور عربی چھاپی کتابوں کے عکس پیشِ خدمت ہیں جو ہماری اس بات کو ثبات دیتے ہیں کہ یہ عمل انتہائی محبوب تھا اور چونکہ یہ دور وہ دور تھا کہ جب عالم اسلام، عالم کفر سے نبرد آزما تھا، یعنی صلیبی جنگوں کا دور تھا، نصاریٰ، یہود اور حشیشین ہر طرح سے کوشش کرتے کہ مسلمانوں کی اخلاقی، معاشی، مذہبی اقتدار کو تباہ کر دیا جائے جن کا ذکر شوقین حضرات، سلطان ایوبیؒ کے دور کے تذکرہ نگاروں کی کتب سے پڑھ سکتے ہیں۔ ایسے میں دین کا فروغ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کو وسیع کرنے اور دوام بخشنے کی خاطر یہ اقدامات اٹھائے گئے تھے اور انہیں کے اثرات کی وجہ سے مسلمانوں میں اتنا جوش وجذبہ پیدا ہوا کہ اپنے سے 30 گنا زیادہ بڑے دشمن کو انہوں نے فلسطین میں شکست دے کر بیت المقدس کی ارضِ مقدس کو تقریباً سو سال بعد یہود و نصاریٰ کے قبضے سے آزاد کروایا تھا۔

اس کتاب میں موجود تمام تر عکس اس بات کا ثبوت ہیں کہ میلاد کا انعقاد نہ صرف مسلم معاشرے کی اجتماعی رضامندی سے ہوا بلکہ جیسا کہ آپ نے اس کتاب میں پڑھا کہ علمائے کرام و محدثین نے اس کی بابت بڑی بڑی کتب بھی تحریر کی ہیں جس سے اس معاملے کی اہمیت اور اس پر مسلم معاشرے کا عمل بالکل آئینے کی طرح صاف اور واضح ہو جاتا ہے اور ہم کو دعوت دیتا ہے کہ اپنے اسلاف کی تعلیمات کی طرف لوٹ کر آئیں اور ان مستند ذرائع کے مطابق اپنے عقائد کو پروان چڑھائیں۔ وفیات الاعیان، ابن خلکان کے مختلف عکس ملاحظہ کیجیے۔

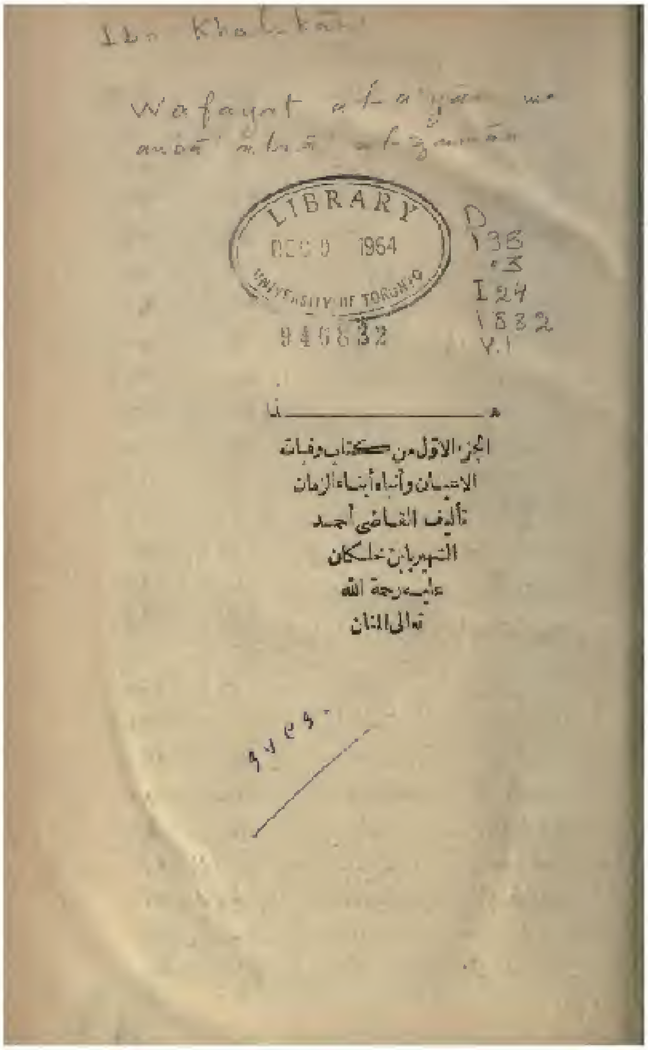
LIBRARY
DEC 9 1964
UNIVERSITY OF TORONTO
946832

الجزء الاول من كتاب وفيات
الاعيان وأنباء أبناء الزمان
تأليف القاضي أحمد
الشهير بابن خلكان
عليه رحمة الله
تعالى المنان

1965 ایڈیشن۔ مخطوطہ یونیورسٹی آف ٹورنٹو

(٥٦٧)

رضى الله عنه وقبره معروف هناك

*(الشيخ عدى بن مسافر بن اسمعيل بن موسى بن مروان بن الحسن بن مروان الهكارى
كذا أملى نسبه بعض ذوى قرابته الهكارى مسكنًا العبد الصالح المشهور
الذى تنسب اليه الطائفة العدوية)*

سار ذكره فى الآفاق وتبعه خلق كثير وجاوز حسن اعتقادهم فيه الحد حتى جعلوه قبلتهم التى يصلون اليها وذخيرتهم فى الآخرة التى يعولون عليها وكان قد صحب جماعة كثيرة من أعيان المشايخ والصلحاء المشاهير مثل عقيل المنبجى وحماد الدباس وأبى النجيب عبد القادر الشهرزورى وعبد القادر الجيلى وأبى الوفاء الحلوانى ثم انقطع الى جبل الهكارية من أعمال الموصل وبنى له هناك زاوية ومال اليه أهل تلك النواحى كلها ميلا لم يسمع لارباب الزوايا مثله *وكان مولده فى قرية يقال لها بيت فار من أعمال بعلبك والبيت الذى ولد فيه يزار الى الآن * وتوفى سنة سبع وقيل خمس وخمسين وخمسمائة فى بلده بالهكارية ودفن بزاويته رحمه الله تعالى وقبره عندهم من المزارات المعدودة والمشاهد المقصودة وحفدته الى الآن بموضعه يقيمون شعاره ويقتفون آثاره والناس معهم على ما كانوا عليه زمن الشيخ من جميل الاعتقاد وتعظيم الحرمة وذكره أبو البركات بن المستوفى فى تاريخ أربل وعده من جملة الواردين على أربل وكان مظفر الدين صاحب أربل رحمه الله تعالى يقول رأيت الشيخ عدى ابن مسافر وأنا صغير بالموصل وهو شيخ ربعة أسمر اللون وكان يحكى عنه صلاحا كثيرا وعاش الشيخ عدى تسعين سنة رحمه الله تعالى

*(أبو عبد الله عروة بن الزبير بن العوام بن خويلد بن أسد بن عبد العزى بن عروة بن الزبير
قصى بن كلاب القرشى الاسدى وبقية النسب معروف)*

هو أحد الفقهاء السبعة بالمدينة وقد تقدم ذكر جماعة منهم كل واحد فى بابه وأبوه الزبير بن العوام أحد الصحابة العشرة المشهود لهم بالجنة وهو ابن صفية عمة النبى صلى الله عليه وسلم وأم عروة المذكور أسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله عنهما وهى ذات النطاقين واحدى عجائز الجنة وعروة شقيق أخيه عبد الله بن الزبير بخلاف أخيهما مصعب فانه لم يكن من أمهما وقد روت

٨

باب الخانقاه المجاورة للميدان فكان مظفر الدين ينزل كل يوم بعد صلاة العصر ويقف على قبة قبة
الى آخرها ويسمع غناءهم ويتفرج على خيالاتهم وما يفعلونه في القباب ويبيت في الخانقاه ويعمل السماع
فيها ويركب عقيب صلاة الصبح يتصيد ثم يرجع الى القلعة قبل الظهر هكذا يعمل كل يوم الى ليلة المولد و
كان يعمله سنة في ثامن الشهر وسنة في ثاني عشره لاجل الاختلاف الذي فيه فاذا كان قبل المولد بيومين
اخرج من الابل والبقر والغنم شيئا كثيرا زائدا عن الوصف وزفها بجميع ما عنده من الطبول والاغاني والملاهي
حتى يأتي بها الى الميدان ثم يشرعون في نحرها وينصبون القدور ويطبخون الالوان المختلفة فاذا كانت
ليلة المولد عمل السماعات بعد ان يصلي المغرب في القلعة ثم ينزل وبين يديه من الشموع المشتعلة شيء كثير
وفي جملتها شمعتان او اربع اشك في ذلك من الشموع الموكبية التي تحمل كل واحدة منها على بغل ومن ورائها
رجل يسندها وهي مربوطة على ظهر البغل حتى ينتهي الى الخانقاه فاذا كان صبيحة يوم المولد انزل الخلع
من القلعة الى الخانقاه على ايدي الصوفية على يد كل شخص منهم بقجة وهم متتابعون كل واحد وراء الآخر
فينزل من ذلك شيء كثير لا اتحقق عدده ثم ينزل الى الخانقاه وتجتمع الاعيان والرؤساء وطائفة كبيرة
من بياض الناس وينصب كرسي للوعاظ وقد نصب لمظفر الدين برج خشب له شبابيك الى الموضع الذي فيه الناس
والكرسي وشبابيك اخر للبرج ايضا الى الميدان وهو ميدان كبير في غاية الاتساع ويجتمع فيه الجند ويعرضهم
ذلك النهار وهو تارة ينظر الى عرض الجند وتارة الى الناس والوعاظ ولا يزال كذلك حتى يفرغ الجند من
عرضهم فعند ذلك يقدم السماط في الميدان للصعاليك ويكون سماطا عاما فيه من الطعام والخبز شيء كثير
لا يحد ولا يوصف ويمد سماطا ثانيا في الخانقاه للناس المجتمعين عند الكرسي وفي مدة العرض ووعظ
الوعاظ يطلب واحدا واحدا من الاعيان والرؤساء والوافدين لاجل هذا الموسم ممن قدمنا ذكره من
الفقهاء والوعاظ والقراء والشعراء ويخلع على كل واحد منهم ثم يعود الى مكانه فاذا تكامل ذلك كله حضروا
السماط وحملوا منه لمن يقع التعيين على الحمل اليه الى داره ولا يزالون على ذلك الى العصر او بعدها ثم يبيت تلك
الليلة هناك ويعمل السماعات الى بكرة هكذا ابدا في كل سنة وقد لخصت صورة الحال فان الاستقصاء
يطول فاذا فرغوا من هذا الموسم تجهز كل انسان للعود الى بلده فيدفع لكل شخص شيئا من النفقة وقد
ذكرت في ترجمة الحافظ ابي الخطاب بن دحية في حرف العين وصوله الى اربل وعمله لكتاب التنوير في مولد
السراج المنير لما رأى من اهتمام مظفر الدين به وانه اعطاه الف دينار غير ما غرم عليه مدة اقامته
من الاقامات الوافرة وكان رحمه الله مهما اكل شيئا واستطابه لا يختص به بل كان اذا اكل من زبدية
لقمة طيبة قال لبعض من بين يديه من اجناده احمل هذا الى الشيخ فلان او فلانة ممن هم عنده مشهورون
بالصلاح وكذلك يفعل في الحلوا والفاكهة وغير ذلك من المطاعم والمشارب والكسا وكان كريم الاخلاق
كثير التواضع حسن العقيدة سالم البطانة شديد الميل الى اهل السنة والجماعة لا ينفق عنده من ارباب
العلوم سوى الفقهاء والمحدثين ومن عداهما لا يعطيه شيئا الا تكلفا وكذلك الشعراء لا يقول بهم ولا
يعطيهم الا اذا قصدوه فما كان يضيع قصد من قصده ولا يخيب امل من طلب بره وكان يميل الى علم التاريخ وعلى
خاطره منه شيء يذاكر به ولم يزل رحمه الله تعالى مؤيدا في مواقفه ومصافاته مع كثرتها لم ينقل انه انكسر
في مصاف قط ولو استقصيت في تعداد محاسنه لطال الكتاب وفي شهرة معروفه غنية عن الاطالة

وفیات الاعیان، ابن خلکان کی تاریخ کے ایک اور چھاپی کتاب کا عکس

٦٠٨

اذا الارطى توسّد ابرديه   خدودُ جوارئ بالرمل عِين

فقال يزيد وما يضرنى ان لا اعرف ما عنى هذا الاعرابى الجاف واستحمقه وامر باخراجه ودخل كثير على عبد العزيز بن مروان والد عمر يعوده فى مرضه واهله يتمنون ان يضحك وكان يومئذ امير مصر فلما وقف عليه قال لولا ان سرورك لا يتم بان تسلم واسقم لدعوت الله ربى ان يصرف ما بك الىّ ولكنى اسال الله تعالى لك العافية ولى فى كنفك النعمة فضحك عبد العزيز وانشد كثير

ونعود سيدنا وسيد غيرنا   ليت التشكى كان بالعوّاد

لوكان يقبل فدية لفديته   بالمصطفى من طارفى وتلادى

ومما يستجاد من شعر كثير قصيدته التائية التى يقول من جملتها

وانى وتهيامى بعزة بعد ما   تسليت من وجد بها وتسلّتِ

لكالمرتجى ظل الغمامة كلما   تبوّاء منها للمقيل اضمحلّتِ

وكان كثير بمصر وعزة بالمدينة فاشتاق اليها فسافر اليها فلقيها فى الطريق وهى متوجهة الى مصر وجرى بينهما كلام يطول شرحه ثم انها انفصلت عنه وقدمت الى مصر وعاد كثير الى مصر فوافاها والناس ينصرفون من جنازتها فاتى قبرها واناخ راحلته عنده ومكث ساعة ثم رحل وهو ينشد ابياتا منها

اقول ونضوى واقف عند قبرها   عليك سلام الله والعين تسفح

وقد كنت ابكى من فراقك حية   فانت لعمرى اليوم انأى وانزح

واخبارهما كثيرة وتوفى كثير عزة فى سنة خمس ومائة رحمه الله تعالى وروى محمد بن سعد الواقدى عن خالد بن القسم البياضى قال مات عكرمة مولى ابن عباس وكثير عزة فى يوم واحد فى سنة خمس ومائة فرايتهما جميعا صلى عليهما فى موضع واحد بعد الظهر فقال الناس مات افقه الناس واشعر الناس وكان موتهما بالمدينة وقد تقدم ذكر عكرمة والخلاف فى تاريخ موته فلينظر هناك فى ترجمته وقد تقدم الكلام على الخزاعى وكُثَيّر تصغير وانما صغر لانه كان حقيرا شديد القصر وكان اذا دخل على عبد العزيز بن مروان يقول طاطى براسك لئلا يؤذيك السقف يمازحه بذلك وكان يلقب رب الذباب لقصره وقال بعضهم رايت كثيرا يطوف بالبيت فمن اخبرك ان طوله كان اكثر من ثلثة اشبار فقد كذب

ابو سعيد كوكبورى بن ابى الحسن على بن بكتكين بن محمد الملقب الملك المعظم مظفر الدين صاحب اربل كان والده زين الدين على المعروف بكجك صاحب اربل ورزق اولادا كثيرة وكان قصيرا ولهذا قيل له كجك وهو لفظ عجمى معناه بالعربى صغير اى صغير القد واصله من التركمان

اب ذیل میں امام ابوالفرج ابن الجوزی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر سلف الصالحین و آئمہ محدثین کے اصلی مخطوطوں یعنی نسخوں کے مختلف عکس پیش خدمت کیئے جا رہے ہیں، یہ تمام قلمی نسخے مجھے شاہ سعود یونیورسٹی ریاض سعودی عرب کے مخطوطہ جات کے سکیشن سے حاصل ہوئے ہیں۔ جو پہلی بار انٹرنیٹ پر اور اب پہلی بار کتابی صورت میں نیچے دیئے جا رہے ہیں۔

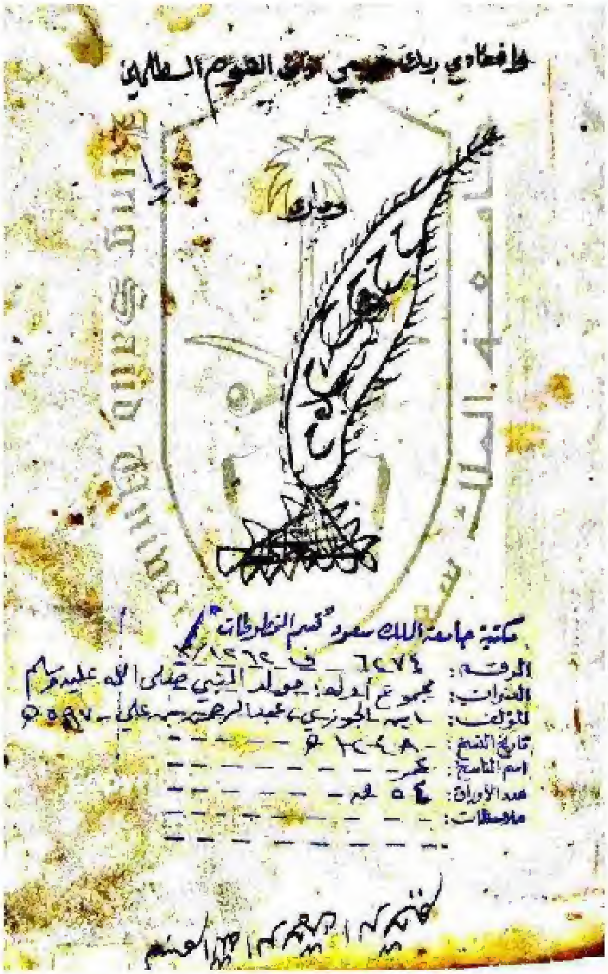

نسخہ جات کے عکس

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي أبرز من غرة عروس الحضرة صبحا مستنيرا، وأطلع في أفلاك الكمال من بروج الجمال شمسا وقمرا منيرا، واختار في القدم سيد الكونين حبيبا ونجيا وصفيا وسفيرا، وأخذ له العهود على سائر مخلوقات الوجود تعظيما له وتوقيرا، وجعل جلال الجمال كمال بهاء غرته بطونا اختارها لتجليه وظهورا، وجعلها ليكون صدفة درة بهجة مهجة لؤلؤة جوهرة قصد النفيسة نحورا، ثم جعل منها عذبا فراتا وملحا أجاجا حافظة منه وتقديرا، وصانه ونجاه من الدنس

والنجس والرجس وطهره تطهيرا، ونقله في الأصلاب من آدم إلى نوح وشيث وإبراهيم وإسماعيل وجعل نبيه محمدا أبيه مستعيرا، وما منهم إلا من أخذ عليه العهد والميثاق ليؤمنن به ولينصرنه وكان ذلك على الله يسيرا، فآدم لأجله نجيا تاب الله عليه، وإدريس بسببه رفعه إليه، وهود عليه السلام في دعائه عول، ونوح في الفلك به توسل، والخليل به تشفع، وإسماعيل به تضرع، وموسى أخبر قومه بفضائله وسأل ربه أن يكون من أمته ولو وزيرا، وعيسى بشر بوجوده، وطلب المهلة إلى زمانه ليكون له نصيرا، والأحبار به أخبرت، والكهان به أعلنت

اندورنی صفحات:

نیچے ایک اور قلمی نسخہ دیا جا رہا ہے، جو کہ امام ابن جوزی سے منسوب ہے۔

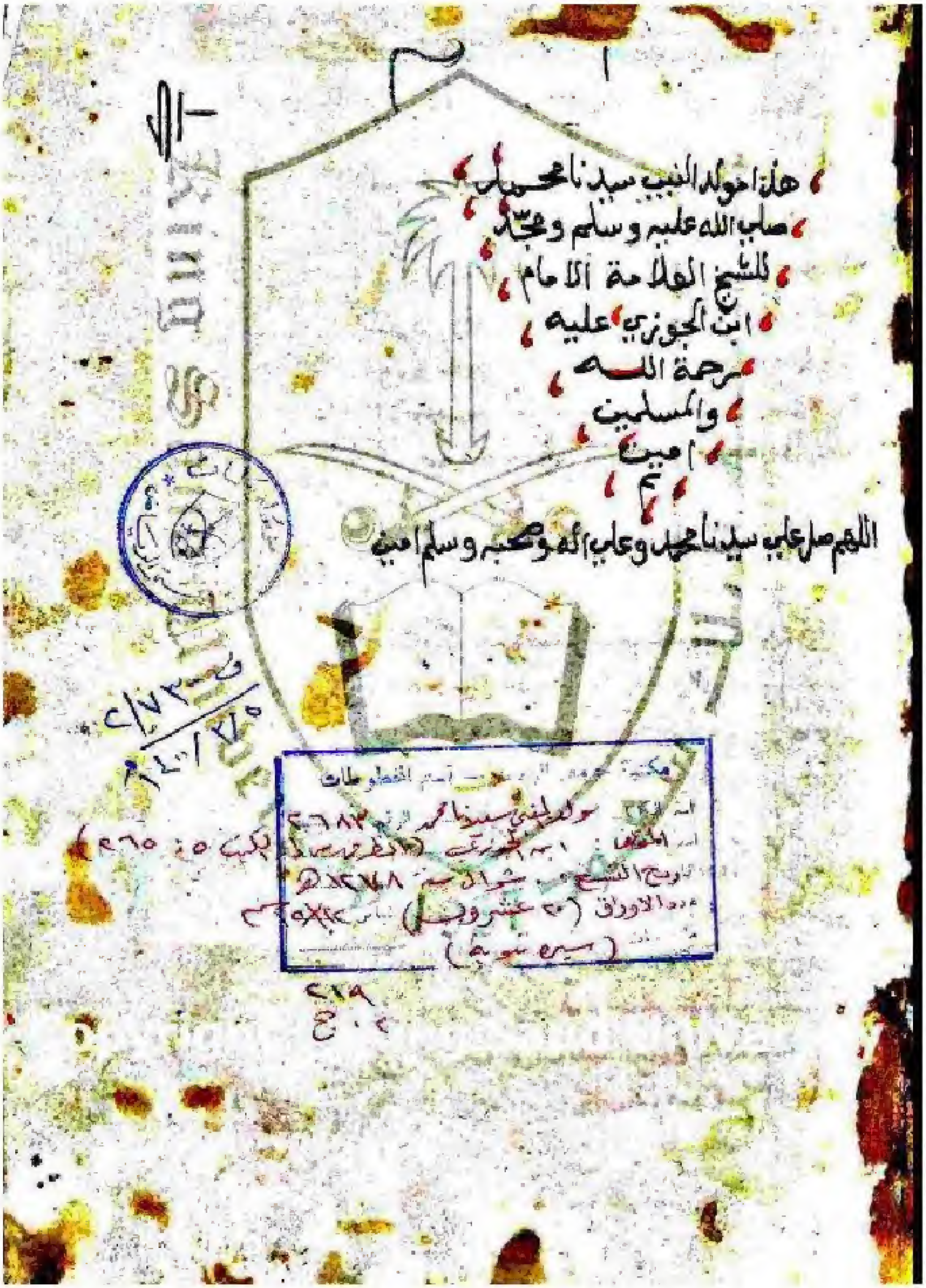
هذا مولد النبي سيدنا محمد
صلى الله عليه وسلم ومجد
للشيخ العلامة الامام
ابن الجوزي عليه
رحمة الله
والمسلمين
امين
اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم امين

اب امام محی الدین ابن العربی کے مخطوطہ جات و قلمی نسخے کا عکس ملاحظہ کریں اور پھر فیصلہ کریں کہ کیا یہ سب سلف الصالحین و محدثین مفسرین آئمہ اور اولیاء کرام، کیا یہ سب کے سب بدعتی تھے جو ایک غلط کام کرتے رہے، ان کی آنکھوں کے سامنے یہ سب ہوتا رہا اور انہوں نے اسکو موجودہ تبلیغی، یا سلفی حضرات کی طرح اسکو شرک، کفر اور بدعت کے فتوؤں سے مطعون نہیں کیا۔ یہ بات بہ ذاتِ خود ایک ثبوت ہے کہ تمام اسلام نے کبھی اس کو برا نہ کہا اور نہ ہی اسکو بدعت سے تعبیر کر کے لوگوں کو اس سے منع کرنے کی کوشش کی۔

بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله

وهذا المولد النبوي لمولانا العارف بالله تعالى الشيخ محيي الدين ابن العربي نفع الله به وبعلومه آمين

الحمد لله الذي افتتح عالم التدبير والامكان باشرف نوع الانسان وتوجه على ايادي الرحمان وجعل نسخة جامعة للاكوان ومرآة حاوية لاسمائه وتجلياته ودائرة شاملة لاسرار مكوناته ومظاهرا لظهور انفعالاته وتعيين الشان وجعل الانسان الاكمل نقطة الدائرة وطليعة الوجود ميز كمالاته بالعقل والاتقان وسماه في عالم الجبروت باحمد لقيامه بحمد ربه قبل تعيين عينه في الوجود من الاعيان وفي عالم الغيب بابي القاسم لسر حجبه بين بحري الوجوب والامكان وفي عالم الشهادة بمحمد لتمام ظهور صورته الكريمة بالرحمة والاحسان الذي اثنى عليه مولاه في نص القرآن بقوله تعالى انك لعلى خلق عظيم ليس بكون من الاكوان

شعر

يا عظيم الشان بخلق عظيم • من عظيم الشان اماك الثناء
كنت ماء وترابا معدن • ملزامك لجاب الارجاء

وقالت عائشة رضي الله عنها كان خلقه القرآن فيا ارفعها

اوقاف العربیہ کے مشہور محدث علامہ اور فقیہ الشیخ عبد الرحمٰن بن عبد المنعم الخیاط کی کتاب مولد النبوی کا عکس ملاحظہ کیجئے۔

مولد النبي

صلى الله عليه وسلم

تأليف

الشيخ العلامة

عبد الرحمن بن عبد المنعم الخياط

«١١٠٠-١٢٠٠هـ - ١٦٨٨-١٧٨٦م»

مفتي ولاية الصعيد في العصر العثماني

تحقيق ودراسة

الدكتور أحمد حسين النمكي

دار الآفاق العربية

اب حضرت سیدنا شیخ عبد القادر الجیلانی الحنبلی رحمتہ اللہ علیہ سے منسوب ایک قلمی مخطوطہ کا عکس دیکھیے

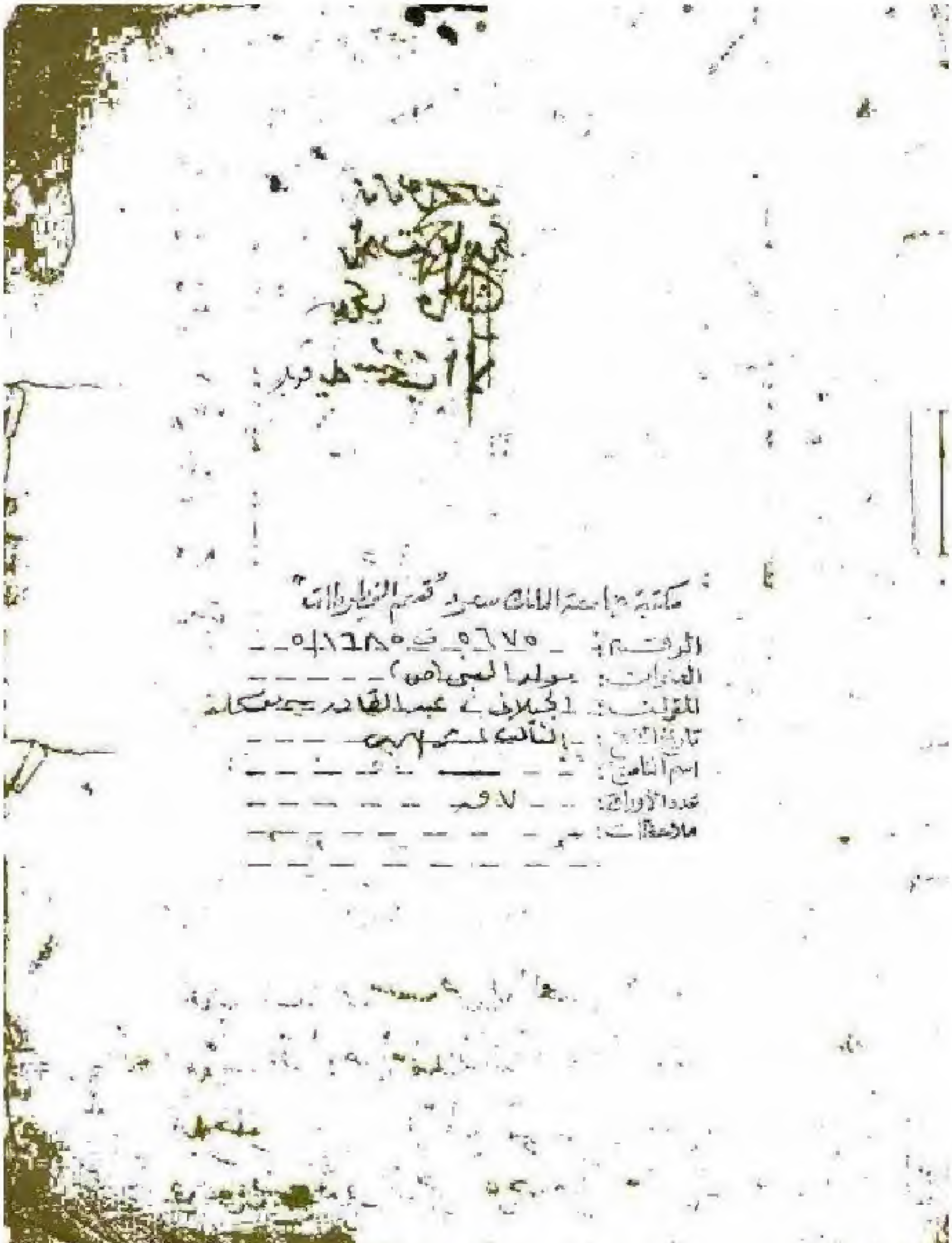
مكتبة جامعة الملك سعود "قسم المخطوطات"
الرقم:
العنوان: مولد النبي (ص)
المؤلف: الجيلاني، عبد القادر
تاريخ النسخ:
اسم الناسخ:
عدد الأوراق: ٧ ق
ملاحظات:

مکتبہ الملک السعود کے اس مخطوطے کے اندرونی صفحات اگلے صفحے پر دیکھیے۔

علامہ ابن جوزیؒ کی ہی کتاب جسکے ایک قلمی نسخے کا عکس آپ گزشتہ صفحات میں دیکھ چکے ہیں اس کا اردو اور عربی زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ ان کی کتاب کا نام مولدِ العروس ہے۔ ذیل میں اس کے اردو ترجمے کی کتاب دی جا رہی ہے۔ اور جس میں امام ابن جوزی کا قول بھی واضح طور پر بیان ہو رہا ہے نیز اس عقیدے پر حرفِ آخر بھی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف پر
نایاب کتاب

ذکرِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ

مولد العروس

اردو۔عربی

مصنفہ

علامہ ابن جوزی محدث علیہ الرحمۃ

ترجمہ

پروفیسر دوست محمد شاکر ایم اے

قادری کتب خانہ ۔ تحصیل بازار سیالکوٹ

۲۲

اے آمنہ! آپ کو بشارت و مبارک ہو۔ بلاشبہ آپ کی کوکھ سے جنم لینے والے یہ نور مجسم جدالحسنین اور ابوالزاہرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

ولادت باسعادت کی مبارک گھڑیوں سے بھی بہت بہت پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم انور میں اللہ سبحانہٗ کی تسبیح و تقدس بیان فرماتے تھے پس پاک ہے وہ ذات کہ جس نے ایسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو عدم سے منصۂ شہود پر لاکر آپ کا ظہور فرمایا جو بلاشبہ اور لاریب سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور اللہ جل مجدہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قدر و منزلت اور ذکر و نعت پاک کو ملکوت میں بلند و بالا اور مرتفع فرمایا۔

اور ہر اس مسلمان کے لئے جہنم کی دہکتی بھڑکتی آگ سے پردہ و ستر بنایا کہ جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت سے مسرور و خوش ہوتا ہے اور عید میلاد النبی کا انعقاد کرتا ہے (علامہ ابن جوزیؒ نے یہ روایت بالفاظ عربی یوں رقم فرمائے ہیں)

وَمَنْ اَنْفَقَ فِیْ مَوْلِدِہٖ دِرْھَمًا كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا وَاَخْلَفَ اللهُ عَلَيْهِ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشَرًا۔ (ص ۱۱)	جس نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد میں ایک درہم خرچ کیا تو حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے شافع مشفع ہوں گے اور میلاد میں خرچ کئے گئے ہر درہم کے عوض اللہ سبحانہٗ اس کو دس درہم زیادہ ثواب عطا فرمائیگا۔

لہٰذا اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم!!! بلاشبہ تمہیں بشارت اور مبارک ہو

امید کی جاتی ہے کہ اتنا سب کچھ بیان کرنے کے بعد قارئین کے دل میں میلاد کے بارے کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا۔

شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ کی لکھی کتاب کے قلمی نسخے کا کنگ سعود یونیورسٹی کے کتب خانہ مخطوطہ جات کا عکس

هذا مولد ابن حجر الهيتمي رضي الله تعالى عنه
هذا مولد ابن حجر الهيتمي

اس کے اندرونی صفحات اگلے صفحے پر ملاحظہ کیجیے۔

شیخ الحرمین (گزشتہ، آلِ سعود کے اقتدار سے پہلے کے) السید محمد بن علوی المالکی الحسینی نے بھی اسی موضوع پر کتاب لکھی جس کے بالکل ابتدائیہ میں فرماتے ہیں کہ میلادِ نبوی ﷺ مسلمان کے لیئے باعثِ فرحت و خوشی ہے جبکہ اس سے نفرت صرف کافر ہی کرتا ہے۔

نیز اس کتاب میں انہوں نے عوامِ مکہ و مدینہ کا سیرت نبوی کے مواقعوں پر اور میلاد کے موقع پر خاص طور پر اس کا انعقاد کیا، اس کا بھی ثبوت دیتے ہیں۔ عکس ملاحظہ کریں۔

حول الإحتفال بذكرى المولد النبوي الشريف

بقلم
السيد محمد بن علوي المالكي الحسني
خادم العلم الشريف ببلدالله الحرام

﴿ المكتبة التخصصية للرد على الوهابية ﴾

أدلة جواز الإحتفال بمولد النبي ﷺ

الأول : أن الإحتفال بالمولد النبوي الشريف تعبير عن الفرح والسرور بالمصطفى ﷺ وقد انتفع به الكافر .

وسيأتي في الدليل التاسع مزيد بيان لهذه المسألة لأن أصل البرهان واحد وإن اختلفت كيفية الاستدلال وقد جرينا على هذا المنهج في هذا البحث وعليه فلا تكرار .

فقد جاء في البخاري أنه يخفَّف عن أبي لهب كل يوم الإثنين بسبب عتقه لثويبة جاريته لمّا بشّرته بولادة المصطفى ﷺ .

ويقول في ذلك الحافظ شمس الدين محمد بن ناصر الدين الدمشقي :

﴿المكتبة التخصصية للرد على الوهابية﴾
AHLUSUNNATWAJAMAT.BOARDS.NET

اگر ہم اپنی اپنی خواہشات کو چھوڑ کر اس قرآنی حکم کا اور سلف کے عمل پر اپنا عمل قائم کریں گے تو نہ صرف انشاء اللہ یہ دنیا بلکہ آخرت بھی کامیاب ہوگی اور نہ صرف یہ بلکہ اسلام کا بنیادی حکم جو ہے کہ آپس میں اتحاد قائم رکھیں اور تفرقے میں مت پڑیں۔ یہ اصول بھی مجھے قوی امید ہے بارگاہِ الٰہی سے کہ اس تحقیق کے بعد دل میں جو کچھ ہے وہ صاف ہو جائے گا۔ نیز یہ عاجزانہ سا چیلنج بھی ہے کہ مخالفینِ میلاد اگر صرف ایک آیت بھی قرآنِ حکیم کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات میں سے دکھادیں جو کہ صاف اور صریح طور پر میلادِ انبیاء کو منانے کو کفر، شرک بدعت کے یا کسی بھی طرح سے بدعت سیئہ کے زمرے میں لاتی ہو تو ہمیں اپنی اصلاح کر کے خوشی محسوس ہوگی۔ معزز اسلامی بھائیو اور بہنو۔ ذیل میں آپ کو انٹرنیٹ لنک دیا جا رہا ہے جہاں پر اسی نوع کے دیگر ریفرینسس کے عکسوں کے ساتھ کم از کم 350 عکس دیئے گئے ہیں معتبر کتبِ اسلامی سے جن میں ہر مسلک اور ہر فرقہ کے علماء کے اقوال بھی دیئے گئے ہیں جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانا نہ صرف قرونِ اولیٰ سے نصِ قرآنی پر حکم ہے بلکہ اس عمل میں سلف الصالحین سے لے کر آج تک کے مسلمانان عمل پیرا ہیں، یہ کوئی نئی ایجاد یا بدعتِ سیئہ نہیں ہے بلکہ حسنہ ہے اور اس پر عمل کرنا انتہائی موجب ثواب ہے۔ میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ میرے الفاظ سے کسی بھی مسلک کی دل آزاری بھی نہ ہو لیکن دین کا جو عمل ہے وہ بھی سب کو اچھی طرح سے کتبِ اسلامی کے ذخائر سے معلوم ہو جائے۔ اللہ اپنے مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مقدس خاکِ پاء کے صدقے اس کاوش کو اپنے دربار میں قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور اس کا ثواب مجھ ناچیز، مکاشفہ کے تمام ایڈمن حضرات، مدد کرنے والے تمام ذرائع اور خاص کر آپ پڑھنے والوں کی زندگیوں کو عطا فرمائے اور اس کو ہماری آخرت میں بخشش کا میرے لیئے اور میرے مرحوم والدین کے لیئے ذریعہ بنائے۔

وآخر اللہ عوانہ

احقر، عمران اکبر خان، پشاور پاکستان۔ (ایڈمن مجذوب القادری)

مکاشفہ ورڈپریس ڈاٹ کام۔ اہلسنت وجماعت ڈاٹ بورڈز ڈاٹ نیٹ

مخطوطہ جات و سکینز کا لنک

http://ahlusunnatwajamat.boards.net / http://scans-library.blogspot.com

http://makashfa.wordpress.com

مرکز تحقیقات اہلسنت

©

Makashfa.wordpress.com

http://ahlusunnatwajamat.boards.net/